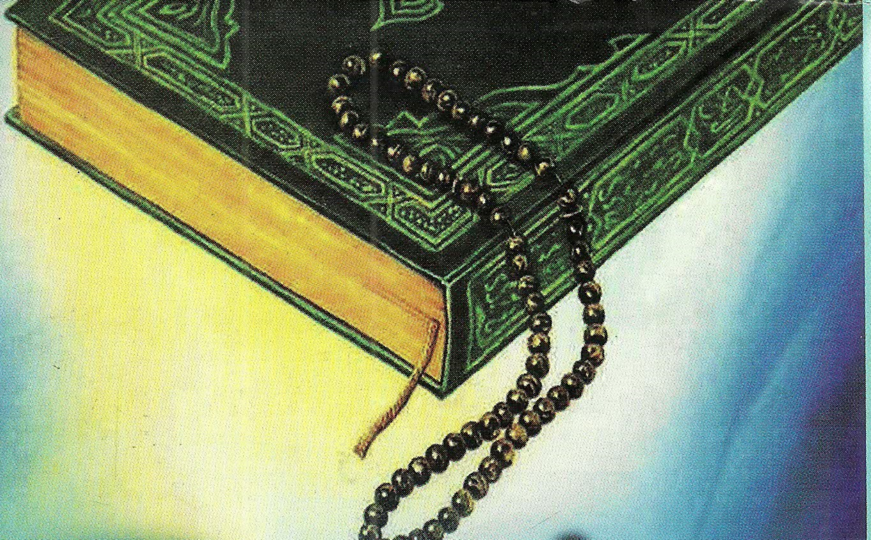

گناہوں کو مٹانے والے اعمال

www.kitabosunnat.com

مُحمّد أرشد کمال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

گناہوں کو مٹانے والے اعمال

محمد ارشد کمال

اریب پبلیکیشنز
1542، پٹودی ہاؤس، دریا گنج، نئی دہلی ۲
فون: 23282550,23284740 فیکس: 23267510

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	:	گناہوں کو مٹانے والے اعمال
تالیف	:	محمد ارشد کمال
ناشر	:	اریب پبلیکیشنز
صفحات	:	152
سن اشاعت	:	2011
قیمت	:	

GUNAHON KO MITANE WALE AAMAL

Mohammad Arshad Kamal

ناشر

اریب پبلیکیشنز

1542، پٹودی ہاؤس، دریا گنج، نئی دہلی۔۲

فون: 23284740، 23282550، 43549461

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

پہلے مجھے پڑھیے	7
عرضِ ناشر	10
عرضِ مؤلف	12
فصل (۱)	
گناہوں کی اقسام	15
کبیرہ گناہ	15
کبیرہ گناہوں کی نشانیاں	16
کبیرہ گناہوں کی اقسام	16
کبیرہ گناہ کا خاتمہ کیسے؟	17
توبہ کی شرائط	18
صغیرہ گناہ	18
فصل (۲)	
اسلام	23
فصل (۳)	
وضو کا بیان	25
مسنون وضو	26
مسنون وضو کا طریقہ	32

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل (٤)

نماز کا بیان	37
⊙ فرض نمازیں	38
⊙ سورۃ فاتحہ کے بعد ''آمین'' کہنا	45
⊙ سمع اللہ لمن حمدہ کا جواب دینا	47
⊙ کثرتِ سجود	48
⊙ تحیۃ الوضو	51
⊙ نمازِ جمعہ	52
⊙ نمازِ تراویح	56
⊙ نمازِ تسبیح	57
⊙ صحیح نمازِ نبوی کا مکمل طریقہ	60

فصل (٥)

روزوں کا بیان	80
⊙ رمضان المبارک کے روزے	82
⊙ یومِ عرفہ کا روزہ	83
⊙ یوم عاشوراء کا روزہ	84

فصل (٦)

حج وعمرہ کا بیان	86
⊙ حج	87
⊙ حجر اسود اور رکن یمانی کو چھونا	89
⊙ عمرہ	91

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل (۷)

شہادت کا بیان 93

⊙ اللہ کی راہ میں شہید ہونا 94

فصل (۸)

مسنون اذکار 98

⊙ تسبیح، تکبیر، تہلیل 98

⊙ سورۃ الملک کی تلاوت 105

فصل (۹)

دعاؤں کا بیان 106

⊙ مجلس سے اٹھنے کی دعا 107

⊙ بازار میں داخل ہونے کی دعا 109

⊙ کھانا کھانے کے بعد اور نیا کپڑا پہننے کی دعا 110

⊙ دعاء استغفار 110

فصل (۱۰)

توبہ واستغفار کا بیان 112

فصل (۱۱)

تکلیف پر صبر کرنے کا بیان 119

⊙ مصائب گناہوں کا کفارہ ہیں 120

فصل (۱۲)

برائی کے بعد نیکی کرنے کا بیان 129

فصل (۱۳)

کفارات کا بیان 133

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل (١٤)

متفرق اعمال کا بیان 137
تقویٰ 137
اتباع رسول 138
کتاب وسنت پر ایمان لانا 139
صدقہ 139
اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر رحم کرنا 142
راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کا ہٹانا 142
اسلام کی حالت میں بالوں کا سفید ہونا 143
کبیرہ گناہوں سے بچنا 143
ہجرت 144
مسلمان بھائی سے ملاقات کے وقت مصافحہ کرنا 144
میت کے عیوب چھپانا 145
نماز کے لیے اذان دینا 145
مجالس ذکر 146
جسے جرم کی سزا دنیا میں مل جائے 149
خطا کاروں سے درگزر کرنا 150
جہاد فی سبیل اللہ 150
زکوٰۃ 151
درود 151

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے مجھے پڑھیے

گزشتہ چودہ صدیوں کے دوران مسلمانوں کے دلوں میں قرآن وحدیث کو جو بالادستی حاصل رہی، وہ مدارس اسلامیہ کی ہی مرہونِ منت ہے، کفر کی آندھی کے تند وتیز جھونکوں میں شمع اسلام کی ٹمٹماتی ہوئی لَو کو بفضل الٰہی انہی قندیلوں نے گل ہونے سے بچایا ہے، الحادو بے دینی کے تابڑ توڑ حملوں میں حق پرستی ودین داری کی دفاعی خدمت انہی قلعوں نے سرانجام دی ہے، فحاشی وعریانی کے سیلابی ریلوں کا رخ موڑنے کے لیے عفت وعصمت کے یہی بند کام آئے ہیں، جدت پرستوں کے مختلف اعتراضات وتنقید کے حقائق کے اس سورج کو گرہن نہیں لگا، آج بھی قرآن وحدیث کے تحفظ کے حقیقی ذمہ دار یہی اسلامی ادارے ہیں۔

قحط الرجال کے اس دور میں ان گلشنوں کی آبیاری میں غفلت ہماری نئی پنیری کے لیے حد درجہ مہلک ثابت ہوسکتی ہے۔ جامعہ محمد بن اسماعیل البخاری گندھیاں اوتاڑ ضلع قصور اسی چمن اسلام میں سر نکالنے والا ایک ننھا سا پودا ہے جو اللہ کے فضل سے تھوڑے ہی عرصے میں ثمر آور ہوگیا ہے۔ الحمد للہ علی ذلک

اس نے ابھی اپنی زندگی کی صرف تین بہاریں ہی دیکھی ہیں کہ اس کی ننھی ننھی کونپلیں بار ثمر سے جھکنے لگی ہیں۔

الحمد للہ اس وقت جامعہ ہذا میں دو شعبہ جات (حفظ وکتب) کام کر رہے ہیں۔ شعبہ حفظ میں ۶۰ طلبہ زیر تعلیم ہیں جنہیں برعایت قواعد تجوید قرآن کریم یاد کروایا جاتا ہے۔

شعبہ کتب جو ہنوز درجہ ثالثہ تک پہنچا ہے اس میں بھی ۳۵ طلبہ موجود ہیں جو قرآن،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث، فقہ، صرف، نحو، سیرت، قرأت اور دوسرے علوم کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

تمام طلبہ کے لیے عصری تعلیم کا اعلیٰ انتظام بھی موجود ہے۔ شعبہ حفظ کے طلباء کو مڈل اور شعبہ کتب کے طلبہ کو میٹرک وغیرہ کی مکمل اور بہترین تیاری کروائی جاتی ہے۔ نیز طلباء کی تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لیے غیر نصابی سرگرمیوں کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ خصوصاً ہفتہ وار بزمِ ادب کے انعقاد سے طلباء کے اذہان کو جلا ملتی ہے۔ مزید برآں طلباء کی دینی تربیت پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے تاکہ وہ معاشرے کے اچھے افراد اور ملک کے مفید شہری ثابت ہوسکیں۔

ادارہ ہذا مروّجہ ناقص طریقہ تعلیم کو ختم کر کے دورِ جدید کے تقاضوں سے ہم آہنگ ایک نئی علمی روایت قائم کرنے کا خواہاں ہے۔ لہٰذا یہ ایک مدرسہ ہی نہیں بلکہ مستقبل کی عظیم یونیورسٹی بھی ہے۔ ان شاء اللہ

اساتذہ کسی ادارے کی ترقی کے ضامن ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ ہذا کو محنتی اور قابل اساتذہ کرام کی خدمات حاصل ہیں جو جامعہ التربیۃ الاسلامیہ فیصل آباد اور مرکز الدعوۃ السلفیہ ستیانہ بنگلہ جیسے عظیم اداروں سے فیض یافتہ ہیں۔ نیز عصری تعلیم کے لیے بھی حکومت کی طرف سے ٹرینڈ اور تجربہ کار ٹیچرز تعینات ہیں۔ یوں جامعہ کے اساتذہ کی آٹھ افراد پر مشتمل یہ انمول ٹیم اپنی مثال آپ ہے۔

کسی بوٹے کی قدر و قیمت کا اندازہ صرف ماہر مالی ہی کر سکتا ہے۔ لہٰذا ہم وقتاً فوقتاً جید و محقق علماء کو بھی دعوت دیتے رہتے ہیں جو آ کر اس کی نگہبانی و رکھوالی کے حوالے سے مفید ہدایت بھی دیتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہمارے پاس ممتاز علمائے کرام مثلاً:

فضیلۃ الشیخ حافظ محمد شریف حفظہ اللہ مدیر جامعہ تربیۃ اسلامیہ فیصل آباد، شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف حفظہ اللہ مدیر دار الحدیث جامعہ کمالیہ راجووال، فضیلۃ الشیخ مولانا حفیظ الرحمن لکھوی حفظہ اللہ مدیر جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ لاہور، فضیلۃ الشیخ قاری المقری محمد ادریس العاصم مدرس مدرسۃ العالیہ تجوید القرآن شیرانوالہ گیٹ لاہور، فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالوحید ایڈیٹر ہفت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزہ الاعتصام لاہور، فضیلۃ الشیخ محمد حسین ظاہری اوکاڑہ، علامہ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری ﷾ مدیر ادارۃ التحقیق والتخصص جہلم، فضیلۃ الشیخ عبدالوہاب روپڑی شیخ الحدیث جامعہ قدس لاہور، ڈاکٹر ابو جابر عبداللہ دامانوی کراچی، فضیلۃ الشیخ مولانا مبشر احمد ربانی ﷾ مفتی جامعہ الدعوۃ، شیخ الحدیث حافظ عبدالستار حسن امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع لیہ، فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالستار عاصم نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث سعودی عرب، شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن ضیاء جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ، مولانا عبدالرزاق یزدانی نائب مدیر ابن تیمیہ، مولانا شفیق الرحمٰن فرخ ایڈیٹر نداء الجامعہ لاہور تشریف لا چکے ہیں۔

احباب گرامی سے اپیل ہے کہ اس پودے کو تناور درخت بنانے کے لیے وہ بھی ہمارے ساتھ جانی و مالی تعاون کریں تاکہ علمی کساد بازاری کے موجودہ دور میں اس نفع مند تجارت کو فروغ دیا جاسکے۔

والسلام

قاری محمد ادریس ثاقب
مدیر جامعہ محمد بن اسماعیل البخاری اہل حدیث
گندھیاں اوتاڑ ضلع قصور، پاکستان
فون: 0494-563195 / 0345-4916386 / 0300-8014092

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔ اما بعد!

جس وقت میں پیدا ہوا تو آنکھوں کے نور سے محروم تھا، کافی علاج معالجے کے باوجود میری آنکھوں کی بینائی نہ لوٹ سکی۔ کچھ ہوش سنبھالنے پر مجھے قرآنِ مجید حفظ کرنے کے لیے جامعہ محمدیہ قدوسیہ کوٹ رادھا کشن میں داخل کروایا گیا۔ یہاں قیام کے دوران اللہ تعالیٰ نے مجھے سلفی عقیدے کی سمجھ عطا فرمائی اور میں اپنے گاؤں گندھیاں اوتاڑ ضلع قصور کا پہلا اہل حدیث فرد بنا اور یہ اللہ تعالیٰ کا مجھ پر بہت بڑا احسان ہے۔ اس کے بعد مجھے لاہور کی معروف دینی درس گاہ جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے متعلق معلوم ہوا تو میں وہاں چلا گیا۔ اس وقت تک بھی میں گاؤں کا اکیلا فرد ہی اہل حدیث تھا اور میں اللہ کریم سے دعائیں کیا کرتا تھا کہ یا اللہ! مجھے مخلص سلفی ساتھی عنایت فرما تاکہ تیری اس زمین پر بھی توحید وسنت کی دعوت کو عام کیا جاسکے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے بہترین مخلص ساتھی عنایت کردیے اور ہم نے مل جل کر جامع مسجد محمدی اہل حدیث وجامعہ محمد بن اسمٰعیل البخاری کے لیے جگہ خریدی اور اس پر عارضی سی مسجد بھی بنادی۔ [1] یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ میں نے جامعہ ابن تیمیہ سے سندِ فراغت حاصل کرکے قرآن مجید بھی حفظ کرلیا اور ملک پاکستان کے مایہ ناز استاذ القراء قاری محمد ادریس عاصم حفظہ اللہ سے علم تجوید وقراءت کی منزلیں بھی طے کرلیں۔ کچھ عرصہ استاذ القراء کے زیر شفقت تدریس

---

[1] اب ماشاء اللہ مسجد اور مدرسہ تعمیری مراحل سے گزر کر پورے علاقے میں ایک مرکز کی حیثیت اختیار کرچکے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی سعادت مندی پانے کے بعد مجھے ضلع قصور کی معروف دینی درس گاہ دارالعلوم ضیاء السنہ رلیجہ جنگ میں مسند تدریس پر فائز کردیا گیا۔

اپنی اس مصروفیت کے باوجود میری یہ خواہش تھی کہ میں کسی مخلص ساتھی کو اپنے گاؤں کی مسجد کی ذمہ داری سونپ دوں کہ وہ یہاں دین اسلام کا کام کرے اور خالص توحید وسنت کی دعوت کو پھیلائے۔

بالآخر اللہ تعالیٰ نے احسان فرما کر محترم بھائی محمد ارشد کمال ﷾ جیسی یگانہ روزگار شخصیت کا ساتھ نصیب کردیا۔ یہ ہمارے قریبی گاؤں چک نمبر ۱۸ کے رہائشی ہیں اور ان کے دل میں دین حقہ کی اشاعت کی بے حد تڑپ موجود ہے۔

یہ بھائی مسجد محمدی اہل حدیث وجامعہ محمد بن اسمٰعیل البخاری ﷫ میں تقریباً پانچ سال سے خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور دن رات مسجد ومدرسہ کی ترقی کے لیے کوشاں ہیں اور توحید وسنت کی دعوت کو عام کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے۔

یہ کتاب ''گناہوں کو مٹانے والے اعمال'' جو اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے، یہ محترم بھائی محمد ارشد کمال ﷾ کی پہلی علمی کاوش ہے۔ الحمد للہ یہ ایک جامع کتاب ہے جس میں موضوع کی مناسبت سے صحیح احادیث کو اکٹھا کردیا گیا ہے۔

اسے پڑھ کر ان شاء اللہ بہت سے لوگ فائدہ اٹھائیں گے اور اپنے گناہوں کی تلافی کی کوشش کریں گے۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو سند قبولیت عطا فرمائے اور اسے ہم سب کے لیے آخرت میں ذریعہ نجات بنادے۔ (آمین!)

قاری محمد ادریس ثاقب بن غیاث الدین
مدیر جامعہ محمد بن اسمٰعیل البخاری اہل حدیث
گندھیاں اوتاڑ، ضلع قصور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مؤلف

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ۔ اَمَّا بَعْدُ!

انسان خواہ کتنا ہی بڑا اور اور کتنی ہی خوبیوں کا مالک کیوں نہ ہو، بہ صورت وہ گناہ سے نہیں بچ سکتا سوائے حضرات انبیاء ورسل علیہم السلام کے، کیوں کہ وہ معصوم ہیں، ان کے علاوہ کوئی بھی شخص معصوم نہیں ہے۔ انبیاء ورسل علیہم السلام اس لیے معصوم ہیں کہ وہ براہِ راست اللہ کی نگرانی میں ہوتے ہیں، اگر بشری تقاضوں کے تحت کوئی کمی کوتاہی ہو بھی جائے تو اللہ تعالیٰ انھیں فوراً مطلع کر دیتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کر لیتے ہیں۔ شیطان جو انسان کا کھلم کھلا دشمن ہے، انسان میں خون کی طرح جاری وساری رہتا ہے۔ لیکن اس اللہ ارحم الراحمین کا انسانوں پر کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے اپنی آخری کتاب قرآن مجید میں اعلان فرما دیا:

﴿ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴾ [الزمر: ٥٣]

''آپ لوگوں سے کہہ دیجیے اے میرے بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، اللہ یقیناً سارے ہی گناہ معاف کر دیتا ہے کیوں کہ وہ غفور ورحیم ہے۔''

لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ انسان ''لا تقنطوا'' کے سہارے گناہ کرتا چلا ہی جائے بلکہ جو شخص چاہتا ہے کہ میں جہنم کے عذاب سے بچ جاؤں اور جنت میں چلا جاؤں اسے چاہیے کہ وہ گناہوں سے بچنے کی کوشش کرے اور ساتھ ساتھ ایسے اعمال بھی کرتا جائے جو انسان کو گناہوں کی میل کچیل سے پاک صاف کرتے رہتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کتاب کو لکھنے کا مقصد بھی دراصل یہی ہے کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو ان اعمال سے آگاہ کریں جن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ کیونکہ انسان جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ دھبہ لگ جاتا ہے، اگر گناہ سے باز آ جائے، توبہ و استغفار کرے تو دھبہ مٹ جاتا ہے ورنہ وہ دھبہ برقرار رہتا ہے، پھر جب انسان دوبارہ گناہ کرتا ہے تو وہ دھبہ بڑھنا شروع ہو جاتا ہے حتی کہ گناہوں کی وجہ سے دل سیاہ ہو جاتا ہے اور پھر یہ کہ ایک گناہ دوسرے گناہ کا مطالبہ کرتا ہے۔ اس طرح انسان گناہ کرتا چلا جاتا ہے اور اس کا سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے، پھر وہ اچھائی اور برائی میں تمیز کھو بیٹھتا ہے حتی کہ موت کی دہلیز تک پہنچ جاتا ہے۔

کتاب کا تعارف:

اس کتاب میں ان اعمال کو جمع کیا گیا ہے جن کے ذریعے سے گناہ مٹ جاتے ہیں۔ کتاب میں کل چودہ فصلیں ہیں، پہلی فصل میں گناہوں کی اقسام اور ان کا تعارف کروایا گیا ہے، اس کے بعد تقریباً ہر فصل کے شروع میں فصل سے مطابقت رکھنے والی ایک آیت اور حدیث بیان کی گئی ہے تاکہ اس فصل میں بیان ہونے والے عمل کی اہمیت واضح ہو۔ زیادہ آیات اور احادیث اس لیے بیان نہیں کیں کہ کہیں کتاب ضخیم نہ ہو جائے۔ اس کے بعد اس فصل میں آنے والے اعمال سے مطابقت رکھنے والی احادیث نقل کی ہیں۔ دوسری فصل ''وضو کا بیان'' جس میں مسنون وضو کا طریقہ اور تیسری فصل ''نماز کا بیان'' اس میں نماز کا طریقہ بیان کیا گیا ہے، تاکہ قاری کو پتا چلے کہ مسنون وضو اور مسنون نماز ہی سے گناہ مٹتے ہیں۔ آخری فصل میں وہ متفرق اعمال ذکر کیے گئے ہیں جن کے متعلق مجھے زیادہ روایات نہیں مل سکیں۔

کتاب میں احادیث کی صحت کا خاص خیال رکھا گیا ہے اس کے علاوہ ضروری مقامات پر وضاحت بھی کر دی گئی ہے۔

میں اپنے ان تمام بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے اس کتاب میں میرے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ کسی بھی طریقے سے تعاون کیا، خصوصاً محترم قاری محمد ادریس ثاقب، رئیس احمد شاکر، عبدالعزیز، وغیرہ کا۔ قارئین سے درخواست ہے کہ وہ میرے اور میرے والدین کے علاوہ میرے تمام اساتذہ خصوصاً استاد محترم الشیخ عبدالرشید راشد ﷾ کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں اور حافظ محمد ابراہیم سلفی شہید ﷫ کو بھی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں جنھیں ۱۲ ستمبر ۲۰۰۴ء کی علی الصبح کسی بدبخت، شقی القلب، دشمن اسلام نے گولیاں مار کر شہید کر دیا۔ اللہ تعالیٰ حافظ صاحب کے درجات کو بلند فرمائے۔ (آمین!)

اب چین سے رہیں بے درد زمانے والے
سو گئے خواب غفلت سے لوگوں کو جگانے والے
اک اک کر کے بجھے جاتے ہیں ماضی کے چراغ
اِک ہم ہی رہ گئے ہیں آنسو بہانے والے

اللھم اغفر لجمیع المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات۔

میں اپنے پیارے اور محسن بھائی عبدالجبار گجر ٹاؤن شپ لاہور، کا بھی شکر گزار ہوں جنھوں نے اس مقام تک پہنچنے میں میری مدد کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میرے پیارے بھائی کی عمر دراز فرمائے، انھیں دنیا و آخرت میں خوش رکھے، ان کے والدین سے درگزر فرمائے۔ (آمین)

والسلام
محمد ارشد کمال بن شیر محمد گجر عفی اللہ عنہما
خطیب جامع مسجد محمدی اہل حدیث
گندھیاں اوتاڑ، ضلع قصور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل :(۱)

گناہوں کی اقسام

اللہ تعالیٰ نے دین کے احکام وقوانین اس لیے نازل فرمائے ہیں تاکہ ان کی پابندی کی جائے اور ان سے بال برابر بھی ادھر ادھر نہ ہوا جائے، انسان بہرحال کمزوریوں، کوتاہیوں اور لغزشوں کا مجموعہ ہے۔ اس لیے اس سے بھول چوک، غلطی یا نادانی ہو ہی جاتی ہے نتیجتاً وہ صراط مستقیم سے بھٹک جاتا ہے۔ اسی غلطی اور نادانی کا نام گناہ ہے۔

اگر یہ غلطی معمولی نوعیت کی ہو تو اسے صغیرہ گناہ کہتے ہیں اور اگر غیر معمولی اور اہم قسم کی ہو مثلاً کسی کی حق تلفی (حقوق اللہ ہوں یا حقوق العباد)، خدائی احکام کی نافرمانی یا ان تعلقات کو توڑنے یا خراب کرنے کی شکل میں ہوں جن پر انسانی زندگی کا امن اور قرار منحصر ہے تو اسے کبیرہ گناہ کہتے ہیں۔ ❶

معلوم ہوا کہ گناہ دو طرح کے ہوتے ہیں:

(۱)......کبیرہ گناہ:

اس کے متعلق امام شمس الدین الذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

والذی یتجه ویقوم علیه الدلیل ان من ارتکب شیئا من هذه العظائم مما فیه حد فی الدنیا کالقتل والزنا والسرقة، او جاء فیه وعید فی الاخرة من عذاب او غضب او تهدید او لعن فاعله لسان نبینا محمد ﷺ فانه کبیرة۔ ❷

”راجح بات یہ ہے کہ جس گناہ پر دنیا میں کوئی حد مقرر ہو جیسے قتل، زنا اور چوری

---

❶ کبیرہ گناہوں کی حقیقت، ص:۱۳

❷ کتاب الکبائر، ص:۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا ہے یا جس کے متعلق آخرت میں عذاب، غصہ، جھڑک وغیرہ کی وعید ہو یا جس کا کرنے والا نبی ﷺ کی زبان اطہر سے ملعون گردانا گیا ہو تو بلاشبہ وہ کبیرہ گناہ ہوگا۔"

کبیرہ گناہ کی نشانیاں:

کبیرہ گناہ کی کئی نشانیاں ہیں، جیسے:

- ......جس گناہ کے کرنے والے پر کتاب وسنت میں کوئی حد یا تعزیر مقرر کی گئی ہو۔
- ......اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ ﷺ نے اس پر لعنت کی ہو۔
- ......اس گناہ کے کرنے والے پر اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ ﷺ کے غصے اور غضب کا اعلان کیا گیا ہو۔
- ......گناہ کرنے والے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یا رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بیزاری کا اعلان ہو۔
- ......کتاب وسنت میں اسے واضح الفاظ میں خارج از ملت یا فاسق وفاجر قرار دیا ہو۔
- ......جسے کتاب وسنت کی نص میں حرام قرار دیا گیا ہو۔
- ......جس صغیرہ گناہ کو بار بار کیا جائے وہ بھی کبیرہ گناہ کے زمرے میں آتا ہے۔
- ......جن غلطیوں کی برائی ان گناہوں کی برائیوں کے برابر یا زیادہ ہو جنہیں حدیث میں کبیرہ گناہ کہا گیا ہے تو وہ غلطیاں بھی کبیرہ ہی میں شمار ہوں گی، مثلاً اگر کسی نے قرآنِ مجید جان بوجھ کر گندگی میں پھینک دیا تو وہ بھی کبیرہ ہی کا مرتکب ہوا حالاں کہ شرع نے اس فعل کو کبیرہ نہیں کہا۔ وغیرہ وغیرہ

کبیرہ گناہ کی اقسام:

کبیرہ گناہوں کی دو قسمیں ہیں:

① ......کبائر (بڑے)

② ......اکبر الکبائر (سب سے بڑے)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ شمس الدین الذہبی ؒ فرماتے ہیں:

ولا بد من تسلیم ان بعض الکبائر اکبر من بعض ۔ ❶

''لازمی طور پر تسلیم کرنا پڑے گا کہ بعض کبیرہ گناہ اکبر الکبائر بھی ہیں۔''

اب سوال یہ ہے کہ کبائر اور اکبر الکبائر کی پہچان کیسے ہوگی؟ اس سوال کے جواب کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ بعض گناہ ہوتے تو کبیرہ ہیں مگر موقع محل کے لحاظ سے ان میں مزید شدت آ جاتی ہے، جس کی وجہ سے وہ کبائر سے نکل کر اکبر الکبائر بن جاتے ہیں، مثلاً:

- ......کسی کی حق تلفی کبیرہ گناہ ہے مگر جب یہی حق تلفی اللہ تعالیٰ کی ہو (جیسے شرک) یا والدین کی ہو (جیسے نافرمانی) تو یہی گناہ اکبر الکبائر بن جاتا ہے۔
- ......زنا کرنا کبیرہ گناہ ہے مگر جب یہی زنا ماں، بہن، بیٹی یا دیگر محرمات سے کیا جائے تو یہ اکبر الکبائر بن جائے گا۔
- ......لوگوں کا مال ناجائز طریقے سے کھانا کبیرہ گناہ ہے لیکن یتیم کا مال ناجائز طریقے سے کھانا اکبر الکبائر ہے۔
- ......عام عورتوں پر تہمت لگانا کبیرہ گناہ ہے مگر بھولی بھالی پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا اکبر الکبائر ہے۔

ہم نے یہ چند مثالیں بیان کی ہیں، باقی اکبر الکبائر کی بھی یہی صورت ہوتی ہے۔

کبیرہ گناہ کا خاتمہ کیسے؟

گناہ کبیرہ ہو یا اکبر الکبائر ان کے مٹانے کا واحد ذریعہ توبہ واستغفار ہے، اس کے بغیر یہ گناہ ہرگز معاف نہیں ہوں گے، ہاں اگر کسی پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہو تو یہ ایک الگ بات ہے۔

---

❶ کتاب الکبائر، ص:۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توبہ کی شرائط:

یہاں توبہ کی شرائط کا بیان کرنا بھی فائدے سے خالی نہیں ہے۔سلف صالحین نے جو توبہ کی شرائط بیان کی ہیں وہ یہ ہیں:

① ...... بندہ جس گناہ کا مرتکب ہوا سے چھوڑ دے۔

② ......اس گناہ پر ندامت کا اظہار کرے۔

③ ...... پختہ ارادہ کرے کہ آئندہ یہ گناہ نہیں کروں گا۔

④ ......اس گناہ کی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے۔

یاد رہے کہ یہ شرطیں اس گناہ کی ہیں جس کا تعلق حقوق اللہ سے ہے لیکن اگر اس کا تعلق حقوق العباد سے ہے تو اس کے لیے مزید ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ صاحب حق کا حق ادا کرے، اگر اس کا مال یا کسی قسم کی کوئی اور چیز ناجائز طریقے سے لی ہے تو اسے واپس کرے یا معافی طلب کر کے اسے راضی کرے۔

صغیرہ گناہ

گناہوں کی دوسری قسم صغائر کی ہے جیسا کہ آپ گزشتہ سطور میں پڑھ آئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جو گناہ کبیرہ نہیں وہ صغیرہ ہی ہیں۔

صغائر کے متعلق اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے:

﴿ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴾ [النساء: ۳۱]

”اگر تم بڑے بڑے گناہوں سے بچتے رہے جن سے تم منع کیے گئے ہو تو ہم تم سے تمہاری برائیاں مٹا دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔“

اسی طرح ایک دوسری جگہ فرمایا:

﴿ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ﴾ [النجم: ۳۲]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''وہ لوگ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں مگر چھوٹے گناہ (ان سے ہو جاتے ہیں) بے شک تیرا رب بہت کشادہ مغفرت والا ہے۔''

معلوم ہوا کہ جو انسان کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس کے صغیرہ گناہ معاف فرما دے گا۔ اس کے علاوہ بھی صغیرہ گناہوں کے مٹانے کے لیے کئی ایک طریقے ہیں جو آپ اس کتاب میں ملاحظہ کریں گے۔ ان شاء اللہ

آخر میں یاد رہے کہ کبائر میں بعض گناہ ایسے بھی ہیں جو انسان کے کسی بھی نیک عمل کو بارگاہِ الٰہی میں قبول نہیں ہونے دیتے، لہٰذا ان سے بچنا بھی از حد ضروری ہے، مثلاً:

شرک:

یہ انتہائی ہلاکت انگیز اور ایمان لیوا گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام کے دسویں رکوع میں اٹھارہ پیغمبروں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

﴿ وَ لَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾ [الانعام: ۸۸]

''(فرض کیا) اگر وہ (انبیاء) بھی شرک کرتے تو البتہ برباد ہو جاتے ان سے جو کچھ بھی وہ (نیک اعمال) کرتے تھے۔''

اسی طرح سورۃ الزمر میں نبی ﷺ سے مخاطب ہو کر فرمایا:

﴿ وَ لَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَ اِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴾ [الزمر: ٦٥]

''اور یقیناً آپ کی طرف اور آپ سے پہلے (انبیاء) کی طرف بھی وحی کی گئی ہے کہ اگر آپ نے شرک کیا تو بلاشبہ آپ کا (نیک) عمل ضائع ہو جائے گا اور آپ ضرور خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔''

سنت کی مخالفت:

جو کام بھی رسول اللہ ﷺ کی سنت کو چھوڑ کر کسی غیر کے ایجاد کردہ طریقے کے مطابق کیا جائے وہ بھی عند اللہ غیر مقبول ہے۔ جو لوگ سنت کی مخالفت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے انھیں خبردار کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿ فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴾ [النور: ٦٣]

''جو لوگ اس (رسول اللہ ﷺ) کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انھیں اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ کہیں انھیں کوئی مصیبت نہ آن پڑے یا انھیں کوئی دردناک عذاب نہ آ پکڑے۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''تین آدمی نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کے پاس آئے، ان سے نبی ﷺ کی عبادت کے متعلق پوچھا، جب انھیں (آپ ﷺ کی) عبادت بتلائی گئی تو گویا انھوں نے اسے کم سمجھا اور کہنے لگے: ''ہمارا اور رسول اللہ ﷺ کا کیا مقابلہ؟ آپ ﷺ کے تو اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے گئے ہیں (اس لیے ہمیں زیادہ عبادت کرنی چاہیے۔)'' چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا: ''میں تو ساری رات نماز پڑھا کروں گا۔'' دوسرے نے کہا: ''میں ہمیشہ روزے رکھوں گا، کبھی روزے کا ناغہ نہیں کروں گا۔'' تیسرے نے کہا: ''میں عورتوں سے الگ رہوں گا کبھی نکاح نہیں کروں گا۔'' (رسول اللہ ﷺ کو جب یہ باتیں پہنچیں تو) آپ ان کے پاس آئے اور ان سے پوچھا:

''کیا تم نے اس طرح کہا ہے؟ خبردار! اللہ کی قسم! میں تم میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں اور اس اللہ کا سب سے زیادہ خوف دل میں رکھنے والا ہوں۔ لیکن میں روزے رکھتا بھی ہوں اور ناغے بھی کرتا ہوں، (رات) کو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں، (یہ سب میری سنتیں ہیں) جس نے میری سنت سے اعراض کیا تو وہ مجھ سے نہیں (یعنی میرے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں۔)'' [1]

---

[1] بخاري، كتاب النكاح، باب الترغيب في النكاح، رقم: ٥٠٦٣

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریا کاری:

ریا کاری کا دوسرا نام شرک اصغر ہے۔ ریا کاری کی مثال بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا ۖ لَا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوا ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴾

''پس اس (ریاکاری) کی مثال ایسے ہی ہے جیسے پتھر کی چٹان پر (تھوڑی سی) مٹی ہو، پھر اس پر زور دار بارش برسی، پھر اس نے اس (پتھر) کو (مٹی سے) بالکل صاف کر دیا۔ جو انھوں نے کمایا اس پر وہ کچھ بھی قدرت نہیں رکھتے اور اللہ تعالیٰ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا۔'' [البقرة: ٢٦٤]

یعنی جس طرح زور کی بارش پتھر پر پڑی ہوئی مٹی کو بہا لے جاتی ہے ایسے ہی ریا کاری بھی انسان کے نیک اعمال کو بہا لے جاتی ہے۔

سیدنا ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگا: اگر کوئی شخص مزدوری حاصل کرنے کے لیے اور شہرت پانے کے لیے جہاد کرے تو آپ کا اس کے متعلق کیا خیال ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کے لیے کچھ بھی (ثواب) نہیں ہے۔'' اس شخص نے اپنا یہی سوال تین بار دہرایا، آپ نے بھی اس کو تین بار یہی جواب دیا، پھر فرمایا:

((إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا وَابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ)) [1]

''بے شک اللہ تعالیٰ کوئی بھی ایسا عمل قبول نہیں کرتا جو خالص اس کی رضا کے لیے نہ کیا گیا ہو۔''

---

[1] نسائی، کتاب الجهاد، باب من غزا يلتمس الاجر والذكر، رقم: ٣١٤٢ قال الباني: حسن صحيح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرام کھانا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ: ﴿ يٰاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴾ وَقَالَ: ﴿ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ﴾ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَآءِ يَا رَبِّ! يَا رَبِّ! وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ)) [1]

”اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ (خود) بھی پاک ہے اور پاک چیزوں ہی کو پسند فرماتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے جو حکم اپنے رسولوں کو دیا وہی حکم ایمان والوں کو دیا، (رسولوں کو) فرمایا: اے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو بے شک جو تم کرتے ہو مجھے اچھی طرح اس کا علم ہے [2] اور (مومنوں کو) فرمایا: اے ایمان والو! ہماری دی ہوئی پاکیزہ چیزیں کھاؤ [3] اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے آدمی کا ذکر کیا جو لمبا سفر کرتا ہے اور گرد وغبار میں اٹا ہوا پراگندہ حال ہے اور ایسے حال میں (جو دعا کی قبولیت کے لیے نہایت مناسب ہے) آسمان کی طرف ہاتھ اٹھاتا ہے (دعا کرتے ہوئے کہتا ہے) اے میرے رب! اے میرے رب! لیکن اس کا کھانا حرام کا ہے پینا حرام کا ہے، لباس بھی حرام کا ہے اور حرام ہی سے وہ پلا ہوا ہے تو پھر ایسے آدمی کی دعا کیوں کر قبول ہو؟“

اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام گناہوں سے محفوظ فرمائے۔ (آمین!)

---

[1] مسلم، کتاب الزکاة، باب قبول الصدقة من الکسب وتربیتها، رقم: ٢٣٤٦.

[2] المومنون: ٥١

[3] البقرة: ١٧٢

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل: (۲)

اسلام

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ﴾ [آل عمران: ۱۹]

"بلا شبہ اللہ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے۔"

اسلام وہی دین ہے جس کی دعوت و تعلیم ہر پیغمبر اپنے اپنے دور میں دیتے رہے ہیں اور اب اس کی کامل شکل وہ ہے جسے نبی آخر الزماں سیدنا محمد ﷺ نے دنیا کے سامنے پیش کیا جس میں توحید و رسالت اور آخرت پر اس طرح یقین و ایمان رکھنا ہے جس طرح آپ ﷺ نے بتلایا ہے دین اسلام یہ ہے کہ ایک اللہ پر ایمان رکھا جائے اور صرف اسی کی عبادت کی جائے۔ محمد ﷺ سمیت تمام انبیاء پر ایمان لایا جائے۔ نبی کی ذات اطہر پر رسالت کا خاتمہ تسلیم کیا جائے اور ایمانیات کے ساتھ ساتھ وہ عقائد و اعمال اختیار کیے جائیں جو قرآن کریم یا حدیث رسول میں بیان کیے گئے ہیں اس کا نام دین اسلام ہے اور یہی دین اللہ کے ہاں پسندیدہ ہے اس کے سوا کوئی اور دین عند اللہ قابل قبول نہیں۔

یہی وہ دین ہے جسے قبول کرنے سے انسان کے پہلے چھوٹے بڑے صغیرہ کبیرہ گناہوں پر معافی کا قلم پھیر دیا جاتا ہے اور پھر یہی نہیں بلکہ ان گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیا جاتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴾ [الفرقان: ۷۰]

"مگر جو لوگ توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں میں بدل دیتا ہے اور اللہ معاف کرنے والا، مہربانی کرنے والا ہے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث (۱):

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَقُلْتُ: اُبْسُطْ یَمِیْنَكَ فَلَاُبَایِعُكَ فَبَسَطَ یَمِیْنَهُ قَالَ: فَقَبَضْتُ یَدِیَ، قَالَ: مَالَكَ یَا عَمْرُو ؟ قَالَ: قُلْتُ: فَاَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِطَ، قَالَ: تَشْتَرِطُ بِمَاذَا؟ قُلْتُ: اَنْ یَغْفِرَلِیْ، قَالَ: اَمَا عَلِمْتَ یَا عَمْرُو! اَنَّ الْاِسْلَامَ یَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَهُ ......۔ [1]

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اپنا دایاں ہاتھ آگے کیجیے تاکہ میں آپ کی بیعت کروں۔ آپ نے اپنا دایاں ہاتھ آگے کیا تو میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔ نبی ﷺ نے پوچھا: ''اے عمرو! کیا ہوا؟'' میں نے کہا: ایک شرط رکھنا چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''کون سی شرط رکھنا چاہتے ہو؟'' میں نے کہا: (گناہوں کی) مغفرت کی۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عمرو! کیا تجھے معلوم نہیں کہ اسلام پچھلے سارے گناہ مٹا دیتا ہے۔''

---

[1] مسلم، کتاب الایمان، باب کون الاسلام یهدم ما کان قبله، رقم: ۳۲۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل: (۳)

وضو کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ﴾

[المائدة : ٦]

"اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے چہرے اور ہاتھ کہنیوں تک دھولو اور سر کا مسح کرو اور پاؤں ٹخنوں تک دھولو"

وضو کی اہمیت کا اندازہ آپ اس حدیث سے بھی لگا سکتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ، مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ)) ❶

"جو شخص بے وضو ہو جائے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ (دوبارہ) وضو نہ کرے۔"

وضو کا طریقہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو بتا دیا ہے لہٰذا جو بھی مسلمان آپ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اچھی طرح وضو کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف کر دے گا۔

---

❶ بخاری، کتاب الوضوء، باب لاتقبل صلاة بغير طهور، رقم: ١٣٥

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسنون وضو

حدیث (۱):

عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَىٰ عُثْمَانَ قَالَ: أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ نَاسًا يَتَحَدَّثُوْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَحَادِيْثَ لَا أَدْرِيْ مَا هِيَ إِلَّا أَنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ هٰكَذَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَكَانَتْ صَلوٰتُهُ وَمَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ نَافِلَةً)) ❶

جناب حمران مولیٰ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس وضو کا پانی لے کر آیا آپ نے وضو کیا پھر فرمایا: بعض لوگ رسول اللہ ﷺ سے حدیثیں بیان کرتے ہیں جنھیں میں نہیں جانتا سوائے اس کے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے وضو کیا جس طرح کہ میں نے وضو کیا ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اس طرح وضو کرے گا اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے' اسے نماز اور مسجد جانے کا الگ ثواب ہوگا۔''

حدیث (۲):

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ۔ أَوِ الْمُؤْمِنُ۔ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ۔ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ۔ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ

---

❶ مسلم، كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء والصلوة عقبه، رقم: ٥٤٤

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ. أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ. فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ. أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ. حَتَّىٰ يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوبِ)) ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب مسلمان بندہ یا مومن (راوی کو شک ہے) وضو کرتا ہے اور منہ دھوتا ہے تو اس کے منہ سے وہ سب گناہ نکل جاتے ہیں جو اس نے اپنی آنکھوں سے کیے تھے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے (گرنے کے) ساتھ۔ جب ہاتھ دھوتا ہے تو وہ سارے گناہ جو اس نے ہاتھوں سے کیے تھے نکل جاتے ہیں پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ۔ جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو وہ سارے گناہ جو اس نے پاؤں سے چل کر کیے تھے نکل جاتے ہیں پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ یہاں تک کہ وہ تمام گناہوں سے پاک وصاف ہو کر نکلتا ہے۔''

سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہتھیلیاں دھونا، کلی کرنا، ناک کی صفائی کرنا، کہنیاں دھونا اور سر کے مسح کا بھی ذکر ہے۔ ❷

حدیث (۳):

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهٖ)) ❸

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے وضو اچھے طریقے سے کیا تو اس کے جسم سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں حتی

---

❶ مسلم، کتاب الطهارة، باب خروج الخطايا مع ماء الوضوء، رقم: ۵۷۷

❷ سنن نسائی، کتاب الطهارة، باب ثواب من توضأ كما امر، رقم: ۱۴۷ قال الألبانی: صحیح

❸ مسلم، کتاب الطهارة، باب خروج الخطايا مع ماء الوضوء، رقم: ۵۷۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔''

اچھے طریقے سے وضو کرنے کا مطلب یہ ہے کہ سنت کے مطابق وضو کیا جائے اور وضو میں اسراف اور حد سے تجاوز نہ ہو' ہر عضو کو زیادہ سے زیادہ تین مرتبہ اور کم از کم ایک مرتبہ دھوئے' پانی ضرورت سے زیادہ استعمال نہ کرے اور اعضائے وضو کی کوئی جگہ خشک نہ رہے۔

حدیث (۴):

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا یَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَایَا وَ یَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ قَالُوْا: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَکَارِهِ وَ کَثْرَةُ الْخُطَا اِلَی الْمَسَاجِدِ وَ اِنْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ)) [1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں وہ کام نہ بتاؤں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مشقت (یعنی سخت سردی یا بیماری وغیرہ) کے باوجود مکمل وضو کرنا' کثرت سے مساجد کی طرف چل کر جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا' پس یہی دشمن کے مقابلے میں اپنے آپ کو تیار رکھنا ہے۔''

رباط کا مطلب یہ ہے کہ سرحد یا محاذ جنگ پر پہرا دینا اور دن رات دشمن پر نگاہ رکھنا تا کہ دشمن کو اندر آنے یا حملہ کرنے کا موقع ہی نہ ملے۔ مشقت کے باوجود مکمل وضو کرنا' مساجد کی طرف زیادہ چل کر جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا' اسے رباط اسی لیے کہا گیا ہے کہ اس طرح ایک مسلمان اپنے نفس کو مسلسل اللہ کی اطاعت و عبادت پر لگائے رکھتا ہے تا کہ شیطان اس کے نفس پر غالب نہ آسکے۔

---

[1] مسلم' کتاب الطهارة' باب فضل اسباغ الوضوء على المكاره، رقم: ۵۸۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث (۵):

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَطَهَّرَ فِیْ بَيْتِهِ ثُمَّ مَشٰی اِلٰی بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ لِيَقْضِيَ فَرِيْضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ كَانَتْ خُطُوَتَاهُ اِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيْئَةً وَ الْاُخْرٰی تَرْفَعُ دَرَجَةً)) ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنے گھر میں اچھی طرح وضوکیا پھر وہ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر (مسجد) میں گیا تاکہ وہ اللہ کے فرائض میں سے کوئی فریضہ (نماز) ادا کرے تو اس کے قدم اس طرح (شمار) ہوں گے کہ ایک قدم گناہ مٹائے گا اور دوسرا درجہ بلند کرے گا۔''

حدیث (۶):

سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِی الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰی صَلَاتِهٖ فِیْ بَيْتِهٖ وَ فِیْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ ضِعْفًا وَذٰلِكَ اَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رُفِعَتْ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ فَاِذَا صَلّٰی لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّیْ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِیْ مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، وَ لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ)) ❷

(ابوصالح کہتے ہیں) میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

---

❶ مسلم، کتاب المساجد، باب المشی الی الصلاۃ تمحی به الخطایا و ترفع به الدرجات، رقم: ۱۵۲۱

❷ بخاری، کتاب الاذان، باب فضل صلوة الجماعة، رقم: ٦٤٧

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا: ''آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اپنے گھر اور بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس ۲۵ گنا زیادہ (اجر وثواب کا باعث) ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جب آدمی وضو کرتا ہے اور اچھے طریقے سے وضو کرتا ہے پھر مسجد کی طرف جاتا ہے اور مسجد کی طرف جانے سے اس کا مقصد صرف اور صرف نماز ہی کا ہو تو وہ جو بھی قدم اٹھائے گا اس کے ذریعے اس کا ایک درجہ بلند ہوگا اور ایک گناہ معاف ہوگا پھر جب نماز پڑھ لیتا ہے تو جب تک باوضو اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہے گا فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہیں گے' وہ (فرشتے) کہتے ہیں: ''اے اللہ! اس پر (رحمت) نازل فرما' اے اللہ! اس پر مہربان ہو جا'' اور جب تک وہ نماز کا انتظار کرتا ہے وہ برابر نماز ہی میں رہتا ہے۔''

حدیث (۷):

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَتَانِی اللَّيْلَةَ رَبِّیْ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ، قَالَ: اَحْسِبُهُ قَالَ فِی الْمَنَامِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! هَلْ تَدْرِیْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰی؟ قَالَ : قُلْتُ لَا، قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَیَّ حَتّٰی وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَیَّ اَوْ قَالَ فِی نَحْرِیْ فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمَاوَاتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! هَلْ تَدْرِیْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰی؟ قُلْتُ: نَعَمْ فِی الْكَفَّارَاتِ وَ الْكَفَّارَاتُ الْمُكْثُ فِی الْمَسْجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَ الْمَشْیُ عَلَی الْاَقْدَامِ اِلَی الْجَمَاعَاتِ وَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِی الْمَكَارِهِ وَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَ مَاتَ بِخَيْرٍ وَ كَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ وَ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِذَا صَلَّيْتَ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَ تَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَ اِذَا اَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ)) [1]

---

[1] ترمذی' ابواب التفسیر' سورة ص، رقم: ۳۲۳۳ قال البانی: صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آج رات میرا رب بڑی خوبصورت شکل میں میرے پاس آیا۔ راوی کہتا ہے میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خواب میں (آیا) تھا تو اللہ نے فرمایا: ''اے محمد! کیا جانتے ہو کہ مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟'' میں نے کہا: ''نہیں معلوم'' تو اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنی چھاتی کے درمیان یا سینے کے درمیان محسوس کی' جو کچھ آسمانوں اور زمین میں تھا میں نے اسے جان لیا' پھر پوچھا: ''اے محمد! کیا تو جانتا ہے کہ مقرب فرشتے کس بارے میں جھگڑتے ہیں؟'' میں نے کہا: ''ہاں! کفارات کے بارے میں جھگڑتے ہیں'' کفارات یہ ہیں کہ نماز کے بعد مسجد میں ٹھہرنا اور باجماعت نماز کیلئے پیدل چل کر جانا اور مشقت کے وقت پورا وضو کرنا' جس نے ایسا کیا وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہا اور بھلائی ہی پر فوت ہوا اور گناہوں سے ایسا پاک ہوا جیسے آج ہی اس کی والدہ نے اسے جنا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا: ''اے محمد! جب نماز پڑھو تو یہ دعا کرو ''اے اللہ! میں تجھ سے نیک کام کرنے' برائیوں کے چھوڑنے اور مسکینوں سے محبت کرنے کا سوال کرتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں پر آزمائش کا ارادہ کرے تو مجھے آزمائش میں مبتلا کرنے سے پہلے ہی فوت کر دے۔''

حدیث (۸):

عَنْ عُثْمَانَ اَنَّهٗ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ مَشٰى اِلٰى صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ فَصَلَّاهَا مَعَ الْاِمَامِ غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ)) [1]

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے

---

[1] ابن خزیمة' کتاب الامامة فی الصلوٰة' باب فضل المشی الی الجماعة متوفیاً وما یرجی فیه من المغفرة، رقم: ۱۴۸۹ قال الشیخ مصطفی اعظمی: صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے سنا: ''جس نے وضو کیا اور کامل وضو کیا پھر فرض نماز (پڑھنے) کے لیے نکلا اور اس (نماز) کو امام کے ساتھ ادا کیا تو اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

اب جبکہ آپ نے جان لیا ہے کہ وضو کرنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں تو ضروری ہے کہ ہمیں مسنون وضو کا طریقہ بھی آنا چاہیے۔

مسنون وضو کا طریقہ

وضو کے شروع میں بسم اللہ ضرور پڑھنی چاہیے' کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ''بسم اللہ پڑھ کر وضو کرو۔'' ❶

- اگر بسم اللہ بھول گیا اور وضو کے دوران یاد آئی تو فوراً پڑھنی چاہیے' وضو دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں کیوں کہ بھول معاف ہے۔
- رسول اللہ ﷺ جوتی پہننے' کنگھی کرنے' طہارت کرنے اور غرض تمام کاموں میں دائیں طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے۔ ❷
- آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھوئے۔ ❸
- آپ ﷺ نے فرمایا: ''وضو مکمل کرو اور ہاتھوں کو دھوتے وقت ہاتھوں کی انگلیوں کے درمیان خلال کرو اور اگر تم روزے دار نہیں تو ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرو۔'' ❹
- آپ ﷺ نے ایک چلو لے کر آدھے سے کلی کی اور آدھا ناک میں ڈالا اور ناک

---

❶ نسائی' کتاب الطهارة' باب التسمية عند الوضوء، رقم: ٧٨ قال البانی: صحيح الاسناد

❷ بخاری' کتاب الوضوء' باب التيمن فی الوضوء والغسل، رقم: ١٦٨

❸ بخاری' کتاب الوضوء' باب الوضوء ثلاثا ثلاثا، رقم: ١٥٩

❹ ابوداود' کتاب الطهارة' باب الاستنثار، رقم: ١٤٢ قال البانی: صحيح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بائیں ہاتھ سے جھاڑا' یہ عمل تین دفعہ کیا۔ ❶

- پھر آپ ﷺ نے تین بار منہ دھویا۔ ❷
- آپ ﷺ اپنی داڑھی کا خلال کرتے تھے۔ ❸
- آپ ﷺ نے دایاں ہاتھ کہنی تک تین بار دھویا پھر بایاں ہاتھ کہنی تک تین بار دھویا۔ ❹
- آپ ﷺ نے سر کا مسح کیا' دونوں ہاتھ سر کے اگلے حصے سے شروع کر کے گدی تک پیچھے لے گئے پھر پیچھے سے آگے اسی جگہ لے آئے جہاں سے مسح شروع کیا تھا۔ ❺
- آپ ﷺ نے سر کا مسح ایک بار کیا۔ ❻
- آپ ﷺ نے کانوں کا مسح کیا' شہادت کی انگلیاں دونوں کانوں کے سوراخوں میں ڈال کر کانوں کی پشت پر انگوٹھوں کے ساتھ مسح کیا۔ ❼
- آپ ﷺ نے دایاں پاؤں ٹخنوں تک تین بار دھویا اور بایاں پاؤں بھی ٹخنوں تک تین بار دھویا۔ ❽

---

❶ بخاری' کتاب الوضوء' باب من مضمض واستنشق من غرفة واحدة، رقم: ۱۹۱
❷ بخاری' کتاب الوضوء' باب مسح الرأس كله، رقم: ۱۸۵
❸ ترمذی' کتاب الطهارة' باب مع جاء في تخليل اللحية، رقم: ۳۱ وقال: هذا حديث حسن صحيح
❹ بخاری' کتاب الصوم' باب سواك الرطب واليابس للصائم، رقم: ۱۹۳٤
❺ بخاری' کتاب الوضوء' باب مسح الراس كله، رقم: ۱۸۵
❻ بخاری' کتاب الوضوء' باب غسل الرجلين الى الكعبين، رقم: ۱۸٦ کتاب الطهارة' باب في صفة الوضوء: ۲۳۵
❼ ابن ماجه' کتاب الطهارة' باب ماجاء في مسح الاذنين، رقم: ۲۳۹، ترمذی، کتاب الطهارة' باب ماجاء في الاذنين ظاهر هما وباطنهما، رقم: ۳٦ وقال: حديث حسن صحيح
❽ بخاری' کتاب الصوم' باب سواك الرطب و اليابس للصائم، رقم: ۱۹۳٤

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب وضو کرو تو ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرو۔“ ❶

❀ مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ آپ اپنے پاؤں کی انگلیوں کا خلال ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے کر رہے تھے۔“ ❷

تنبیہات:

❀ کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے لیے الگ الگ پانی لینے کا ذکر جس حدیث میں ہے اسے امام ابوداود (۱۳۹)، امام نووی اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ضعیف کہا ہے۔ امام نووی اور امام ابن قیم فرماتے ہیں: ”رسول اللہ ﷺ کے وضو کا طریقہ ایک چلو سے آدھا پانی منہ میں اور آدھا ناک میں ڈالنا ہے۔“

❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کانوں کا تعلق سر سے ہے“ اس کا مطلب یہ ہے کہ کانوں کے لیے نئے پانی کی ضرورت نہیں۔ تاہم اگر کوئی نیا پانی لے لے تو کوئی حرج نہیں۔

❀ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”(گدی کے نیچے) گردن کے (الگ) مسح کے بارے میں قطعاً کوئی صحیح حدیث نہیں۔“ گردن کے مسح کی روایت کے متعلق امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”یہ حدیث بالاتفاق ضعیف ہے۔“

وضو کے بعد کی دعائیں:

❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص پورا وضو کرے اور پھر کہے:

((اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ

---

❶ ترمذی، کتاب الطهارة، باب ما جاء فی تخليل الاصابع، رقم: ٣٩ وقال: هذا حديث حسن غريب

❷ ابوداود، کتاب الطهارة، باب غسل الرجلين، رقم: ١٤٨ قال البانی: صحيح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ رَسُوْلُهُ)) ❶

”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں' وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں کہ جس سے چاہے داخل ہو۔“

ابوداود' کتاب الطہارۃ (۱۷۰) کی ایک روایت میں اس دعا کو آسمان کی طرف نظر اٹھا کر پڑھنے کا ذکر ہے مگر یہ روایت صحیح نہیں' اس میں ابوعقیل کا چچازاد بھائی مجہول ہے۔

(۲) ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ)) ❷

”اے اللہ! تو اپنی ہر تعریف کے ساتھ (ہر عیب سے) پاک ہے' میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں' میں تجھ سے بخشش مانگتا اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔“

ترمذی کی روایت میں دعا (اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ......) بھی مذکور ہے مگر خود امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے مضطرب (ضعیف کی ایک قسم) قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم

وضو کی خودساختہ دعائیں:

رسول اللہ ﷺ کی سنت سے وضو کے شروع میں ”بسم اللہ“ اور بعد میں شہادتین کا پڑھنا ثابت ہے لیکن بعض لوگ وضو میں ہر عضو دھوتے وقت ایک ایک دعا پڑھتے ہیں اور وہ دعائیں مروجہ کتب نماز میں پائی جاتی ہیں۔ واضح رہے کہ یہ دعائیں سنت رسول اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل سے ثابت نہیں ہیں' اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اکرم ﷺ پر دین

---

❶ صحیح مسلم' کتاب الطهارة' باب الذكر المستحب عقب الوضوء، رقم: ٥٥٣

❷ حاكم: ١/ ٥٦٤، وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکمل کر دیا ہے تو پھر دین اور شرعی امور میں کمی بیشی کرنا کسی امتی کے لیے ہرگز جائز نہیں ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ہر عضو کے لیے مخصوص اذکار کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی چیز ثابت نہیں۔''

وضو کے دیگر مسائل:

احادیث میں وضو کے اعضاء کو دو دو بار اور ایک ایک بار دھونا بھی آیا ہے' نبی رحمت ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اکثر عمل تین تین بار دھونے پر رہا ہے۔ ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''سب علماء کا اتفاق ہے کہ اعضائے وضو کا ایک ایک بار دھونا بھی کافی ہے۔''

ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر وضو کی کیفیت دریافت کی تو آپ ﷺ نے اسے اعضاء کا تین تین بار دھونا سکھایا اور فرمایا: ''اس طرح کامل وضو ہے' پھر جو شخص اس (تین تین بار دھونے) پر زیادہ کرے' پس تحقیق اس نے (ترک سنت کی بنا پر) برا کیا اور (مسنون حد سے تجاوز کر کے) زیادتی کی اور (رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کر کے اپنی جان پر) ظلم کیا۔''[1]

❀❀..........❀❀..........❀❀

---

[1] نسائی' کتاب الطھارۃ' باب الاعتداء فی الوضوء، رقم: ١٤٠ قال البانی: حسن صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل: (٤)

نماز کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اُتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ﴾ [العنكبوت : ٤٥]

''کتاب (قرآن مجید) کی تلاوت کیجیے جو آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اور نماز قائم کریں، بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر تو سب سے بڑی چیز ہے اور تم جو بھی کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے۔''

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے: گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔''❶

ایمان کے بعد تمام عبادات میں نماز سب سے مقدم ہے، قیامت والے دن حقوق اللہ میں سے سب سے پہلے نماز ہی کے متعلق سوال ہوگا، جس کی نماز درست نہ ہوئی اس کے اعمال کی کوئی قدر و قیمت نہ ہوگی، اس لیے مسلمان پر لازم ہے کہ وہ نماز کا خاص خیال رکھے، ہر نماز اپنے مقررہ وقت پر دل لگا کر پورے خشوع و خضوع سے سنت نبوی کے مطابق ادا کرے، ایسی نماز سے اللہ تعالیٰ بندے کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔

---

❶ بخاری، کتاب الایمان، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ((بنی الاسلام علی خمس......))، رقم: ٨

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرض نمازیں

حدیث (۱):

عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ فَدَعَا بِطَهُورٍ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُولُ: ((مَا مِنْ امْرِءٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلٰوةٌ مَكْتُوبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوئَهَا وَ خُشُوعَهَا وَ رُكُوعَهَا إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ مَا لَمْ يَأْتِ كَبِيرَةً ذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ)) ❶

جناب عمرو بن سعید بن عاص بیان کرتے ہیں کہ میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس تھا' انھوں نے وضو کا پانی منگوایا پھر کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی مسلمان مرد ایسا نہیں ہے کہ اسے فرض نماز (کا وقت) پالے پھر وہ اس (نماز) کے لیے اچھا وضو کرے اور (نماز میں) اچھی طرح خشوع وخضوع اور رکوع کرے مگر وہ (نماز) اس کے پہلے گناہوں کے لیے کفارہ بن جائے گی جب تک وہ کوئی کبیرہ گناہ نہ کرے اور (اللہ کا معاملہ رحمت) ہمیشہ رہتا ہے۔''

حدیث (۲):

عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُمْ غَزَوْا غَزْوَةَ السَّلَاسِلِ فَفَاتَهُمُ الْغَزْوُ فَرَابَطُوا ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ أَبُو أَيُّوبَ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ عَاصِمٌ: يَا أَبَا أَيُّوبَ! فَاتَنَا الْغَزْوُ الْعَامَ وَ قَدْ أُخْبِرْنَا أَنَّهُ مَنْ صَلَّى فِي

---

❶ مسلم' كتاب الطهارة' باب فضل الوضوء والصلوة عقبه، رقم: ٥٤٣

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَسَاجِدِ الْاَرْبَعَةِ غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ فَقَالَ: يَابْنَ اَخِيْ! اَدُلُّكَ عَلٰى اَيْسَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا اُمِرَ وَ صَلّٰى كَمَا اُمِرَ غُفِرَ لَهٗ مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ)) أَكَذٰلِكَ يَا عُقْبَةُ! قَالَ: نَعَمْ)) ❶

جناب عاصم بن سفیان الثقفی بیان کرتے ہیں کہ بے شک وہ غزوہ سلاسل کے لیے نکلے' غزوہ تو نہ مل سکا البتہ سرحد کی حفاظت کے لیے پہرے داری کر لی پھر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹے تو ان کے پاس ابو ایوب رضی اللہ عنہ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ عاصم نے کہا: ''اے ابو ایوب! اس سال ہمارا غزوہ تو فوت ہو گیا ہے اور ہمیں یہ خبر دی گئی ہے کہ جو شخص چار مسجدوں میں نماز پڑھ لے گا اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔'' انھوں (ابو ایوب) نے کہا: اے میرے بھتیجے! کیا میں تمھیں اس سے بھی آسان عمل نہ بتلاؤں؟ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''جو کوئی اس طرح وضو کرے جس طرح حکم دیا گیا ہے اور نماز بھی ایسے ہی پڑھے جیسے حکم دیا گیا ہے تو اس کے پہلے سارے (برے) عمل بخش دیے جاتے ہیں۔'' (حدیث سننے کے بعد عاصم نے) کہا: ''اے عقبہ! کیا (یہ حدیث) ایسے ہی ہے؟ اس (عقبہ) نے کہا ہاں (ایسے ہی ہے)۔''

حدیث (۳):

عَنْ اَنَسٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ: وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ: هَلْ حَضَرْتَ

❶ نسائی' کتاب الطہارۃ' باب ثواب من توضا کما امر، رقم: ۱۴۴ قال البانی: صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَعَنَا الصَّلٰوةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قَدْ غُفِرَ لَكَ)) ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگا: (میں نے گناہ کیا ہے) میں حد کو پہنچا ہوں' مجھ پر حد جاری کریں۔ آپ ﷺ نے اس سے حد کے متعلق نہ پوچھا (یعنی یہ نہ پوچھا کہ تو نے کون سا گناہ کیا ہے) اتنے میں نماز کا وقت آ گیا' اس شخص نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی' جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ پھر کھڑا ہوکر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! بے شک میں حد کو پہنچا ہوں مجھ پر اللہ کا حکم نافذ کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہوا؟'' اس نے کہا: ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے تجھے بخش دیا ہے۔''

حدیث (۴):

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ: ((اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ یَغْتَسِلُ فِیْهِ كُلَّ یَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُوْلُ ذٰلِكَ یُبْقِیْ مِنْ دَرَنِهٖ؟)) قَالُوْا: لَا یُبْقِیْ مِنْ دَرَنِهٖ شَیْئًا قَالَ: ((فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ یَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَایَا)) ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ''تمھارا کیا خیال ہے اگر تم میں سے کسی ایک کے دروازے پر نہر جاری ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ دفعہ نہائے تو کیا اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی رہے گی؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: نہیں' میل باقی نہیں رہے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہی حال پانچ نمازوں کا ہے' اللہ ان کے ذریعے سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔''

---

❶ مسلم' کتاب التوبة' باب قوله تعالی: ﴿أن الحسنات یذهبن السیات﴾، رقم: ۷۰۰۶

❷ بخاری' کتاب مواقیت الصلوة' باب الصلوة الخمس کفارة، رقم: ۵۲۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث (۵):

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَآءِ وَ الْوَرَقُ یَتَهَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَیْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ: فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ یَتَهَافَتُ فَقَالَ: ((یَا اَبَا ذَرٍّ)) فَقُلْتُ: لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَیُصَلِّی الصَّلٰوةَ یُرِیْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ كَمَا یَتَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ)) ❶

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ سردی کے موسم میں نکلے' پت جھڑ کا موسم تھا' آپ ﷺ نے ایک درخت کی دو شاخیں پکڑ کر ہلائیں تو پتے جھڑنے لگے' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوذر!'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک جب مسلمان نماز پڑھتا ہے اور اس کے ساتھ اللہ کا چہرہ چاہتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے جھڑے ہیں۔''

حدیث (۶):

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ اَتَمَّ الْوُضُوْءَ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَالصَّلَوَاتُ الْمَكْتُوْبَاتُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَیْنَهُنَّ)) ❷

''جو شخص پورا وضو کرے جس طرح کہ اللہ نے (وضو کرنے کا) حکم دیا ہے تو اس کی فرض نمازیں ان گناہوں کے لیے کفارہ ہوں گی جو ان (نمازوں) کے درمیان میں کرے گا۔''

---

❶ احمد: ۵/۱۷۹ قال المنذری: حسن

❷ مسلم' کتاب الطهارة' باب فضل الوضوء والصلوة عقبه، رقم: ۵۴۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث (۷):

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَنْ تَوَضَّأَ لِلصَّلٰوةِ فَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ مَشٰى إِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ فَصَلَّاهَا مَعَ النَّاسِ أَوْ مَعَ الْجَمَاعَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ)) ❶

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''جو شخص کامل وضو کرے پھر فرض نماز کے لیے (مسجد جائے) اور لوگوں کے ساتھ باجماعت یا مسجد میں (اکیلا ہی) نماز پڑھے تو اللہ اس کے گناہ معاف کر دے گا۔''

حدیث (۸):

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ: زَعَمَ أَبُوْ مُحَمَّدٍ أَنَّ الْوِتْرَ وَاجِبٌ، فَقَالَ: عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ كَذَبَ أَبُوْ مُحَمَّدٍ أَشْهَدُ أَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَنْ أَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ أَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ)) ❷

جناب عبد اللہ صنابحی بیان کرتے ہیں کہ ابو محمد نے کہا: وتر واجب ہے۔ یہ بات عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انھوں نے کہا: ''ابو محمد نے غلط کہا ہے' میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ''اللہ

---

❶ مسلم' کتاب الطهارة' باب فضل الوضوء والصلوة عقبه، رقم: ۵۴۹۔

❷ ابوداود' كتاب الصلوة' باب المحافظة على وقت الصلوات، رقم: ۴۲۵۔ قال الباني: صحيح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جس شخص نے ان (نمازوں) کے لیے اچھی طرح وضو کیا اور انھیں وقت پر ادا کیا اور ان کے رکوع اور خشوع کو پورا کیا تو اس نمازی کے لیے اللہ کا عہد ہے کہ اسے معاف کر دے گا لیکن جس نے ایسا نہ کیا اس کے لیے اللہ کا عہد نہیں ہے، اگر چاہے تو اسے معاف کر دے اور اگر چاہے تو اسے عذاب کرے۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وتر فرض یا واجب نہیں ہیں بلکہ دن رات میں صرف پانچ نمازیں ہی فرض ہیں، تاہم اس میں غفلت نہیں کرنی چاہیے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ وتر پڑھے ہیں اور پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے۔

حدیث (۹):

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلَى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدٰى وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ يَعْمِدُ إِلٰى مَسْجِدٍ مِنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً وَيَرْفَعُهُ بِهَا دَرَجَةً وَيَحُطُّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهِ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ)) ❶

سیدنا عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جس شخص کو کل (قیامت کے دن) اللہ سے مسلمان بن کر ملنا پسند ہو تو وہ ان پانچ نمازوں کی حفاظت کرے جہاں بھی ان کی اذان دی جاتی ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے نبی ﷺ کے

---

❶ مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ، باب صلاۃ الجماعۃ من سنن الھدی، رقم: ۱۴۸۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے ہدایت کے راستے مقرر کردیے ہیں اور (نمازیں) بھی انہی (ہدایت کے راستوں) میں سے ہیں، اگر تم انھیں گھر میں پڑھو جیسے فلاں (جماعت کا) چھوڑنے والا اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو تم نے نبی کے طریقے کو چھوڑ دیا اور اگر تم نے اپنے نبی کے طریقے کو چھوڑ دیا تو پکی بات ہے کہ تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ اور کوئی بھی آدمی ایسا نہیں ہے جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر ان مسجدوں میں سے کسی مسجد کا (نماز کے لیے) ارادہ کرے مگر اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلے جتنے وہ رکھتا ہے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ معاف کرتا ہے یقین کرلو کہ ہم اپنے آپ کو دور نبوی میں دیکھتے تھے کہ جماعت سے صرف وہی آدمی پیچھے رہتا تھا جو کھلم کھلا منافق ہوتا اور بلاشبہ ایک آدمی کو دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر لایا جاتا حتی کہ اسے صف میں کھڑا کر دیا جاتا۔"

یہ روایت اگرچہ موقوف ہے لیکن مرفوع حکمی کے زمرے میں آتی ہے، کیونکہ ایک صحابی رسول اپنے پاس سے ایسی بات نہیں کرسکتا۔ اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ دور نبوی میں صحابہ کس قدر نماز باجماعت کا خیال رکھا کرتے تھے، بیمار ہوتے یا تندرست ہر حال میں مسجد میں آ کر نماز جماعت کے ساتھ ادا کرتے۔ خود نبی ﷺ کا بھی یہی حال تھا، آپ ﷺ اپنی مرض الموت میں دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اس حالت میں تشریف لائے کہ آپ کے قدم مبارک زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ آج ہم معمولی سی بیماری کو بہانا بنا کر جماعت تو کیا نماز پڑھنا چھوڑ جاتے ہیں۔

حدیث (۱۰):

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْمُ فِيْ صَلَاتِهِ فَيَعْلَمُ مَا يَقُوْلُ إِلَّا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انْفَتَلَ وَ هُوَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا لَيْسَ عَلَيْهِ ذَنْبٌ)) ❶

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو بھی مسلمان اچھی طرح وضو کر کے نماز کے لیے کھڑا ہو جائے اور جو نماز میں پڑھ رہا ہے اس کا خیال رکھے تو وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے گویا کہ آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہو اس پر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔''

سورۂ فاتحہ کے بعد ''آمین'' کہنا

نماز میں سورۂ فاتحہ کے بعد آمین کہنے کی نبی ﷺ نے بڑی تاکید اور فضیلت بیان فرمائی ہے۔

اگر باجماعت سری نماز ادا کی جا رہی ہے تو امام اور مقتدی دونوں پست آواز میں آمین کہیں گے کیونکہ سری نمازوں میں قراءت بھی پست آواز ہی میں ہوتی ہے لیکن جہری نمازوں میں امام اور مقتدی دونوں اونچی آواز میں آمین کہیں گے کیوں کہ متعدد احادیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم جہری نمازوں میں اونچی آواز میں آمین کہا کرتے تھے۔

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ جب ''وَلَا الضَّالِّيْنَ'' کہتے تو اس کے بعد بلند آواز میں آمین کہتے تھے۔'' ❷

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے استاد امام عطاء بن ابی رباح جو جلیل القدر تابعی ہیں، فرماتے ہیں: ''آمین دعا ہے اور عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اور ان کے پیچھے ان کے مقتدیوں نے اتنی بلند آواز میں آمین کہی کہ مسجد گونج اٹھی۔'' ❸

---

❶ حاکم: ۲/ ۳۹۹، ۳۵۰۸ وقال: هذا حديث صحيح

❷ ابوداود، كتاب الصلوٰة، باب التأمين وراء الامام، رقم: ۹۳۲ قال البانی: صحیح

❸ بخاری، كتاب الاذان، باب جهر الامام بالتأمين

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہی سے ایک اور اثر بھی منقول ہے' فرماتے ہیں: ''میں نے دو سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پایا کہ وہ اس مسجد (حرام) میں جب امام ''ولا الضالین'' کہتا تو سب بلند آواز میں آمین کہتے۔'' ❶

ہمیں بھی چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و اطاعت کرتے ہوئے اپنی نمازوں میں ''ولا الضالین'' کے بعد آمین کہیں' اگر سری نماز ہو تو آہستہ آواز میں اور اگر جہری نماز ہو تو امام کے پیچھے بلند آواز میں آمین کہہ کر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ معاف کروالیں۔

حدیث (أ):

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُولُ: آمِينَ)) ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیوں کہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق آ گئی تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔'' ابن شہاب (راوی حدیث) نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی آمین کہا کرتے تھے۔''

موافق آنے سے مراد یہ ہے کہ بندہ کی آمین کا اور فرشتوں کی آمین کا وقت ایک ہی ہو یا پھر موافقت سے مراد قبولیت میں یا اخلاص میں موافق ہونا ہے۔

---

❶ بیهقی، کتاب الصلاة: ٥٩/٢ قال الحافظ زبیر علی زئی: صحیح علی شرط ابن حبان

❷ بخاری' کتاب الاذان' باب جهر الامام بالتامین: ٧٨٠

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث (۲):

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: ((اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ، فَقُوْلُوْا: اٰمِيْنَ، فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ)) ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب امام ”غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ“ کہے تو تم آمین کہو اس لیے کہ جس کا قول (آمین) فرشتوں کے قول (آمین) سے موافق آ گیا تو اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔“

حدیث (۳):

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: ((اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ: اٰمِيْنَ، وَ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِى السَّمَاءِ: اٰمِيْنَ، فَوَافَقَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ)) ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی (نماز میں) آمین کہے اور فرشتوں نے بھی اس وقت آسمان پر آمین کہی پس (اس طرح) ایک کی آمین دوسرے کے ساتھ مل گئی تو اس (نمازی) کے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔“

سمع اللّٰہ لمن حمدہ کا جواب دینا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: ((اِذَا قَالَ الْاِمَامُ

---

❶ بخاری، کتاب الاذان، باب جهر المأموم بالتامین: ۷۸۲

❷ بخاری، کتاب الاذان، فضل التامین: ۷۸۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب امام سمع الله لمن حمده کہے تو تم اللهم ربنا ولك الحمد کہو۔ کیوں کہ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے ساتھ مل گیا اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیے جائیں گے۔''

کثرت سجود

حدیث (۱):

حَدَّثَنِيْ مَعْدَانُ بْنُ أَبِيْ طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيُّ قَالَ: لَقِيْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِيَ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ أَوْ قَالَ قُلْتُ بِأَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ ثُمَّ سَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ: ((عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ لِلّٰهِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَ حَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيْئَةً)) قَالَ مَعْدَانُ: ثُمَّ لَقِيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِيْ مِثْلَ مَا قَالَ لِيْ ثَوْبَانُ)) ❷

''جناب معدان بن ابی طلحہ یعمری فرماتے ہیں کہ میں سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا میں نے کہا: ''مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس کی وجہ سے اللہ مجھے جنت میں داخل کردے؟'' یہ سن کر سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔ میں نے پھر ان سے یہی سوال کیا' تیسری مرتبہ پھر میں نے یہی سوال دہرایا تو (ثوبان) نے کہا: ''یہی

---

❶ بخاری' کتاب الاذان' باب فضل اللّٰهم ربنا ولك الحمد، رقم: ۷۹۶

❷ مسلم' کتاب الصلوة' باب فضل السجود والحث علیه، رقم: ۱۰۹۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال میں نے رسول اللہ ﷺ سے کیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے لیے سجدے زیادہ کرو' بے شک اللہ تعالیٰ تیرے ہر سجدے کے بدلے تیرا درجہ بلند کرے گا اور اس کی وجہ سے تیرا گناہ معاف کرے گا۔'' جناب معدان فرماتے ہیں: پھر میں ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ملا ان سے بھی یہی سوال کیا تو انھوں نے بھی ایسا ہی جواب دیا جیسا کہ ثوبان رضی اللہ عنہ نے دیا تھا۔

حدیث (۲):

عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ: قَعَدْتُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَجَاءَ رَجُلٌ فَجَعَلَ يُصَلِّي وَ يَرْفَعُ وَ يَسْجُدُ وَ لَا يَقْعُدُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ مَا أَرَى هٰذَا يَدْرِي يَنْصَرِفُ عَلَى شَفْعٍ أَوْ عَلَى وَتْرٍ فَقَالُوا: أَلَا تَقُومُ إِلَيْهِ فَتَقُولَ لَهُ، قَالَ: فَقُمْتُ فَقُلْتُ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ! مَا أَرَاكَ تَدْرِي تَنْصَرِفُ عَلَى شَفْعٍ أَوْ عَلَى وَتْرٍ قَالَ: وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَدْرِي وَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ سَجَدَ لِلّٰهِ سَجْدَةً كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَ رَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً)) فَقُلْتُ مَنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ: أَبُو ذَرٍّ، فَرَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَقُلْتُ: جَزَاكُمُ اللّٰهُ مِنْ جُلَسَاءِ شَرًّا أَمَرْتُمُونِي أَنْ أُعَلِّمَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ۔ ❶

جناب مطرف کہتے ہیں: میں قریش کی ایک جماعت میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک ایک شخص نے آ کر نماز پڑھنی شروع کر دی' وہ نماز پڑھتا تو کبھی اٹھتا اور کبھی سجدہ کرتا (لیکن تشہد کے لیے) بیٹھتا نہیں تھا میں نے کہا: اللہ کی قسم! میرا خیال یہ ہے کہ اس شخص کو معلوم نہیں کہ دو رکعت پر یا ایک رکعت پر بھی نماز کو ختم کر سکتے ہیں۔'' لوگوں نے کہا: کیا آپ ان کے پاس جا کر (انھیں مسئلہ) نہیں بتلاتے؟'' (مطرف) فرماتے ہیں میں اٹھا' میں نے اس سے کہا: اے اللہ کے بندے!

---

❶ احمد: ۵/۱۴۸، رقم: ۲۱۶۴۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے خیال میں تجھے نماز سے نکلنے کا طریقہ معلوم نہیں کہ دو رکعت پر نکلتے یا ایک رکعت پر۔ انھوں نے کہا: لیکن اللہ تو (میری نماز کو) جانتا ہے ناں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ''جو کوئی اللہ کے لیے سجدہ کرتا ہے اللہ اس کے لیے اس (سجدے) کے بدلے ایک نیکی لکھتا ہے اور اس کا ایک گناہ معاف کرتا ہے اور اس کے بدلے اس کا درجہ بلند کرتا ہے۔''

مطرف کہتے ہیں میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ اس نے کہا: ابوذر (مطرف کہتے ہیں) میں اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹا میں نے کہا: ''اللہ تم کو بیٹھنے والوں کی طرف سے برا بدلا دے، تم نے مجھے نبی ﷺ کے صحابی کو مسئلہ بتانے کا حکم دیا (حالانکہ وہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں)۔''

حدیث (۳):

اَنَّ اَبَا فَاطِمَةَ حَدَّثَهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ اَسْتَقِيْمُ عَلَيْهِ وَ اَعْمَلُهُ، قَالَ: ((عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ فَاِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ بِهَا عَنْكَ خَطِيْئَةً)) [1]

سیدنا ابو فاطمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتلائیں جس پر میں عمل کرتے ہوئے قائم رہوں؟ آپ نے فرمایا: ''اپنے آپ پر سجود کو لازم کر لے، پس بے شک تو اللہ تعالیٰ کے لیے جو بھی سجدہ کرے گا اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ تیرا ایک درجہ بلند کرے گا اور تجھ سے ایک گناہ کو مٹا دے گا۔''

---

[1] ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوة والسنة فيها، باب ماجاء في كثرة السجود، رقم: ١٤٢٢ قال الباني: حسن صحيح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث (۴):

وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَمَحَا عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً فَاسْتَكْثِرُوْا مِنَ السُّجُوْدِ)) ❶

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو بھی بندہ اللہ کے لیے سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس (سجدے) کے بدلے میں اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور ایک گناہ معاف کر دیتا ہے اور ایک درجہ بلند کر دیتا ہے لہٰذا خوب کثرت سے سجدے کیا کرو۔''

بندہ جب سجدے میں ہوتا ہے تو اپنے رب سے بہت نزدیک ہوتا ہے کیوں کہ سجدے میں گر کر وہ اپنے مالک و معبود کے سامنے ذلت و عاجزی کی انتہا کر دیتا ہے اور اپنے مالک حقیقی کے سامنے ایک ایسی شکل بناتا ہے کہ جیسے وہ ناک سے لکیریں نکال رہا ہو اور بتا رہا ہو کہ یہ پیشانی صرف ایک اللہ کے سامنے جھکتی ہے، غیر اللہ کے سامنے نہیں جھک سکتی، وہ اسے زمین پر رکھ کر اپنے آپ کو بارگاہ اقدس میں حقیر ثابت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کو بندے کی اس کیفیت پر ترس آجاتا ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے بندے کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔

علماء فرماتے ہیں کہ کثرت سجود سے مراد کثرت نوافل ہیں جیسے نماز تہجد، اشراق اور دیگر نوافل ہیں۔

تحیۃ الوضو

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

---

❶ ابن ماجۃ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب ما جاء فی کثرۃ السجود، رقم: ۱۴۲۴ قال الالبانی: صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوْئَهُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يَسْهُوْ فِيْهِمَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) ❶

سیدنا زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر دو رکعت نماز (اس طرح) ادا کی کہ ان میں کسی قسم کی بھول نہ ہوئی تو اس کے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

وضو سے فارغ ہو کر دو نفل ادا کرنے کو تحیۃ الوضو کہتے ہیں انھیں ہر وضو کے بعد پڑھنا مستحب ہے۔

نمازِ جمعہ

حدیث (۱):

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تَغْشَ الْكَبَائِرُ)) ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک ان گناہوں کا کفارہ ہیں جو ان کے درمیان میں ہوں جب تک کبیرہ گناہ نہ کرے۔''

---

❶ ابوداود، کتاب الصلوٰۃ، باب کراھیة الوسوسة و حدیث النفس فی الصلاۃ، رقم: ۹۰۵ قال البانی: حسن

❷ مسلم، کتاب الطھارۃ، باب الصلوات الخمس والجمعة الی الجمعة و رمضان الی رمضان مکفرات لما بینھن ما اجتنبت الکبائر، رقم: ۵۵۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث (۲):

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: ((مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلَّى مَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَعَهُ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى وَ فَضْلُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ)) ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے غسل کیا پھر جمعہ کے لیے آیا اور جتنی قسمت میں نماز تھی پڑھی اور خطبہ سے فارغ ہونے تک خاموش رہا پھر امام کے ساتھ نماز پڑھی تو اس (شخص) کے دوسرے جمعہ تک کے اور مزید تین دن کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں (یعنی دس دنوں کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں)۔''

حدیث (۳):

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: ((يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ: رَجُلٌ حَضَرَهَا يَلْغُوْ وَهُوَ حَظُّهُ مِنْهَا وَ رَجُلٌ حَضَرَهَا يَدْعُوْ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ شَآءَ اَعْطَاهُ وَ اِنْ شَاءَ مَنَعَهُ، وَ رَجُلٌ حَضَرَهَا بِاِنْصَاتٍ وَ سُكُوْتٍ وَ لَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُؤْذِ اَحَدًا فَهِيَ كَفَّارَةٌ اِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيْهَا وَ زِيَادَةِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ: ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا﴾)) ❷

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز جمعہ کے لیے آنے والے لوگ تین طرح کے ہیں، ایک وہ شخص جو نماز جمعہ کے لیے آتا ہے لیکن (دوران خطبہ) کوئی فضول کام بھی کرتا ہے تو یہ اس کا نصیب ہے (یعنی

---

❶ مسلم، کتاب الجمعۃ، باب فضل من استمع وانصت فی الخطبۃ، رقم: ۱۹۸۷

❷ ابوداود، کتاب الصلاۃ، باب الکلام والامام یخطب، رقم: ۱۱۱۳ قال البانی: حسن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے کچھ ثواب نہیں ملتا)' دوسرا وہ آدمی جو دعا کی نیت سے آتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے' اللہ چاہے تو اس کی دعا قبول فرمالے اگر چاہے نہ قبول کرے تیسرا وہ آدمی جو جمعہ کے لیے آتا ہے، خاموش اور پرسکون (رہتا ہے) کسی مسلمان کی گردن نہیں پھلانگتا اور نہ ہی کسی کو تکلیف دیتا ہے تو اس شخص کی (یہ جمعہ کی نماز) اگلے جمعہ کے لیے کفارہ بن جاتی ہے' مزید تین دن کے لیے بھی کفارہ ہے۔ یہ (درجہ) اس وجہ سے (ملتا ہے) کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''جو آدمی (ایک) نیکی لے کر آیا اسے دس گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔''

حدیث (۴):

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: ((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ ثُمَّ ادَّهَنَ أَوْ مَسَّ مِنْ طِيبٍ ثُمَّ رَاحَ وَ لَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَصَلَّى مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ أَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى)) [1]

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور طاقت کے مطابق خوب پاکی حاصل کی' تیل یا خوشبو استعمال کی پھر (نماز) جمعہ کے لیے چلا اور دو آدمیوں میں نہ گھسا اور جتنی اس کی قسمت میں نماز تھی پڑھی پھر جب امام (خطبہ کے لیے) نکلا تو خاموش ہو گیا تو اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ کے درمیان والے تمام گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعہ کا دن ایک سچے مسلمان کے لیے ظاہری و باطنی ہر قسم کی مکمل پاکی حاصل کرنے کا دن ہے۔ دوسری بات یہ کہ جمعہ کے آداب میں یہ چیز بھی شامل ہے کہ نماز جمعہ کے لیے آنے والا نہایت ہی ادب اور سنجیدگی کے ساتھ جہاں بھی

---

[1] بخاری' كتاب الجمعة' باب لايفرق ما بين اثنين يوم الجمعة، رقم: ۹۱۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جگہ پائے بیٹھ جائے' لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے نہ بڑھے کیوں کہ یہ شرعاً ممنوع اور معیوب ہے۔

نمازِ تہجد

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ: ((عَلَیْکُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَاِنَّهٗ دَابُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَکُمْ وَ هُوَ قُرْبَةٌ اِلٰی رَبِّکُمْ وَ مُکَفِّرَةٌ لِلسَّیِّئَاتِ وَ مَنْهَاةٌ لِلْاِثْمِ)) ❶

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم پر رات کا قیام (نماز تہجد) لازم ہے' یہ ان نیک لوگوں کا طریقہ ہے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور یہ تمھارے رب کے قرب' گناہوں کا کفارہ اور گناہ سے بچنے کا ذریعہ ہے۔''

کتاب وسنت میں قیام اللیل کی بڑی ترغیب دلائی گئی ہے تاکہ پوری اُمت اسے حرز جان بنائے۔ جو شخص بھی امت کی اصلاح کے لیے میدان عمل میں آئے گا تو قیام اللیل کے سجدے اور آخری رات کی التجائیں اور فریادیں اس کے لیے راستے ہموار کر دیں گیں۔ قیام اللیل ایک ایسا ہتھیار ہے جو ایک مبلغ دین کے لیے بہت ہی مؤثر کردار ادا کرتا ہے' نبی علیہ السلام کو اسی لیے اس کا حکم دیا گیا تھا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے تمام دشواریاں آسان ہو جائیں۔

---

❶ ترمذی' کتاب الدعوات' باب مَن فتح له منکم باب الدعاء: ۳۵۴۹ قال البانی: حسن صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازِ تراویح

حدیث (۱):

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص رمضان (کی راتوں) کا قیام کرے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

قیام رمضان اصل میں تہجد ہی کی نماز ہے جسے رمضان میں نماز تراویح کہا جاتا ہے' تہجد کی نماز کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے لے کر رات کے آخری پہر یعنی طلوع فجر تک ہے۔ اس دوران میں اسے کسی بھی وقت ادا کیا جا سکتا ہے۔ وقت کی اسی وسعت اور گنجائش کی وجہ سے نماز تہجد کو رمضان المبارک میں عشاء کی نماز کے فوراً بعد پڑھ لیا جاتا ہے تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ رمضان میں قیام اللیل کی فضیلت حاصل کر سکیں۔ اسی وجہ سے اس کی جماعت کا بھی اہتمام ہوتا ہے کیونکہ فرداً فرداً ہر شخص کے لیے پڑھنا مشکل ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ یہ نماز صرف رمضان کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ اسے سارا سال پڑھنا مستحب ہے۔

لہٰذا اول وقت میں اور باجماعت پڑھنے یا نیا نام (تراویح) رکھنے کی وجہ سے تہجد سے مختلف سمجھنا بالکل بے اصل اور بلا دلیل بات ہے۔ باقی رہا کہ اس کی رکعت کی مسنون تعداد کیا ہے تو اس مسئلے کا حل صحیح بخاری میں موجود ہے۔

جناب ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: ''رمضان میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کس طرح کی ہوتی تھی؟'' تو جواب میں انھوں نے

---

❶ بخاری، کتاب الایمان، باب تطوع قیام رمضان من الایمان، رقم: ۳۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: ”رمضان ہو یا غیر رمضان رسول اللہ ﷺ گیارہ رکعت سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔“ ❶

اس حدیث سے ایک تو یہ بات معلوم ہوئی کہ نبی ﷺ کی جو نماز تہجد غیر رمضان میں ہوتی تھی وہی رمضان میں آپ کی نماز تراویح ہوتی تھی اور دوسری بات یہ کہ نماز تراویح کی مسنون رکعات گیارہ یعنی آٹھ تراویح اور تین وتر ہیں۔

حدیث (۲):

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص شب قدر کا قیام کرے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“

لیلۃ القدر رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہے ضروری نہیں کہ ہر دفعہ ان پانچ طاق راتوں میں سے کوئی ایک مخصوص رات ہی لیلۃ القدر ہو جیسے بعض لوگوں نے ۲۷ ویں شب کو ہی مقرر کر رکھا ہے ان کا یہ فعل دیگر صحیح اور صریح دلائل کے انکار کے مترادف ہے کیوں کہ یہ رات بدل بدل کر بھی آ سکتی ہے۔ کسی ایک رات کو متعین نہ کرنے میں جو حکمت معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ لوگ ان پانچ راتوں میں زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔

نمازِ تسبیح

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: ((يَا عَبَّاسُ! يَا عَمَّاهُ! أَلَا أُعْطِيكَ؟ أَلَا أَمْنَحُكَ؟ أَلَا أَحْبُوكَ؟ أَلَا أَفْعَلُ بِكَ؟

---

❶ بخاری، کتاب التهجد، باب قيام النبي بالليل في رمضان وغيره، رقم: ۱۱۴۷

❷ بخاری، کتاب الایمان، باب قيام ليلة القدر من الایمان، رقم: ۳۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ، خَطَأَهُ وَعَمْدَهُ، صَغِيرَهُ وَكَبِيرَهُ، سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ، عَشْرَ خِصَالٍ۔ أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً، فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَأَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ: **سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ،** خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً، ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَهْوِي سَاجِدًا فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ۔ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً!۔ [1]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ''اے عباس، اے چچا جی، کیا میں آپ کو کچھ عطا نہ کروں؟ کیا میں آپ کو کچھ عنایت نہ کروں؟ کیا میں آپ کو کوئی تحفہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو دس اچھی خصلتوں والا نہ بنا دوں؟ جب آپ یہ عمل کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے، پرانے، نئے، غیر دانستہ اور دانستہ، چھوٹے بڑے، پوشیدہ اور علانیہ (سارے) گناہ معاف کر دے۔ وہ عمل یہ ہے کہ آپ چار رکعت (نفل) نماز اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورت پڑھیں جب قراءت سے فارغ ہو جائیں تو کھڑے کھڑے یہ کلمات پندرہ دفعہ پڑھیں ((سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ)) (اللہ پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں، اور اللہ سب

---

[1] ابوداود، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ التسبیح، رقم: ۱۲۹۷ قال البانی: صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بڑا ہے۔) پھر رکوع کریں اور حالت رکوع میں یہ کلمات دس مرتبہ پڑھیں، پھر رکوع سے سر اٹھا کر دس مرتبہ پڑھیں، پھر سجدہ کریں اور حالت سجدہ میں بھی دس مرتبہ پڑھیں، پھر سجدے سے سر اٹھا کر (دو سجدوں کے درمیان) دس مرتبہ یہی کلمات ادا کریں، پھر (دوسرا) سجدہ کریں اور دس مرتبہ یہ پڑھیں پھر سجدے سے سر اٹھا کر (جلسہ استراحت میں) دس مرتبہ پڑھیں تو یہ ایک رکعت میں پچھتر (۷۵) مرتبہ ہو گئے، چاروں رکعات میں اسی طرح کریں۔ اگر روزانہ یہ نماز پڑھ سکو تو پڑھو اور اگر روزانہ نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو ایک دفعہ پڑھ لو اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر ماہ میں ایک دفعہ پڑھ لو اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو پھر سال میں ایک دفعہ پڑھ لو اور اگر یہ بھی نہ کر سکو تو (پوری) عمر میں ہی ایک دفعہ پڑھ لو۔“

امام منذری فرماتے ہیں کہ یہ حدیث متعدد طرق سے ثابت ہے صحابہ کی ایک جماعت نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ اسی طرح حفاظ کی ایک جماعت بھی اسے لائی ہے جن میں سے حافظ ابوبکر الآجری اور ہمارے شیخ ابو محمد عبدالرحیم المصری اور حافظ ابوالحسن المقدسی بھی ہیں، ابوبکر بن ابی داود کا بیان ہے کہ میں نے اس حدیث کو اپنے باپ سے سنا اور میں نے اس سے بڑھ کر نماز تسبیح کی روایات میں سے کسی اور روایت کو زیادہ صحیح نہیں پایا۔

اسی طرح امام مسلم رحمہ اللہ بن حجاج کا بیان ہے کہ نماز تسبیح کی جتنی بھی روایات ہیں ان میں سے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ والی (یہ) روایت بہت ہی عمدہ اور صحیح ہے ایسی اس باب میں کسی اور روایت کی سند نہیں۔ [1]

نماز تسبیح کے متعلق راجح اور درست بات یہی ہے کہ اسے انفرادی طور پر ہی ادا کیا جائے کیوں کہ اسے باجماعت ادا کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں اور پھر یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا جان کو بھی انفرادی طور پر ہی ادا کرنے کی ترغیب دی ہے۔

---

[1] الترغیب والترھیب: ۱/ ۵۲۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح نمازِ نبوی کا مکمل طریقہ

جب یہ معلوم ہو گیا کہ نماز پڑھنے سے بندے کے گناہ معاف ہوتے ہیں تو ضروری ہے کہ نماز پڑھنے کا طریقہ بھی آنا چاہیے' کیوں کہ جو نماز نبی ﷺ کے طریقے کے مطابق نہ پڑھی جائے اسے اللہ تعالیٰ شرف قبولیت نہیں بخشتا اور ایسی نماز بندے کے گناہوں کا کفارہ بھی نہیں بنتی۔

❀ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو قبلہ (خانہ کعبہ) کی طرف رخ کرتے، رفع الیدین کرتے اور تکبیر کہتے یعنی: اللہ اکبر ❶ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو تکبیر کہہ۔'' ❷

❀ آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے تھے' ❸ آپ ﷺ سے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا بھی ثابت ہے' ❹ لہٰذا دونوں طرح جائز ہے لیکن زیادہ حدیثوں میں کندھوں تک رفع الیدین کرنے کا ثبوت ہے۔ یاد رہے کہ رفع الیدین کرتے وقت کانوں کا پکڑنا یا انھیں چھونا کسی صحیح دلیل سے ثابت نہیں ہے۔ اسی طرح ہمیشہ مردوں کا کانوں تک اور عورتوں کا کندھوں تک رفع الیدین کرنا یہ فرق

---

❶ ابن ماجه (۸۰۳) وسنده صحيح، وصححه الترمذی (۳۰٤) وابن حبان' الاحسان (۱۸٦٥) وابن خزیمه (۵۸۷)
اس کا راوی عبدالحمید بن جعفر محدثین کے نزدیک ثقہ وصحیح الحدیث ہے، دیکھیے نور العینین فی مسئلة رفع الیدین' طبع دوم (۹۷-۹۹) اس پر جرح مردود ہے۔ محمد بن عمرو بن عطاء ثقہ ہیں (تقریب التهذیب ٦١٨٧) محمد بن عمرو بن عطا کا ابو حمید الساعدی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجلس میں شامل ہونا ثابت ہے' دیکھیے صحیح البخاری (۸۲۸) لہٰذا یہ روایت متصل ہے۔

❷ البخاری (۷۵۷)' مسلم (۳۹۷/٤٥)

❸ البخاری (۷۳٦)' مسلم (۳۹۰)

❹ مسلم (۲٦' ۳۹۱/۲۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

❀ آپ ﷺ انگلیاں پھیلا کر رفع الیدین کرتے تھے۔ ❶

❀ آپ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھ کر انھیں سینے پر رکھتے تھے۔ ❷ لوگوں کو (رسول اللہ ﷺ کی طرف سے) یہ حکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ذراع پر رکھیں۔ ❸

ذراع کہنی کے سرے سے درمیانی انگلی کے سرے تک کو کہتے ہیں۔ (القاموس الوحید (۵۶۸)۔ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "پھر آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنی بائیں ہتھیلی، کلائی اور ساعد پر رکھا۔" ❹

ساعد کہنی سے ہتھیلی تک کا حصہ ہے (دیکھیے القاموس الوحید: ۵۶۹) اگر دایاں ہاتھ بائیں ذراع (ہتھیلی سے کہنی تک) پر رکھا جائے تو خود بخود ناف سے اوپر اور سینہ پر آ جاتا ہے۔

❀ رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ اور قراءت کے درمیان درج ذیل دعا (سراً یعنی بغیر جہر کے) پڑھتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ

---

❶ ابوداود (۷۵۳) وسندہ صحیح، وصححہ ابن خزیمۃ (۴۵۹) وابن حبان، الاحسان (۷۷۷) والحاکم (۱/۲۳۴) ووافقہ الذہبی

❷ مسند احمد (۵/۲۲۶۔ ح۲۲۳۱۲) وسندہ حسن

❸ البخاری (۷۴۰) وموطا امام مالک (۱/۱۵۹، ح۳۷۷)

❹ ابوداود (۷۲۷) وسندہ صحیح، النسائی (۸۹۰) وصححہ ابن خزیمۃ (۴۸۰) وابن حبان (۱۸۶۰) نوٹ: مردوں کا ناف سے نیچے اور عورتوں کا سینے پر ہاتھ باندھنا یہ تخصیص بھی کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَآءِ وَ الثَّلْجِ وَ الْبَرَدِ)) ❶

درج ذیل دعا بھی آپ ﷺ سے ثابت ہے:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ)) ❷

ثابت شدہ دعاؤں میں سے جو دعا بھی پڑھ لی جائے ٹھیک ہے۔

❀ اس کے بعد آپ ﷺ تعوذ پڑھتے:

((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ)) ❸

درج ذیل الفاظ بھی ثابت ہیں:

((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَ نَفْخِهٖ وَ نَفْثِهٖ)) ❹

---

❶ البخاری (٧٤٤)، مسلم (١٤٧/٥٩٨)

درج بالا دعا کا ترجمہ:

"اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان ایسی دوری ڈال دے جیسی کہ مشرق و مغرب کے درمیان دوری ہے، اے اللہ! مجھے خطاؤں سے اس طرح پاک کردے صاف کردے جیسا کہ سفید کپڑا میل سے پاک صاف ہو جاتا ہے، اے اللہ! میری خطاؤں کو پانی، برف اور اولوں کے ساتھ دھو ڈال (اور صاف کردے)۔"

❷ ابوداود (٧٧٥) وسندہ حسن، النسائی (٩٠٠، ٩٠١)، ابن ماجه (٨٠٤)، الترمذی (٢٤٢) وأعل بما لا یقدح وصححه الحاکم (٢٣٥/١) ووافقه الذهبی

درج بالا دوسری دعا کا ترجمہ:

"اے اللہ! تو پاک ہے اور تیری تعریف کے ساتھ تیرا نام برکتوں والا ہے اور تیری شان بلند ہے تیرے سوا دوسرا کوئی الٰہ (معبود برحق) نہیں ہے۔"

❸ عبد الرزاق فی المصنف (٨٥/٢، ح ٢٥٨٩) وسندہ حسن

❹ ابوداود (٧٧٥) وسندہ حسن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ آپ ﷺ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھتے تھے۔ ❶

بسم الله الرحمن الرحيم جہراً پڑھنا بھی صحیح ہے اور سراً بھی صحیح ہے' کثرت دلائل کی رو سے عام طور پر سراً پڑھنا بہتر ہے۔ ❷ اس مسئلے میں سختی کرنا بہتر نہیں ہے۔

❀ پھر آپ ﷺ سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے: ❸

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ ﴾

سورۂ فاتحہ آپ ﷺ ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے اور ہر آیت پر وقف کرتے تھے۔ ❹

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ النسائی (٩٠٦) وسنده صحيح' وصححه ابن خزيمة (٤٩٩) وابن حبان الاحسان (١٧٩٧) والحاكم على شرط الشيخين (٢٣٢/١) ووافقه الذهبي

☆ تنبیہ: اس روایت کے راوی سعید بن ابی ہلال نے یہ حدیث اختلاط سے پہلے بیان کی ہے' خالد بن یزید کی سعید بن ابی ہلال سے روایت صحیح بخاری (١٣٦) وصحیح مسلم (٤٢/ ١٩٧٧) میں موجود ہے۔

❷ "جہراً" کے جواز کے لیے دیکھیے النسائی (٩٠٦) وسنده صحيح' "سراً" کے جواز کے لیے دیکھیے صحیح ابن خزیمة: (٤٩٥) وسنده حسن' صحيح ابن حبان' الاحسان (١٧٩٩) وسنده صحيح

❸ النسائی (٩٠٦) وسنده صحيح

☆ سورۃ فاتحہ کا ترجمہ: "سب تعریفیں اللہ رب العزت کے لیے ہیں جو رحمٰن و رحیم ہے' یوم جزا کا مالک ہے۔ (اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں' ہمیں سیدھا راستہ دکھا' ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا' ان لوگوں کے راستے سے بچانا جن پر غضب نازل ہوا اور جو گمراہ ہیں۔"

❹ ابوداود (٤٠٠١)' الترمذی (٢٩٢٧) وقال "غريب" وصححه الحاكم على شرط الشيخين (٢٣٢/٢) ووافقه الذهبي وسنده ضعيف وله شاهد قوي في مسند احمد (٢٨٨/٦' ح٢٧٠٠٣) وسنده حسن والحديث به حسن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ))

''جو شخص سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔'' ❶

ایک دوسری حدیث میں ہے:

((کُلُّ صَلٰوۃٍ لَا یُقْرَأُ فِیْھَا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ فَھِیَ خِدَاجٌ فَھِیَ خِدَاجٌ))

''ہر نماز جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے، وہ ناقص ہے۔'' ❷

❀ پھر آپ ﷺ آمین کہتے تھے۔ ❸ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا پھر جب آپ نے ''ولا الضالین'' (جہرا) کہا تو آمین (جہرا) کہی۔ ❹ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہری نماز میں امام اور مقتدیوں کو آمین جہراً کہنی چاہیے۔

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت میں آیا ہے:

((وَخَفَضَ بِھَا صَوْتَہٗ))

''اور آپ ﷺ نے اس (آمین) کے ساتھ اپنی آواز پست رکھی۔'' ❺

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سری نماز میں آمین سراً کہنی چاہیے۔ سری نمازوں میں آمین سراً کہنے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔ والحمدللہ

❀ پھر آپ ﷺ سورت سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے تھے۔ ❻

---

❶ صحیح البخاری (۷۵۶) ❷ ابن ماجہ (۸۴۱) وسندہ حسن

❸ النسائی (۹۰۶) وسندہ صحیح

❹ ابن حبان الاحسان (۱۸۰۵) وسندہ صحیح

❺ احمد (۴/۳۱۶، ح۹۰۴۸) ورجالہ ثقات واعلہ البخاری وغیرہ

❻ مسلم (۵۳/۴۰۰) قال رسول اللہ ﷺ ((انزلت علی انفاً سورۃ فقرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناك الکوثر فصل لربك وانحر ان شانئك ھو الابتر
سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ نماز میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ پڑھا تو مہاجرین وانصار سخت ناراض ہوئے تھے، اس کے بعد معاویہ رضی اللہ عنہ سورت سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے تھے۔ رواہ الشافعی (الام: ۱/۱۰۸) صححہ الحاکم وعلی شرط مسلم (۲/۲۳۳) ووافقہ الذہبی۔ اس کی سند حسن ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر سورۂ فاتحہ پڑھو اور جو اللہ چاہے پڑھو۔'' ❶
نبی ﷺ پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور کوئی ایک سورت پڑھتے تھے۔ ❷ آپ ﷺ قراءت کے بعد رکوع سے پہلے سکتہ کرتے تھے۔ ❸

❀ پھر آپ ﷺ رکوع کے لیے تکبیر (یعنی اللہ اکبر) کہتے۔ ❹

❀ آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے تھے۔ ❺ آپ (رکوع سے پہلے اور بعد) رفع الیدین کرتے پھر (اس کے بعد) تکبیر کہتے۔ ❻ اگر پہلے تکبیر اور بعد میں رفع الیدین کر لیا جائے تو یہ بھی جائز ہے۔ ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ تکبیر کہتے تو رفع الیدین کرتے۔ ❼

❀ آپ ﷺ جب رکوع کرتے تو اپنے ہاتھوں سے اپنے گھٹنے مضبوطی سے پکڑتے پھر اپنی کمر جھکاتے (اور برابر کرتے) ❽ آپ ﷺ کا سر نہ تو (پیٹھ سے) اونچا ہوتا اور نہ نیچا (بلکہ برابر ہوتا تھا)۔ ❾

---

❶ ابوداود (۸۵۹) وسندہ حسن

❷ البخاری (۷٦۲) مسلم (٤۵۱)

❸ ابوداود (۷۷۷، ۷۷۸) ابن ماجه (۸٤۵) وهو حديث صحيح۔
حسن بصری مدلس ہیں (طبقات المدلسین ۲/٤۰) لیکن ان کی سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے حدیث صحیح ہوتی ہے اگرچہ سماع کی تصریح نہ بھی ہو نیز دیکھیے نیل المقصود فی التعلیق علی سنن ابی داود (۳۵٤)

❹ البخاری (۷۸۹) مسلم (۳۹۲/۲۸)

❺ البخاری (۷۳۸) مسلم (۳۹۰/۲۲)

❻ مسلم (۳۹۰/۲۲)

❼ ابوداود (۷۳۰) وسندہ صحیح

❽ البخاری (۸۲۸)

❾ مسلم (٤۹۸/۲٤۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھتے تھے‘ پھر اعتدال (سے رکوع) کرتے نہ تو سر (بہت) جھکاتے اور نہ اسے (بہت) بلند کرتے ❶ یعنی آپ ﷺ کا سر مبارک آپ کی پیٹھ کی سیدھ میں بالکل برابر ہوتا تھا۔

❀ آپ ﷺ نے رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے گویا کہ آپ نے انھیں پکڑ رکھا ہے اور دونوں ہاتھ کمان کی ڈوری کی طرح تان کر اپنے پہلوؤں سے دور رکھے۔ ❷

❀ آپ ﷺ رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" کہتے (رہتے) تھے ❸ آپ ﷺ اس کا حکم دیتے تھے کہ یہ دعا رکوع میں پڑھیں۔ ❹ آپ ﷺ سے رکوع میں درج ذیل دعائیں بھی ثابت ہیں:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ)) ❺

آپ ﷺ یہ دعائیں کثرت سے پڑھتے تھے:

---

❶ ابوداود (٨٧٠) وسنده صحيح

❷ ابوداود (٧٣٤) وسنده حسن‘ وقال الترمذی (٢٦٠) "حديث حسن صحيح" وصححه ابن خزيمه (٦٨٩) وابن حبان‘ الاحسان (١٨٧١)

☆ تنبیہ: فلیح بن سلیمان صحیحین کا راوی اور حسن الحدیث ہے‘ جمہور محدثین نے اس کی توثیق کی ہے‘ لہٰذا یہ روایت حسن لذاتہ ہے‘ فلیح مذکور پر جرح مردود ہے۔ والحمدللہ۔

❸ مسلم (٧٧٢) ولفظه "ثم ركع فجعل يقول: سبحان ربي الله العظيم‘ فكان ركوعه نحوا من قيامه

❹ ابوداؤد (٨٦٩) وسنده حسن‘ ابن ماجه (٨٨٧) وصححه ابن خزيمه (٦٠١‘ ٦٧٠) و ابن حبان‘ الاحسان (٨٩٨) والحاكم (٢٢٥/١‘ ٢‘ ٤٧٧/٢) واختلف قول الذهبي فيه ‘ میمون بن مہران (تابعی) اور زہری (تابعی) فرماتے ہیں کہ رکوع وسجود میں تین تسبیحات سے کم نہیں پڑھنا چاہیے (ابن ابی شیبة فی المصنف (٢٥٠/١‘ ح ٢٥٧١) وسنده حسن)

❺ البخاری (٨٣٥) واللفظ له ‘ مسلم (٤٠٢)۔ البخاری (٧٩٤‘ ٨١٧)‘ مسلم (٤٨٤)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ ، رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ)) ❶

((سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ)) ❷

((اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعَظْمِي وَعَصَبِي)) ❸

ان میں سے جونسی مرضی دعا پڑھ لیں۔

❀ ایک شخص نماز صحیح نہیں پڑھتا تھا' آپ ﷺ نے اسے نماز کا طریقہ سکھانے کے لیے فرمایا: ''جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو پورا وضو کر' پھر قبلہ کی طرف رخ کر کے تکبیر (اللہ اکبر) کہہ' پھر قرآن میں سے جو میسر ہو (یعنی فاتحہ) پڑھ' پھر اطمینان سے رکوع کر' پھر اٹھ کر (اطمینان سے) برابر کھڑا ہو جا' پھر اطمینان سے سجدہ کر' پھر اطمینان سے اٹھ کر بیٹھ جا' پھر اطمینان سے (دوسرا) سجدہ کر' پھر (دوسرے سجدے سے) اطمینان سے اٹھ کر بیٹھ جا' پھر اپنی ساری نماز (کی ساری رکعتوں) میں اسی طرح کر۔'' ❹

❀ جب آپ ﷺ رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے اور ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ' رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ'' کہتے تھے۔ ❺ ''رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ'' کہنا بھی صحیح اور ثابت ہے۔ ❻

---

❶ مسلم (٤٨٧) ❷ مسلم (٤٨٥)

❸ مسلم (٧٧١) ❹ البخاری (٦٢٥١)

❺ البخاری (٧٣٥' ٧٣٦) امام' مقتدی اور منفرد سب کو ''سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد'' کہنا چاہیے۔

❻ البخاری (٧٨٩) بعض اوقات ''ربنا ولك الحمد'' جہراً کہنا بھی جائز ہے۔ عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج سے روایت ہے کہ ''سمعت ابا هريرة يرفع صوته باللّٰهم ربنا ولك الحمد'' یعنی میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اونچی آواز کے ساتھ ''اللهم ربنا ولك الحمد'' پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبة (١/٢٤٨' ح ٢٥٥) و سنده صحيح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درج ذیل دعائیں بھی ثابت ہیں:

((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ ❶ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوَاتِ وَ مِلْءُ الْاَرْضِ وَ مِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ❷ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَ الْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَ لَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَ لَا يَنْفَعُ ذَ الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ❸ رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ، حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ)) ❹

❀ رکوع کے بعد قیام میں ہاتھ باندھنے چاہییں یا نہیں؟ اس مسئلے میں صراحت سے کچھ بھی ثابت نہیں ہے، لہٰذا دونوں طرح عمل جائز ہے مگر بہتر یہی ہے کہ اس قیام میں ہاتھ نہ باندھے جائیں۔ ❺

❀ پھر آپ ﷺ تکبیر (اللہ اکبر) کہہ کر (یا کہتے ہوئے) سجدے کے لیے جھکتے۔ ❻

❀ آپ ﷺ نے فرمایا: ((اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيْرُ وَ لْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ))

''جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے (بلکہ) اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں سے پہلے (زمین پر) رکھے۔'' آپ ﷺ کا عمل

---

❶ البخاری (۷۹۶)

❷ مسلم (۴۷۶)

❸ مسلم (۲۰۶/ ۴۷۷)

❹ البخاری (۷۹۹)

❺ امام احمد ابن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ رکوع کے بعد ہاتھ باندھنے چاہییں یا چھوڑنے چاہئیں تو انھوں نے فرمایا: "ارجو ان لا یضیق ذٰلك ان شاء الله" مجھے امید ہے کہ ان شاء اللہ اس میں کوئی تنگی نہیں ہے۔ (مسائل احمد : روایة صالح بن احمد ابن حنبل (۶۱۵)

❻ البخاری (۸۰۳)، مسلم (۳۲۹/۲۸)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی اسی کے مطابق تھا۔ ❶

❀ آپ ﷺ سجدے میں ناک اور پیشانی زمین پر (خوب) جما کر رکھتے' اپنے بازوؤں کو اپنے پہلو (بغلوں) سے دور رکھتے اور دونوں ہتھیلیاں کندھوں کے برابر (زمین) پر رکھتے۔ ❷ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''آپ ﷺ نے جب سجدہ کیا تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اپنے کانوں کے برابر رکھا۔'' ❸

❀ سجدے میں آپ ﷺ اپنے دونوں بازوؤں کو اپنی بغلوں سے ہٹا کر رکھتے تھے۔ ❹ آپ ﷺ سجدے میں اپنے ہاتھ (زمین پر) رکھتے' نہ تو انھیں بچھا دیتے اور نہ (بہت) سمیٹ لیتے' اپنے پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رخ رکھتے' ❺ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آجاتی تھی۔ ❻ آپ ﷺ فرماتے تھے: ''سجدے میں اعتدال کرو' کتے کی طرح بازو نہ بچھاؤ۔'' ❼ آپ ﷺ فرماتے تھے: ''مجھے سات

---

❶ ابوداود (٨٤٠) وسنده صحيح علی شرط مسلم' النسائی (١٠٩٢)' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھٹنوں سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ (زمین پر) رکھتے تھے (البخاری قبل حدیث: ٨٠٣) اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کرتے تھے۔ (صحیح ابن خزیمة: (٦٢٧) وسنده حسن اور و صححه الحاكم علی شرط مسلم (١/٢٢٦) ووافقه الذهبی جس روایت میں آیا ہے کہ نبی کریم ﷺ سجدہ میں جاتے وقت پہلے گھٹنے اور پھر ہاتھ رکھتے تھے (ابوداود: ٨٣٨' وغیرہ) یہ شریک بن عبداللہ القاضی کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے' اس کے تمام شواہد بھی ضعیف ہیں۔

❷ ابوداود (٧٣٤) وسنده حسن

❸ ابوداود (٧٢٦) وسنده صحيح' النسائی (٨٩٠) وصححه ابن خزيمة (٤٨٠) وابن حبان الاحسان (١٨٦٠)

❹ ابو داود (٧٣٠) و سنده صحيح

❺ البخاری (٨٢٨)

❻ البخاری (٣٩٠)' مسلم (٤٩٥)

❼ البخاری (٨٢٢)' مسلم (٤٩٣) اس حکم میں مرد اور عورتیں شامل ہیں لہٰذا عورتوں کو بھی چاہیے کہ سجدے میں اپنے بازو نہ پھیلائیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے' پیشانی' ناک' دونوں گھٹنے اور دونوں قدموں کے پنجے۔'' ❶

- آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو سات اطراف (اعضا) اس کے ساتھ سجدہ کرتے ہیں' چہرہ' ہتھیلیاں' دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔'' ❷
معلوم ہوا کہ سجدے میں ناک' پیشانی' دونوں ہتھیلیوں' دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کا زمین پر لگانا ضروری (یعنی فرض) ہے۔ ایک روایت میں ہے: ((لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَضَعْ أَنْفَهُ عَلَى الْأَرْضِ)) ''جو شخص (نماز میں) اپنی ناک' زمین پر نہ رکھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔'' ❸

- آپ ﷺ جب سجدہ کرتے تو اگر بکری کا بچہ آپ کے بازوؤں کے درمیان سے گزرنا چاہتا تو گزر سکتا تھا۔ ❹

- سجدے میں بندہ اپنے رب کے انتہائی قریب ہوتا ہے لہٰذا سجدے میں خوب دعا کرنی چاہیے۔ ❺ سجدے میں درج ذیل دعائیں پڑھنا ثابت ہیں:

((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى)) ❻

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ)) ❼

---

❶ البخاری (٨١٢)' مسلم (٤٩٠)

❷ مسلم (٤٩١)

❸ الدار قطنی فی سننه (١/٣٤٨' ح ١٣٠٣) مرفوعا و سنده حسن

❹ مسلم (٤٩٦) یعنی آپ ﷺ اپنے سینے اور پیٹ کو زمین سے بلند رکھتے تھے' عورتوں کے لیے بھی یہی حکم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ((صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ)) ''نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے دیکھتے ہو۔''

❺ مسلم (٤٨٢)

❻ مسلم (٧٧٢)

❼ البخاری (٧٩٤' ٨١٧)' مسلم (٤٨٤)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ، رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ)) ❶

((سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ)) ❷

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهُ، دِقَّهُ وَ جِلَّهُ وَ أَوَّلَهُ وَ آخِرَهُ وَ عَلَانِيَتَهُ وَ سِرَّهُ)) ❸

((اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَ بِكَ آمَنْتُ وَ لَكَ أَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ، وَ شَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ)) ❹

- آپ ﷺ سجدے کو جاتے وقت رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ ❺
- آپ ﷺ سجدے کی حالت میں اپنی ایڑھیاں ملا دیتے تھے اور ان کا رخ قبلہ کی طرف ہوتا تھا۔ ❻ سجدے میں آپ ﷺ دونوں قدم کھڑے رکھتے تھے۔ ❼
- آپ ﷺ تکبیر (اللہ اکبر) کہہ کر سجدے سے سر اٹھاتے ❽ اور اپنا بایاں پاؤں

---

❶ مسلم (٤٨٧)

❷ مسلم (٤٨٥)

❸ مسلم (٤٨٣)

❹ مسلم (٧٧١)، جو دعا باسند صحیح ثابت ہو جائے سجدے میں اس کا پڑھنا افضل ہے، رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنا منع ہے دیکھیے صحیح مسلم (٤٧٩، ٤٨٠)

❺ البخاری (٧٣٨)

❻ الطحاوی فی معانی الآثار (١/ ٢٣٤) البیهقی (٢/ ١١٦) و سنده صحیح و صححه ابن خزیمة (٦٥٤) وابن حبان الاحسان (١٩٣٣) والحاکم (١/ ٢٢٨، ٢٢٩) علی شرط الشیخین و وافقه الذهبی

❼ مسلم (٤٨٦)، مع شرح النووی

❽ البخاری (٧٨٩)، مسلم (٣٩٢)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے ❶ آپ ﷺ سجدے سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ ❷ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''نماز میں (نبی ﷺ کی) سنت یہ ہے کہ دایاں پاؤں کھڑا کر کے بایاں پاؤں بچھا دیا جائے۔'' ❸

❀ آپ ﷺ سجدے سے اٹھ کر (جلسے میں) تھوڑی دیر بیٹھے رہتے ❹ حتیٰ کہ کوئی کہنے والا کہہ دیتا: ''آپ بھول گئے ہیں۔'' ❺

❀ آپ جلسے میں یہ دعا پڑھتے تھے: ((رَبِّ اغْفِرْلِيْ، رَبِّ اغْفِرْلِيْ)) ❻

---

❶ ابو داود (۷۳۰) و سنده صحيح

❷ بخاری (۷۳۸)، مسلم (۲۲/۳۹۰)

❸ البخاری (۸۲۷)

❹ البخاری (۸۱۸)

❺ البخاری (۸۲۱) مسلم (۴۷۲)

❻ ابوداود (۸۷٤) وهو حديث صحيح۔ النسائی (۱۰۷۰، ۱۱٤٦) اس روایت میں رجل من بنی عبس سے مراد: صلہ بن زفر ہے، دیکھیے مسند الطيالسی (٤١٦) ابوحمزہ مولی الانصار سے مراد: طلحہ بن یزید ہے دیکھیے تحفة الاشراف (۳/۵۸، ح ۳۳۹۵) و تقريب التهذيب (تحت رقم ۸۰٦۳) جلسہ میں تشہد کی طرح اشارہ جس روایت میں آیا ہے (مسند احمد: ٤/۳۱۷، ح ۱۹۰٦۳) اس کی سند سفیان (الثوری) کی تدلیس (عنعنہ) کی وجہ سے ضعیف ہے، حافظ ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''وأما المدلسون الذين هم ثقات وعدول فانا لا نحتج باخبارهم الا ما بينوا السماع فيما رووا مثل الثوری والاعمش وابی اسحاق واضرابهم من الائمة المتقين'' ''مدلسین جو ثقہ و عادل ہیں ہم ان کی صرف انھی روایات سے حجت پکڑتے ہیں جن میں انھوں نے سماع کی تصریح کی ہے مثلاً (سفیان) ثوری، اعمش، ابواسحاق اور ان جیسے دوسرے صاحب تقویٰ (صاحب اتقان) ائمہ۔'' (صحيح ابن حبان، الاحسان مع تحقيق شعيب الارناووط (۱/۱٦۱) سفیان الثوری کو حاکم نیسابوری نے تیسری جنس (طبقہ ثانیہ) میں ذکر کیا ہے (دیکھیے معرفة علوم الحديث (ص/۱۰٦، ۱۰۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- پھر آپ ﷺ تکبیر (اللہ اکبر) کہہ کر دوسرا سجدہ کرتے۔ ❶ آپ ﷺ سجدے میں جاتے وقت رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ ❷ آپ سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ ❸
- آپ ﷺ جب طاق (پہلی یا تیسری) رکعت میں دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تو ❹ سجدے سے اٹھتے وقت آپ ﷺ رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ ❺
- آپ ﷺ جب طاق (پہلی یا تیسری) رکعت میں دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تو بیٹھ جاتے تھے۔ ❻ دوسرے سجدے سے آپ ﷺ جب اٹھتے تو بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ آ جاتی۔ ❼
- ایک رکعت مکمل ہوگئی؛ اب اگر آپ ایک وتر پڑھ رہے ہیں تو پھر تشہد، درود اور دعائیں (جن کا ذکر آگے آ رہا ہے) پڑھ کر سلام پھیر لیں۔ ❽
- پھر آپ ﷺ زمین پر (دونوں ہاتھ رکھ کر) اعتماد کرتے ہوئے (دوسری رکعت

---

❶ البخاری (٧٨٩) مسلم (٢٨/ ٣٩٢)

❷ البخاری (٧٣٨)

❸ مسلم (٢١ / ٣٩٠) سجدہ کرتے وقت، سجدے سے سر اٹھاتے وقت اور دو سجدوں کے درمیان رفع الیدین کرنا ثابت نہیں ہے۔

❹ البخاری (٧٨٩)، مسلم (٢٨/٣٩٢)

❺ البخاری (٧٣٨)، مسلم (٢٢/ ٣٩٠)

❻ البخاری (٨٢٣)

❼ ابوداود (٧٣٠) وسندہ صحیح۔ آپ ﷺ دوسرے سجدے کے بعد بیٹھنے کا حکم دیتے ہیں صحیح البخاری (٦٢٥١) اس سنت صحیحہ کے خلاف کچھ بھی ثابت نہیں ہے۔

❽ ایک رکعت پر اگر سلام پھیرا جائے تو تورک کرنا بھی جائز ہے اور نہ کرنا بھی مگر بہتر یہی ہے کہ تورک کیا جائے۔ ایک روایت میں ہے: ((اذا کانت السجدة التی فیها التسلیم اخر رجله الیسری وقعد متورکا علی شقه الایسر)) (ابوداود: ٧٣٠ وسندہ صحیح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے) کھڑے ہو جاتے تھے۔ ❶

❀ آپ ﷺ جب دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو "الحمد للہ رب العالمین" سے قراءت شروع کرتے اور سکتہ نہیں کرتے تھے۔ ❷ سورۂ فاتحہ سے پہلے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھنے کا ذکر گزر چکا ہے۔ ﴿ فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴾ ❸ کی رو سے بسم اللہ سے پہلے ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ)) پڑھنا بھی جائز ہے بلکہ بہتر ہے۔ پہلی رکعت میں اس کی تفصیل گزر چکی ہے۔ حدیث: "پھر ساری نماز میں اسی طرح کر" ❹ کی رو سے دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھنی چاہیے۔

❀ دوسری رکعت میں دوسرے سجدے کے بعد (تشہد کے لیے) بیٹھ جانے کے بعد آپ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے تھے۔ ❺ آپ ﷺ اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیوں سے ترپن کا عدد (یعنی حلقہ) بناتے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے تھے ❻ اور اشارہ کرتے ہوئے دعا بھی کرتے تھے۔ یہ بھی ثابت ہے کہ آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ اپنی دونوں رانوں پر رکھتے اور انگوٹھے کو درمیانی انگلی سے ملاتے (یعنی حلقہ بناتے) اور

---

❶ البخاری (٨٢٤) وابن خزیمة فی صحیحه (٦٨٧) ازرق بن قیس (ثقه' التقریب: ٣٠٢) سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا' آپ نماز میں اپنے دونوں ہاتھوں پر اعتماد کر کے کھڑے ہوئے۔ (مصنف ابن ابی شیبة: ١/٣٩٥' ح ٣٩٩٦ و سنده صحیح)

❷ مسلم: (٥٩٩)'ابن خزیمة (١٦٠٣)' ابن حبان (١٩٣٦)

❸ سورة النحل: ٩٨

❹ البخاری: ٦٢٥١

❺ مسلم: ٥٧٩/١١٢

❻ مسلم: ٥٨٠/١١٥

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔ ❶ لہٰذا دونوں طرح عمل جائز ہے۔

❀ آپ ﷺ اپنی دائیں کہنی کو دائیں ران پر رکھتے تھے۔ ❷ آپ ﷺ اپنی دونوں ذراعیں اپنی رانوں پر رکھتے تھے۔ ❸ آپ ﷺ دایاں پاؤں کھڑا کرتے اور بایاں بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے تھے۔

❀ آپ ﷺ جب تشہد کے لیے بیٹھتے تو شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے تھے ❹ آپ ﷺ انگلی اٹھا دیتے اس کے ساتھ تشہد میں دعا کرتے تھے ❺ آپ ﷺ شہادت والی انگلی کو تھوڑا سا جھکا دیتے تھے ❻ آپ ﷺ اپنی شہادت والی انگلی کو حرکت دیتے (ہلاتے) رہتے تھے۔ ❼

---

❶ مسلم: ۱۱۳ / ۵۷۹

❷ ابو داود: ۷۲۶ـ ۹۵۷ وسنده صحيح' النسائی: ۱۲٦٦، ابن خزيمه: ۷۱۳، ابن حبان' الاحسان: ۱۸٦۰

❸ النسائی (۱۲٦۵) وهو حديث صحيح بالشواهد

❹ مسلم (۱۱۵/۵۸۰)

❺ ابن ماجه (۹۱۲) وسنده صحيح' ابن حبان ' الاحسان (۱۹٤۵)

❻ ابو داؤد (۹۹۱) وسنده حسن' ابن خزيمة (۷۱٦) ابن حبان' الاحسان (۱۹٤٦)

❼ النسائی (۱۲٦۹) و سنده صحيح' ابن خزيمة (۷۱٤)' ابن الجارود فی المنتقی (۲۰۸) ابن حبان' الاحسان (۱۸٦۰)

☆ تنبیہ: بعض لوگوں نے غلط فہمی کی وجہ سے یہ اعتراض کیا ہے کہ "یحرکھا" کا لفظ شاذ ہے کیونکہ اسے زائدہ بن قدامہ کے علاوہ دوسرے کسی راوی نے بھی بیان نہیں کیا' اس کا جواب یہ ہے کہ زائدہ بن قدامہ ثقہ ثبت اور صاحب سنۃ ہیں۔ (التقریب : ۱۹۸۲) لہٰذا ان کی زیادت مقبول ہے اور دوسرے راویوں کا یہ لفظ ذکر نہ کرنا شذوذ کی دلیل نہیں کیونکہ عدم ذکر نفی ذکر کی دلیل نہیں ہوتا۔ یاد رہے کہ "ولا یحرکھا" والی روایت (ابو داود: ۹۸۹ ' النسائی : ۱۲۷۱) محمد بن عجلان کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ آپ ﷺ اپنی تشہد کی انگلی کو قبلہ رخ کرتے اور اسی کی طرف دیکھتے رہتے تھے۔ ❶

آپ ﷺ دو رکعتوں کے بعد والے (یعنی پہلے) اور چار رکعتوں کے بعد والے (یعنی آخری) تشہد' دونوں تشہدوں میں یہ اشارہ کرتے تھے۔ ❷

❀ آپ ﷺ تشہد میں درج ذیل دعا (التحیات) سکھاتے تھے:

((اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَ الصَّلَوَاتُ وَ الطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ ❸ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ' اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

---

❶ النسائی (١١٦١) وسندہ صحیح' ابن خزیمۃ (٧١٩)' ابن حبان' الاحسان (١٩٤٧)

☆ تنبیہ یہ روایت اس متن کے علاوہ صحیح مسلم (١١٦/٥٨٠) میں مختصراً موجود ہے۔

❷ النسائی (١١٦٢) سندہ حسن

☆ ''لا الہ'' پر انگلی اٹھانا اور ''الا اللہ'' پر رکھ دینا کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے' بلکہ احادیث کے عموم سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ شروع سے آخر تک حلقہ بنا کر شہادت والی انگلی اٹھائی جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو (تشہد میں) دو انگلیوں سے اشارہ کر رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''احد احد'' صرف ایک انگلی سے اشارہ کرو۔ (الترمذی: ٣٥٥٧ وقال: حسن والنسائی: ١٢٧٣ وھو حدیث صحیح) اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ شروع تشہد سے لے کر آخر تک شہادت والی انگلی اٹھائی رکھنی چاہیے۔

❸ ''علیک'' سے یہاں مراد حاضر نہیں بلکہ غائب ہے' عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جب رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے تو ہم ''السلام علی النبی ﷺ'' پڑھتے تھے۔'' (البخاری: ٦٢٦٥) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ''علیک'' کی جگہ ''علی'' پڑھنا ان کی زبردست دلیل ہے کہ ''علیک'' سے مراد یہاں قطعاً حاضر نہیں ہے۔ یاد رہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی رواتیوں کو بعد والے لوگوں کی نسبت زیادہ جانتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ)) ❶

❀ پھر آپ ﷺ درود پڑھنے کا حکم دیتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)) ❷

❀ دو رکعتیں مکمل ہو گئیں، اب اگر دو رکعتوں والی نماز (مثلاً صلوٰۃ الفجر) ہے تو دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دیں اور اگر تین یا چار رکعتوں والی نماز ہے تو تکبیر کہہ کر کھڑے ہو جائیں۔ ❸

❀ پھر جب آپ ﷺ دو رکعتیں پڑھ کر اٹھتے تو (اٹھتے وقت) تکبیر (اللہ اکبر) کہتے ❹ اور رفع الیدین کرتے۔ ❺

---

❶ البخاری (۱۲۰۲)] ☆ تنبیہ: اس مشہور "التحیات" کے علاوہ دوسرے جتنے صیغے صحیح و حسن احادیث سے یہاں پڑھنے ثابت ہیں اس کے بدلے ان کا پڑھنا جائز اور موجب ثواب ہے۔

❷ البخاری (۳۳۷۰) البیهقی فی السنن الکبری (۲/۱٤۸، ح ۲۸۵٦)

❸ پہلے تشہد میں درود پڑھنا انتہائی بہتر اور موجب ثواب ہے، عام دلائل میں "قولوا" کے ساتھ اس کا حکم آیا ہے کہ درود پڑھو، اس حکم میں آخری تشہد یا پہلے تشہد کی کوئی تخصیص نہیں ہے، تاہم اگر کوئی شخص پہلے تشہد میں درود نہ پڑھے اور صرف التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے تو یہ بھی جائز ہے، جیسا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے التحیات (عبدہ ورسولہ تک) سکھا کر فرمایا: "پھر اگر نماز کے درمیان (یعنی اول) میں ہو تو کھڑا ہوا جائے۔"
(مسند احمد: ۱/٤۵۹، ح ٤۳۸۲ و سندہ حسن)

❹ البخاری (۷۸۹، ۸۰۳)، مسلم (۲۸/ ۳۹۲)

❺ البخاری (۷۳۹)

☆ تنبیہ: یہ روایت بالکل صحیح ہے، اس پر بعض محدثین کی جرح مردود ہے۔ سنن ابی داؤد (۷۳۰ و سندہ صحیح) وغیرہ میں اس کے صحیح شواہد بھی ہیں۔ والحمد للہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ تیسری رکعت بھی دوسری رکعت کی طرح پڑھنی چاہیے' سوائے یہ کہ تیسری اور چوتھی (آخری دونوں) رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھنی چاہیے' اس کے ساتھ کوئی سورت ملائی یا نہ ملائی؟ دونوں طرح جائز ہے۔

❀ اگر تین رکعتوں والی نماز (مثلاً صلوٰۃ المغرب) ہے تو تیسری رکعت مکمل کرنے کے بعد دوسری رکعت کی طرح تشہد اور درود پڑھ لیا جائے اور دعا (جس کا ذکر آگے آرہا ہے) پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دیا جائے۔ [1] تیسری رکعت میں اگر سلام پھیرا جائے تو تورک کرنا چاہیے۔

❀ اگر چار رکعتوں والی نماز ہے تو پھر دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ کر چوتھی رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے۔ جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے۔

❀ چوتھی رکعت بھی تیسری رکعت کی طرح پڑھے۔ [2] آپ ﷺ چوتھی رکعت میں تورک کرتے تھے' تورک کا مطلب یہ ہے کہ "نمازی کا دائیں کولہے کو دائیں پیر پر اس طرح رکھنا کہ وہ کھڑا ہو اور انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو' نیز بائیں کولہے کو زمین پر ٹیکنا اور بائیں پیر کو پھیلا کر دائیں طرف نکالنا۔" (القاموس الوحید۔ ص ۱۸۳۱) چوتھی رکعت مکمل کرنے کے بعد التحیات اور درود پڑھے۔ پھر اس کے بعد جو دعا پسند ہو (عربی زبان میں) پڑھ لے۔ [3] چند دعائیں درج ذیل ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ پڑھتے یا حکم دیتے تھے:

---

[1] دیکھیے صفحہ نمبر ٦٨

[2] یعنی صرف سورۂ فاتحہ ہی پڑھے، سورۂ فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورت بھی پڑھ لے جیسا کہ مسلم (۴۵۲) کی حدیث سے ثابت ہے۔ (صحیح البخاری: ۸۲۸)

[3] البخاری (٨٣٥) مسلم۔ اس پر امیر المومنین فی الحدیث امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ باب باندھا ہے کہ "باب ما یتخیر من الدعاء بعد التشهد ولیس بواجب" یعنی "تشہد کے بعد جو دعا اختیار کرلی جائے اس کا باب اور یہ دعا واجب نہیں ہے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ)) ❶

((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَ الْمَغْرَمِ)) ❷

((اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ)) ❸

((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَ ارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ)) ❹

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَ مَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَ مَا اَسْرَفْتُ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ)) ❺

❀ ان کے علاوہ جو دعائیں ثابت ہیں ان کا پڑھنا جائز اور موجب ثواب ہے' مثلاً

---

❶ البخاری (۱۳۷۷) مسلم (۵۸۸/۱۳۱) رسول اللہ ﷺ اس دعا کا حکم دیتے تھے۔ مسلم (۵۸۸/ ۱۳۰) لہٰذا یہ دعا تشہد میں ساری دعاؤں سے بہتر ہے۔ طاؤس (تابعی) سے مروی ہے کہ وہ اس دعا کے بغیر نماز کے اعادے کا حکم دیتے تھے۔ مسلم (۵۹۰/۱۳٤)

❷ البخاری (۸۳۲)' مسلم (۵۸۹)

❸ مسلم (۵۹۰)

❹ البخاری (۸۳٤)' مسلم (۲۷۰۵)

❺ مسلم (۷۷۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ یہ دعا بکثرت پڑھتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ)) ❶

دعا کے بعد آپ ﷺ دائیں اور بائیں طرف سلام پھیر دیتے تھے:

((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ ' اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ)) ❷

✿ اگر امام نماز پڑھا رہا ہو تو جب وہ سلام پھیرے تو پھر سلام پھیرنا چاہیے۔ عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ((صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَسَلَّمْنَا حِيْنَ سَلَّمَ)) ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی' جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو ہم نے بھی سلام پھیرا۔" ❸ ❹

---

❶ البخاري (٤٥٢٢)

❷ مسلم (٥٨١'٥٨٢)

☆ تنبیہ: ابواسحاق الہمدانی نے "حدثني علقمة بن قيس والاسود بن يزيد وابو الاحوص" کہہ کر سماع کی تصریح کر دی ہے' دیکھیے السنن الکبریٰ للبیهقی: (٢/١٧٧' ح ٢٩٧٤) لہٰذا اس روایت پر جرح صحیح نہیں ہے۔ ابواسحاق سے یہ روایت سفیان الثوری وغیرہ نے بیان کی ہے والحمدللہ۔ اگر دائیں طرف "السلام عليكم ورحمة الله وبركاته" اور بائیں طرف "السلام عليكم ورحمة الله" کہیں تو بھی جائز ہے' دیکھیے سنن ابی داؤد (٩٩٧) و سنده صحيح۔

❸ البخاری (٨٣٨) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پسند کرتے تھے کہ جب امام سلام پھیر لے تو (مقتدی) سلام پھیریں (البخاری قبل الحدیث: ٨٣٨ تعليقاً) لہٰذا بہتر یہی ہے کہ امام کے دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد ہی مقتدی سلام پھیرے' اگر امام کے ساتھ ساتھ یعنی پیچھے پیچھے بھی سلام پھیر لیا جائے تو جائز ہے دیکھیے فتح الباری (٢/٣٢٣' باب ١٥٣ ' يسلم حين يسلم الامام)]

❹ یاد رہے کہ "صحیح نماز نبوی کا مکمل طریقہ" کے لیے حافظ محمد زبیر علی زئی کے ماہنامہ "الحدیث" جلد:١، شمارہ:١ سے مدد لی گئی ہے، جزاہ اللہ خیراً

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل : (۵)

روزوں کا بیان

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴾ [البقرة : ۱۸۳]

''اے ایمان والو! تم پر (رمضان کا) روزہ فرض کر دیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تا کہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔''

سیدنا عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: ''اے اللہ کے رسول! اگر میں گواہی دوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں، پانچوں نمازیں پڑھوں، زکوٰۃ ادا کروں اور رمضان کے روزے رکھوں اور اس (کی راتوں) کا قیام کروں تو میرا شمار کن لوگوں میں ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صدیقین اور شہداء میں ہوگا۔'' ❶

شیخ عمر فاروق حفظہ اللہ رقمطراز ہیں:

''روزہ ایک جامع عبادت ہے اور بیک وقت ایک مسلمان کی کئی طرح سے تربیت کرتا ہے، وہ شب و روز مسلسل ایک ماہ ذہن و فکر کو نکھارتا اور سنوارتا ہے اور جس طرح کسی زنگ آلودہ برتن کو متواتر رگڑ کر صاف ستھرا بنایا جاتا ہے، اسی طرح رب کریم کی رحمت سے بندہ مومن کا ذہن و فکر پاکیزگی حاصل کر کے شاہراہ زندگی پر رواں دواں ہو جاتا ہے۔''

---

❶ ابن خزیمة، جامع ابواب ذکر ابواب قیام شهر رمضان، باب فی فضل قیام رمضان، رقم: ۲۲۱۲ قال البانی: صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزید لکھتے ہیں:

''روزہ یہ احساس پیدا کرتا ہے کہ تم نے اپنے مالک کی رضا کے لیے طلوع فجر سے غروب آفتاب تک حلال اور مباح چیزوں سے پرہیز کیا ہے تو وہ باتیں جو پہلے ہی حرام تھیں بھلا کیسے جائز ہو جائیں گی؟ کھانے پینے کی حلال چیزوں سے تم رک گئے ہو تو کیا ظلم اور جھوٹ ایسی حرام باتوں میں تم آزاد رہو گے؟ اگر تمھیں تھوڑا سا بھی شعور ہے اور تمھارے پہلو میں جو دل ہے اس میں حیا کی تھوڑی سی بھی رمق ہے تو پھر شرمساری پیدا ہو گی اور فوراً ظلم و زیادتی اور کذب و دروغ گوئی سے رک جاؤ گے۔ ایسا روزہ جس میں کھانے پینے سے ہاتھ تو روک لیا جائے مگر مکر و فریب کو جاری رکھا جائے اللہ تعالیٰ کو قطعاً ناپسند ہے اور اجر و ثواب سے وہ خالی ہے۔'' [1]

رمضان المبارک کے روزے

حدیث (۱):

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ: ((اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَ الْجُمُعَةُ اِلَی الْجُمُعَةِ وَ رَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ مُکَفِّرَاتٌ مَا بَیْنَهُنَّ اِذَا اجْتَنَبَ الْکَبَائِرَ)) [2]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک درمیانی مدت کے گناہوں کو مٹا دینے والے ہیں جب کہ بڑے گناہوں سے بچا جائے۔''

---

[1] الحکمة، ص: ۱۴۰-۱۳۹

[2] مسلم' کتاب الطهارة' باب فضل الوضوء والصلاة عقبه، رقم: ۵۵۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث (۲):

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ)) ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص رمضان کا روزہ ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رکھے تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“

یوم عرفہ کا روزہ

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: ((صِیَامُ یَوْمِ عَرَفَةَ اِنِّیْ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ یُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِیْ بَعْدَهٗ وَ السَّنَةَ الَّتِیْ قَبْلَهٗ)) ❷

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: ”مجھے (قوی) امید ہے کہ عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے ایک سال بعد اور ایک سال پہلے کے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔“

یوم عرفہ ۹ ذی الحجہ کے دن کو کہا جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”اہل علم کے نزدیک عرفہ کے دن روزہ رکھنا مستحب ہے سوائے (ان لوگوں کے جو) عرفہ میں موجود ہوں۔“

آئندہ سال کے گناہوں کو مٹانے کا مطلب ایک تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی گناہوں سے حفاظت کرے گا' دوسرا مطلب یہ ہے کہ آئندہ سال اس سے جو گناہ ہوں گے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے انھیں بھی دھوڈالے گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

---

❶ بخاری' کتاب الایمان' باب صوم رمضان احتساباً من الایمان، رقم: ۳۸

❷ ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی فضل صوم یوم عرفة، رقم: ۷۵۹ وقال: حدیث ابی قتادة حدیث حسن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوم عاشوراء کا روزہ

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: ((صِیَامُ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اِنِّیْ اَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِیْ قَبْلَهٗ)) ❶

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: ''مجھے (قوی) امید ہے کہ اللہ تعالیٰ عاشوراء کے روزے سے ایک سال پہلے کے گناہ معاف کر دے گا۔''

یوم عاشوراء دس محرم کو کہتے ہیں۔ دوسری احادیث میں ہے کہ نبی ﷺ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ یہودی دس محرم کا روزہ رکھتے ہیں' آپ نے ان سے پوچھا: ''تم اس دن روزہ کیوں رکھتے ہو؟'' تو انھوں نے کہا: اس دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون سے نجات عطا فرمائی تھی' اس خوشی میں ہم روزہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے بھی ۱۰ محرم کا روزہ رکھا پھر آپ نے فرمایا: ''اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو ۹ محرم کا روزہ (بھی) رکھوں گا۔'' ❷

معلوم ہوا کہ ۱۰ کے ساتھ ۹ محرم کے روزے کو بھی ملانا چاہیے تا کہ یہود کی مخالفت ہو جائے جو اصل مقصود ہے' باقی اصل روزہ تو یوم عاشوراء ۱۰ محرم ہی کا ہے' ۹ محرم کا روزہ تو صرف یہود کی مخالفت کی وجہ سے ہے' لہٰذا احتیاط بھی اسی میں ہے کہ ۱۰ محرم کے ساتھ ۹ محرم کا روزہ بھی ملایا جائے، صرف ۹ محرم ہی کا روزہ رکھنا مناسب نہیں۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے ۹ محرم کا روزہ نہیں بلکہ ۱۰ محرم کا روزہ رکھا' ۹ محرم کے روزے کی صرف خواہش کی تھی اور یہ خواہش صرف اور صرف یہود سے مخالفت کی وجہ سے کی تھی' لہٰذا ۹ اور ۱۰

---

❶ ترمذی' کتاب الصیام' باب ماجاء فی الحث علی صوم یوم عاشوراء، رقم: ۷۵۲ قال الباني: صحیح

❷ مسلم' کتاب الصیام' باب ای یوم یصام فی عاشوراء، رقم: ۲٦٦٦

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محرم دونوں کے روزے رکھنے سے دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائے گا اور دوسری بات یہ بھی ہے کہ ۱۰ محرم کا روزہ رکھنے کی ممانعت بھی کسی حدیث میں نہیں آئی۔ واللہ اعلم بالصواب

مولانا عبدالغفور اثری لکھتے ہیں:

"رسول اللہ ﷺ کسی نیک کام میں بھی یہود و نصاریٰ کی مشابہت پسند نہیں فرماتے تھے' اسی لیے آئندہ سال دسویں محرم کے ساتھ نویں محرم کا روزہ رکھنے کا عزم کیا' تو ہمیں بھی چاہیے کہ جب محرم الحرام کا مہینہ آئے تو نویں اور دسویں محرم کے دو روزے رکھیں۔" ❶

---

❷ تحفہ رمضان (ص/۱۲۸)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل: (۵)

حج وعمرہ کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ ﴾ [آل عمران: ۹۷]

''لوگوں پر بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے' اس شخص کے لیے جو راستے کی استطاعت رکھے اور جو کوئی انکار کرے تو (سن لو) بے شک اللہ جہان والون سے بے نیاز ہے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا: ''لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے لہٰذا حج کرو۔'' ایک آدمی نے پوچھا: ''یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج کریں؟'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے حتیٰ کہ صحابی نے تین مرتبہ یہی سوال کیا تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا اور تم یہ نہ کر سکتے۔'' پھر فرمایا: ''جو چیز میں تمھیں بتانا چھوڑ دوں اس بارے میں تم مجھ سے سوال نہ کرو' تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء سے زیادہ سوال کرنے اور ان میں اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے' لہٰذا جب میں تمھیں کسی بات کا حکم دوں تو حسب استطاعت اس پر عمل کرو اور جب کسی چیز سے منع کروں تو رک جاؤ (سوال و جواب مت کیا کرو)۔'' [1]

ثابت ہوا کہ زندگی میں صرف ایک مرتبہ بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے لیکن اس پر جو

---

[1] مسلم' کتاب الحج' باب فرض الحج مرة في العمر، رقم: ۳۲۵۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استطاعت رکھے' اگر کسی کے پاس استطاعت نہیں ہے تو اس پر حج کرنا فرض نہیں۔

استطاعت کے بارے میں مفسر قرآن مولانا عبدالرحمن کیلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''استطاعت سے مراد یہ ہے کہ بیت اللہ شریف جانے اور واپس آنے کا خرچ اس کے پاس موجود ہو اور اس سفر حج میں اپنی اپنے گھر سے غیر موجودگی کے دوران اہل خانہ کو معمول کے مطابق خرچ دے کر جائے نیز راستہ پر خطرہ نہ ہو یعنی اسے اپنی جان و مال کا خطرہ نہ ہو اور اس کی جسمانی صحت اس قابل ہو کہ حج اور سفر حج کی صعوبتوں کو برداشت کر سکتا ہو۔ اگر کسی کے پاس حج کا اور اہل خانہ کا خرچ موجود ہو اور راستہ بھی پر امن ہو مگر جسمانی صحت ساتھ نہ دے سکتی ہو تو کسی تندرست شخص سے اپنی طرف سے حج کروا سکتا ہے جو پہلے خود اپنا فریضہ حج ادا کر چکا ہو۔ جو شخص مسنون طریقہ اور شرعی تقاضوں کے عین مطابق مکمل حج کرے تو اس کے گناہ بھی اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔''[1]

حج

حدیث (۱):

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: ((مَنْ حَجَّ فَلَمْ یَرْفُثْ وَ لَمْ یَفْسُقْ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے حج کیا اور اس میں کوئی فحش بات اور برائی کا کام نہ کیا تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔''[2]

---

[1] تیسیر القرآن: ۱/۲۷۱

[2] ترمذی' کتاب الحج' باب ما جاء فی ثواب الحج والعمرة، رقم: ۸۱۱ وقال حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث (۲):

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: فَقُلْتُ: اُبْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلِاُبَايِعْكَ، فَبَسَطَ يَمِيْنَهٗ، قَالَ: فَقَبَضْتُ يَدِيْ، قَالَ: ((مَا لَكَ يَا عَمْرُو!)) قَالَ: قُلْتُ: اَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِطَ، قَالَ: ((تَشْتَرِطُ بِمَا ذَا؟)) قُلْتُ: اَنْ يُّغْفَرَ لِيْ، قَالَ: ((اَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو! اَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ وَ اَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَ اَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ)) [1]

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اپنا دایاں ہاتھ آگے کیجیے تاکہ میں آپ کی بیعت کروں۔ نبی ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ آگے کیا تو میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا' نبی ﷺ نے پوچھا: ''اے عمرو! کیا ہوا؟'' میں نے کہا: ایک شرط رکھنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کونسی شرط رکھنا چاہتا ہے؟'' میں نے کہا: (گناہوں کی) مغفرت کی۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عمرو! کیا تجھے معلوم نہیں کہ بے شک اسلام پچھلے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور بے شک ہجرت بھی پچھلے گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور بے شک حج بھی گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔''

حدیث (۳):

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَ لَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ)) [2]

---

[1] مسلم' كتاب الايمان' باب كون الاسلام يهدم ما كان قبله وكذا الهجرة والحج، رقم: ۳۲۱

[2] بخاري' كتاب المناسك' باب فضل الحج المبرور، رقم: ۱۵۲۱

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جس نے اللہ کے لیے حج کیا اور اس میں کوئی فحش بات اور برائی کا کام نہ کیا تو وہ اس دن کی طرح گناہوں سے پاک ہو کر واپس لوٹے گا جس دن اسے اس کی ماں نے جنم دیا تھا۔"

اللہ کے لیے حج کا مطلب یہ ہے کہ حج کرنے والے کا مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری اور اس کی رضا و خوشنودی ہو۔

رَفَثْ یہ ایک ایسا جامع کلمہ ہے جس میں ہر قسم کی لغو اور بیہودہ بات داخل ہے حتیٰ کہ بیوی کے ساتھ صحبت کا ذکر کرنا اور اس قسم کی بات کا آنکھ یا ہاتھ سے اشارہ کرنا بھی داخل ہے۔

فسق یہ بھی ایک ایسا کلمہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی ہر طرح کی نافرمانی کو شامل ہے۔

حجر اسود اور رکن یمانی کو چھونا

حدیث (۱):

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ مَسْحَهُمَا يَحُطُّ الْخَطَايَا)) [1]

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "ان دونوں (پتھروں) کو چھونا گناہوں کو مٹاتا ہے۔"

حجر اسود اور رکن یمانی کو چھونا حج کا ایک اہم رکن ہے اور اس حدیث میں ان دونوں پتھروں کو چھونے کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

---

[1] ابن خزیمة، كتاب المناسك، باب فضل استلام الركنين، رقم: ۲۷۲۹ قال الباني: اسناده حسن صحيح لغيره

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث (۲):

عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَفْعَلُهُ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: إِنَّكَ تُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ: إِنْ أَفْعَلْ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((إِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا)) وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ أُسْبُوْعًا فَأَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ)) وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((لَا يَضَعُ قَدَمًا وَ لَا يَرْفَعُ أُخْرٰى إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَ كَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً)) ❶

جناب ابن عبید بن عمیر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما دو رکنوں (حجر اسود و رکن یمانی) پر بڑی دیر تک ٹھہرے رہتے تھے' میں نے ان سے کہا: ابوعبدالرحمان! (ابن عمر کی کنیت ہے) آپ ان دونوں رکنوں پر جس شدت کے ساتھ ٹھہرتے ہیں میں نے کسی صحابی کو یہاں ایسے ٹھہرتے نہیں دیکھا؟ انھوں نے فرمایا: میں ایسے کیوں نہ کروں جب کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان دونوں رکنوں کو چھونا گناہوں کا کفارہ ہے۔'' (مزید) فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے بیت اللہ کے سات چکر لگائے اور انھیں اچھی طرح شمار کیا تو اس کے لیے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے۔'' (مزید) فرماتے ہیں کہ میں نے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: ''(طواف کرنے والا) اپنا قدم نہیں رکھتا اور نہ اٹھاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں ایک گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔''

---

❶ ترمذی' کتاب الحج' باب ماجاء فی الاستلام الرکنین' رقم: ۹۵۹ قال البانی: صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمرہ

حدیث (۱):

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اَلْعُمْرَةُ اِلَی الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَیْنَهُمَا وَ الْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیان کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور حج مبرور کا بدلا جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔'' ❶

حج مبرور اس حج کو کہتے ہیں جو صرف اللہ کی رضا کے لیے حلال کمائی سے سنت کے مطابق ادا کیا جائے نیز لڑائی جھگڑے اور فحش گوئی سے پاک ہو۔

حدیث (۲):

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ((تَابِعُوْا بَیْنَ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا یَنْفِیَانِ الْفَقْرَ وَ الذُّنُوْبَ كَمَا یَنْفِی الْكِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ وَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ لَیْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةَ)) ❷

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حج اور عمرہ ایک دوسرے کے بعد کرو کیونکہ یہ دونوں تنگ دستی اور گناہوں کو ایسے

---

❶ بخاری، کتاب عمرة، باب وجوب العمرة وفضلها، رقم: ۱۷۷۳

❷ ترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی ثواب الحج والعمرة، رقم: ۸۱۰ وقال: حدیث ابن مسعود حدیث حسن صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مٹا دیتے ہیں جیسے (آگ کی) بھٹی لوہے اور سونے اور چاندی کے زنگ کو دور کرتی ہے اور حج مبرور کا ثواب جنت کے سوا اور کچھ نہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ﴾ [البقرة: ١٩٤]

''اور اللہ ہی کے لیے حج اور عمرہ پورا کرو۔''

اس آیت میں جس طرح حج کا حکم دیا گیا ہے ویسے ہی عمرے کا بھی دیا گیا ہے، یہی وجہ ہے کہ اکثر علماء نے پوری زندگی میں ایک دفعہ عمرہ کرنا واجب قرار دیا ہے۔ امام المحدثین امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں ''کتاب العمرة'' کے تحت جو باب باندھا ہے وہ ہے ''باب وجوب العمرة و فضلها'' امام بخاری کی اس تبویب سے بھی عمرے کا واجب ہونا ثابت ہو رہا ہے۔

استاذ محترم الشیخ مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ اس مسئلے کے متعلق رقمطراز ہیں:

''عمرہ بھی پہلی بار بندے پر واجب ہے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ''کوئی شخص ایسا نہیں مگر اس پر حج اور عمرہ ضروری ہے۔'' عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی فرمایا: ''اللہ کی کتاب میں حج کے ساتھ عمرے کا بھی ذکر ہے، جیسا کہ فرمایا: ''حج اور عمرہ پورا کرو۔'' [البقرة:١٩٤]

امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح البخاری ''کتاب العمرة، باب وجوب العمرة وفضلها'' قائم کر کے یہ آثار ذکر کیے ہیں اور سمجھایا ہے کہ عمرہ واجب ہے۔'' ❶

---

❶ تفہیم دین، ص: ٢٧٤

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل: (۷)

شہادت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴾ [البقرة : ١٥٤]

''اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کر دیے جائیں انھیں مردہ مت کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تمھیں (اس زندگی کا) شعور نہیں۔''

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک زرہ پوش آدمی حاضر ہوا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں پہلے جنگ کروں یا اسلام قبول کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پہلے اسلام قبول کرو پھر جنگ کرنا۔'' چنانچہ وہ شخص پہلے اسلام میں داخل ہوا پھر اس نے جنگ کی اور (لڑتے ہوئے) شہید ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(اس نے) عمل کم کیا لیکن اجر بہت زیادہ پا لیا۔''[1]

اللہ تعالیٰ شہید ہونے والے شخص کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے کیونکہ اللہ کے راستے میں شہید ہونے والا اپنی گردن کٹوا کر تلوار کی نوک پر اچھلتے ہوئے خون سے یہ گواہی دیتا ہے کہ اے مالک ارض و سماء! تیری ذات ایک ہے، تیری سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور اسلام سچا دین ہے۔

---

[1] بخاری، کتاب الجهاد، باب عمل صالح قبل القتال، رقم: ٢٨٠٨

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی راہ میں شہید ہونا

حدیث (۱):

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: ((يَغْفِرُ اللّٰهُ لِلشَّهِيْدِ كُلَّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ)) ❶

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ شہید کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے سوائے قرض کے۔''

حدیث (۲):

وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَامَ فِيْهِمْ فَذَكَرَ: ((اَنَّ الْجِهَادَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْاِيْمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ)) فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَتُكَفَّرُ عَنِّیْ خَطَايَایَ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: ((نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ اَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ)) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كَيْفَ قُلْتَ؟)) قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَتُكَفَّرُ عَنِّیْ خَطَايَایَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نَعَمْ وَ اَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّيْنَ، فَاِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِیْ ذٰلِكَ)) ❷

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ پر ایمان لانا تمام

---

❶ مسلم، کتاب الامارۃ، باب من قتل فی سبیل اللہ کفرت خطایاہ الا الدین، رقم: ٤٨٨٣

❷ ایضاً، رقم: ٤٨٨٠

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعمال میں سے افضل عمل ہے۔'' تو ایک آدمی کھڑا ہوا' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ بتلایے کہ اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو مجھ سے میری خطائیں معاف کر دی جائیں گی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! اگر تو اللہ کی راہ میں شہید ہو گیا اس حال میں کہ تو صبر کرنے والا' ثواب کی نیت رکھنے والا' آگے بڑھ کر (دشمن پر) حملہ کرنے والا ہو نہ کہ پیٹھ دکھانے والا۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے کیسے کہا تھا؟'' اس نے (سوال دہراتے ہوئے) کہا: یہ بتلایے اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو کیا مجھ سے میری غلطیاں معاف کر دی جائیں گی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! (معاف کر دی جائیں گی لیکن) جب تو صبر کرنے والا' ثواب کی نیت رکھنے والا' آگے بڑھ کر (دشمن پر) حملہ کرنے والا ہو نہ کہ پیٹھ دکھانے والا سوائے قرض کے کیونکہ جبریل علیہ السلام نے مجھے (ابھی ابھی) یہ بات بتائی ہے۔''

اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے مفسر قرآن حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''اس میں ایک تو شہادت کا عظیم اجر وثواب بیان کیا گیا ہے کہ وہ انسان کی کوتاہیوں کا کفارہ بن جاتی ہے' لیکن اس کے ساتھ اس کی چار شرطیں بھی بیان کی ہیں جو حدیث میں مذکور ہیں' ان کے بغیر کوئی شہادت عند اللہ مقبول نہیں۔ حقوق العباد معاف نہیں ہوں گے جیسے قرض ہے' اسی طرح کبیرہ گناہ بھی خالص توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے البتہ قرض کے بارے میں بعض علماء نے یہ کہا ہے کہ قرض سے مراد وہ قرض ہے جو طاقت رکھنے کے باوجود ادا نہ کیا ہو' تاہم جس قرض کی بابت ادائیگی کی صحیح نیت ہو لیکن عدم استطاعت کی وجہ سے ادائیگی میں تاخیر ہو گئی ہو حتیٰ کہ وہ موت سے ہم کنار ہو گیا تو اللہ کے فضل وکرم سے امید ہے کہ وہ معاف فرما دے گا اور قرض خواہ کو بھی اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے راضی فرمائے گا۔ بعض احادیث سے بھی اس مضمون کی تائید ہوتی ہے۔'' [1]

---

[1] رياض الصالحين (٢/١٨٤) دار السلام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث (۳):

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قَالَ الْقَتْلُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَیْءٍ اِلَّا الدَّيْنَ)) [1]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونا ہر چیز کا کفارہ بن جاتا ہے سوائے قرض کے۔''

حدیث (۴):

عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِیِّ - وَ كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ- اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: ((اَلْقَتْلٰى ثَلَاثَةٌ: رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَ مَالِهٖ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى اِذَا لَقِیَ الْعَدُوَّ وَ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى يُقْتَلَ فَذٰلِكَ الشَّهِيْدُ الْمُمْتَحَنُ فِیْ جَنَّةِ اللّٰهِ تَحْتَ عَرْشِهٖ لَا يَفْضُلُهُ النَّبِيُّوْنَ اِلَّا بِفَضْلِ دَرَجَةِ النُّبُوَّةِ، وَ رَجُلٌ فَرِقَ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنَ الذُّنُوْبِ وَ الْخَطَايَا جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَ مَالِهٖ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى اِذَا لَقِیَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ فَتِلْكَ مُمَصْمِصَةٌ مَحَتْ ذُنُوْبَهٗ وَ خَطَايَاهُ اِنَّ السَّيْفَ مَحَّاءٌ لِلْخَطَايَا وَ اُدْخِلَ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ فَاِنَّ لَهَا ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ وَ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ وَ بَعْضُهَا اَفْضَلُ مِنْ بَعْضٍ، وَ رَجُلٌ مُنَافِقٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَ مَالِهٖ حَتّٰى اِذَا لَقِیَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ حَتّٰى يُقْتَلَ فَذٰلِكَ فِی النَّارِ اِنَّ السَّيْفَ لَا يَمْحُو النِّفَاقَ)) [2]

---

[1] مسلم، کتاب الامارۃ، باب من قتل فی سبیل اللہ کفرت خطایاہ الا الدین، رقم: ۴۸۸۴

[2] مسند احمد: ۱۸۵/۴ قال الھیثمی فی المجمع: ۳۷۸/۵ رواہ احمد والطبرانی، ورجال احمد رجال الصحیح خلا المثنی الاملوکی وھو ثقة

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عتبہ بن عبدالسلمی جو نبی ﷺ کے صحابی ہیں بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں قتل ہونے والے لوگ تین (قسم کے) ہوتے ہیں: ایک وہ شخص جس نے اللہ کے راستے میں اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کیا یہاں تک کہ جب دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی تو لڑتا ہوا شہید ہوگیا' پس یہ آزمایا ہوا شہید اللہ تعالیٰ کی جنت میں اس کے عرش کے نیچے ہوگا۔ انبیاء علیہم السلام صرف نبوت کی وجہ سے اس سے ایک درجہ افضل ہوں گے اور ایک وہ شخص جو اپنی کوتاہیوں اور گناہوں کی وجہ سے بہت ڈرا ہوا ہے' اس نے اپنی جان و مال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ جب دشمن سے مقابلہ ہوا تو لڑتے ہوئے شہید ہوگیا۔ یہ شہادت بھی خالص ہے جو اس کے گناہوں اور غلطیوں کو مٹا دے گی کیونکہ تلوار (شہادت) گناہوں کو مٹا دینے والی چیز ہے اور یہ شخص جنت کے جس دروازے سے چاہے گا داخل ہو سکے گا۔ جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور جہنم کے سات دروازے ہیں۔ بعض دروازے دوسرے دروازوں سے افضل ہیں اور ایک وہ شخص جو منافق ہے' اس نے بھی اپنی جان و مال لے کر اللہ کی راہ میں جہاد کیا یہاں تک جب دشمن سے مقابلہ ہوا تو لڑ کر قتل ہوگیا' یہ شخص جہنمی ہے کیونکہ تلوار نفاق کو نہیں مٹاتی۔''

❀❀..........❀❀..........❀❀

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل: (۸)

مسنون اذکار

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴾ [الاحزاب: ۴۱-۴۲]

''اے ایمان والو! اللہ کو کثرت سے یاد کرو اور صبح شام اس کی تسبیح بیان کرو۔''

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''ایک شخص نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! اسلام کے احکام بہت زیادہ ہیں (سب کو میں یاد نہیں رکھ سکتا) لہٰذا مجھے کوئی آسان سی چیز بتا دیں جس پر میں عمل کروں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہنی چاہیے۔''[1]

تسبیح، تکبیر، تہلیل

حدیث (۱):

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ سَبَّحَ لِلّٰهِ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَ ثَلٰثِيْنَ وَ حَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ وَ كَبَّرَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَ تِسْعُوْنَ قَالَ تَمَامُ الْمِائَةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

[1] ترمذی، کتاب الدعوات، باب فضل الذکر، رقم: ۳۳۷۵ وقال: هذا حديث حسن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَدِيْرٌ، غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَ إِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)) ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہے تو یہ ۹۹ (کلمات) ہوں گے اور پورا سو یوں کریں:

((لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر))

''نہیں کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

تو اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔''

حدیث (۲):

عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَالَ فِيْ دُبُرِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَ هُوَ ثَانٍ رِجْلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَ مَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَ رَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَ كَانَ يَوْمَهُ ذٰلِكَ كُلَّهُ فِيْ حِرْزٍ مِنْ كُلِّ مَكْرُوْهٍ وَ حُرِسَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَ لَمْ يَنْبَغِ لِذَنْبٍ أَنْ يُدْرِكَهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ إِلَّا الشِّرْكَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى)) ❷

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص

---

❶ مسلم، كتاب المساجد و مواضع الصلوة، باب استحباب الذكر بعد الصلوة وبيان صفته، رقم: ١٣٥٢

❷ ترمذي، كتاب الدعوات، باب، رقم: ٣٤٧٤ وقال: هذا حديث حسن صحيح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صبح کی نماز کے بعد دونوں پاؤں موڑنے کی حالت میں بولنے سے پہلے دس مرتبہ یہ (دعا) پڑھے:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ))

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اپنی ذات اور صفات میں اکیلا ہے' کوئی اس کا شریک نہیں' سارا ملک (دنیا و آخرت) اسی کا ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں' وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے' وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی' دس برائیاں مٹا دی جائیں گی اور جنت میں دس درجے بلند کیے جائیں گے اور پورا دن شیطان سے اور مکروہات سے محفوظ رہے گا اور اس دن شرک کے علاوہ کوئی اور گناہ اسے نہ پہنچے گا۔''

حدیث (۳):

عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ شَبِيْبٍ السَّبَائِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ عَلٰى أَثَرِ الْمَغْرِبِ بَعَثَ اللّٰهُ مُسْلَحَةً يَحْفَظُوْنَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يُصْبِحَ وَ كَتَبَ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ مُوْجِبَاتٍ وَ مَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ مُوْبِقَاتٍ وَ كَانَتْ لَهُ بِعَدْلِ عَشْرِ رِقَابٍ مُؤْمِنَاتٍ)) [1]

سیدنا عمارہ بن شبیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے (نماز) مغرب کے بعد یہ دعا دس مرتبہ پڑھی:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٍ))

---

[1] ترمذي' كتاب الدعوات' باب، رقم: ٣٥٣٤ وقال: هذا حديث حسن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے محافظ (فرشتہ) مقرر فرما دیتا ہے جو صبح تک شیطانوں سے اس کی حفاظت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت واجب کر دینے والی دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور ہلاک کر دینے والی دس برائیاں مٹا دیتا ہے اور اسے دس ایماندار غلاموں کو آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔"

حدیث (۴):

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَرَّ بِشَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ: ((اِنَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ، لَتُسَاقِطُ مِنْ ذُنُوْبِ الْعَبْدِ كَمَا تَسَاقَطَ وَرَقُ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ)) [1]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے پاس سے گزرے جس کے پتے سوکھے ہوئے تھے، آپ نے اس پر چھڑی ماری جس سے اس درخت کے پتے جھڑ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ)) "یہ (مذکورہ بالا کلمات) بندے کے گناہ اس طرح گرا دیتے ہیں جس طرح اس درخت سے پتے گرے ہیں۔"

حدیث (۵):

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ، فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَ اِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)) [2]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس

---

[1] ترمذی، کتاب الدعوات، باب، رقم: ۳۵۳۳ قال البانی: حسن

[2] بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل التسبیح، رقم: ۶۴۰۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص نے "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ" دن میں سو مرتبہ کہا اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔"

حدیث (٦):

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَالَ: **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ**، فِیْ یَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَ كُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَ مُحِیَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَیِّئَةٍ وَ كَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِنَ الشَّیْطَانِ یَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰی یُمْسِیَ وَ لَمْ یَأْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْهُ)) ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص نے یہ دعا ایک دن میں سو دفعہ پڑھی:

((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ))

تو اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا' اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کی سو برائیاں مٹا دی جائیں گی اور اس دن وہ شام تک کے لیے شیطان کے اثر سے محفوظ رہے گا اور کوئی شخص اس دن اس سے بہتر کام کرنے والا نہیں سمجھا جائے گا سوائے اس شخص کے جو اس سے زیادہ عمل کرے۔"

حدیث (٧):

عَنْ سَعْدٍ قَالَ، كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

---

❶ بخاری' کتاب الدعوات' باب فضل التهلیل، رقم: ٦٤٠٣

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ: ((اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّکْسِبَ کُلَّ یَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ؟فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ کَیْفَ یَکْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ یُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِیْحَةٍ فَیُکْتَبُ اَلْفُ حَسَنَةٍ وَتُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِیْئَةٍ)) ❶

سیدنا سعد (بن ابی وقاص) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمھارا ایک روزانہ ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز آ گیا ہے؟'' آپ ﷺ کے پاس بیٹھنے والوں میں سے کسی شخص نے پوچھا: وہ ایک ہزار نیکیاں کیسے کمائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھے تو اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور ایک ہزار گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔''

حدیث (۸):

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا عَلَى الْاَرْضِ اَحَدٌ یَقُوْلُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَکْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، اِلَّا کُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَایَاهُ وَلَوْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)) ❷

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل زمین میں سے جو شخص یہ کلمات ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) کہتا ہے تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔''

---

❶ مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل التهلیل و التسبیح والدعاء، رقم: ٦٨٥٢

❷ ترمذی، کتاب الدعوات، باب ما جاء فی فضل التسبیح والتکبیر والتهلیل والتحمید، رقم: ٣٤٦٠ وقال: هذا حدیث حسن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث (۹):

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنَ الْكَلَامِ اَرْبَعًا: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ، فَمَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، كُتِبَتْ لَهٗ عِشْرُوْنَ حَسَنَةً وَحُطَّتْ عَنْهُ عِشْرُوْنَ سَيِّئَةً، وَ مَنْ قَالَ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، فَمِثْلُ ذٰلِكَ: وَ مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَمِثْلُ ذٰلِكَ، وَ مَنْ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، مِنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ كُتِبَتْ لَهٗ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً وَ حُطَّتْ عَنْهُ ثَلَاثُوْنَ سَيِّئَةً)) ❶

سیدنا ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے کلام میں سے چار کلمات کو چنا ہے:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ))

جو ''سبحان الله'' پڑھتا ہے اس کے لیے بیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور بیس گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور جو ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' پڑھے اس کے لیے بھی یہی ثواب ہے اور جو ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' پڑھے اس کے لیے بھی یہی ثواب ہے اور جو سچے دل سے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ'' پڑھے اس کے لیے تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور تیس گناہ اس کے معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

---

❶ حاکم' کتاب الدعا والتکبیر: ۱/ ۵۱۳، رقم: ۱۸۸۶ وقال: هذا حديث صحيح علی شرط مسلم ووافقه الذهبی ـ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الملک کی تلاوت

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: ((مِنَ الْقُرْآنِ سُوْرَةٌ ثَلَاثُوْنَ آیَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰی غُفِرَ لَهُ وَ هِیَ سُوْرَةُ ﴿ تَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ ﴾)) [1]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرآن مجید کی ایک تیس آیتوں والی سورت ایسی ہے جس نے ایک آدمی کی (اللہ کے ہاں) سفارش کی یہاں تک کہ اس کی بخشش کر دی گئی اور وہ سورت ''تبارك الذی بیدہ الملك'' ہے۔''

❀❀..........❀❀..........❀❀

[1] ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل سورۃ الملك، رقم: ۲۸۹۱ وقال: هذا حدیث حسن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل : (۹)

دعاؤں کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴾ [المومن : ٦٠]

''اور تمھارے رب نے فرمایا ہے: ''مجھ سے دعا کرو میں تمھاری دعا کو قبول کروں گا' بے شک جو لوگ میری عبادت (کرنے) سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ قابل قدر کوئی چیز نہیں ہے۔'' ❶

اللہ تعالیٰ کو دعا سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں ہے۔ کیونکہ دعا اللہ تعالیٰ سے مانگنا بھی ہے اور اس کی عبادت بھی، دعا کرنے سے انسان اپنی مراد بھی پا لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کر لیتا ہے۔ دعا ایک ایسی عبادت ہے کہ جس کے لیے کوئی دن یا وقت مقرر نہیں ہے۔ دعا اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ جب بندہ اپنے پروردگار کو خلوص دل کے ساتھ پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ نہ صرف بندے کو وہ چیز عطا کرتا ہے جس کا وہ طالب تھا بلکہ اس کے ساتھ اس کے گناہ بھی معاف کر دیتا ہے۔

---

❶ ترمذی' کتاب الدعوات' باب ماجاء فی فضل الدعاء، رقم: ٣٣٧٠ وقال: هذا حديث حسن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجلس سے اٹھنے کی دعا

حدیث (۱):

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ جَلَسَ فِیْ مَجْلِسٍ فَکَثُرَ فِیْہِ لَغَطُہُ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْمَ مِنْ مَجْلِسِہٖ ذٰلِکَ: **سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْکَ،** اِلَّا غُفِرَ لَہٗ مَا کَانَ فِیْ مَجْلِسِہٖ ذٰلِکَ)) [1]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص ایسی مجلس میں بیٹھے جس میں فضول و بے ہودہ باتیں ہوں تو وہ مجلس سے اٹھنے سے پہلے:

((سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْکَ))

”اے اللہ! تو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔“ بندہ یہ دعا پڑھے تو اس کی اس مجلس کی بے ہودہ و فضول باتیں معاف کرا دی جاتی ہیں۔“

حدیث (۲):

عَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِاٰخِرِہٖ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّقُوْمَ مِنَ الْمَجْلِسِ: ((**سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْکَ**))

---

[1] ترمذی، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا قام من مجلسہ، رقم: ۳۴۳۳ وقال: ھٰذا حدیث حسن صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّكَ لَتَقُوْلُ قَوْلًا مَا كُنْتَ تَقُوْلُهُ فِيْمَا مَضٰى، قَالَ: ((كَفَّارَةٌ لِمَا يَكُوْنُ فِي الْمَجْلِسِ)) ❶

سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آخر میں مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کرتے تو فرماتے:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ))

تو ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! پہلے تو آپ یہ دعا نہیں پڑھتے تھے؟ تو آپ نے فرمایا: ''یہ کفارہ ہے (ان گناہوں کا) جو مجلس میں ہوئے۔''

حدیث (۳):

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ اِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا اَوْ صَلّٰى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَسَأَلَتْهُ عَنِ الْكَلِمَاتِ فَقَالَ: ((اِنْ تَكَلَّمَ بِخَيْرٍ كَانَ طَابِعًا عَلَيْهِنَّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ اِنْ تَكَلَّمَ بِشَرٍّ كَانَ كَفَّارَةً لَهُ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ)) ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں بیٹھتے یا نماز پڑھتے تو کچھ کلمات پڑھتے، میں نے ان کلمات کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر کوئی خیر کی بات (مجلس میں) کی ہو تو (ان کلمات کے پڑھنے سے) قیامت تک اس پر مہر لگ جائے گی' اگر کوئی غلط بات کی ہو تو اس کے لیے کفارہ ہے (معافی کا سبب ہوں گے۔ وہ کلمات یہ ہیں):

---

❶ ابوداود' کتاب الادب' باب فی کفارة المجلس، رقم: ٤٨٥٩ قال البانی: حسن صحیح

❷ نسائی' کتاب السهو' باب نوع آخر من الذکر بعد التسلیم، رقم: ١٣٤٤ قال البانی: صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ))

بازار میں داخل ہونے کی دعا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ، فَقَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ: كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَ مَحَا عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَ رَفَعَ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ)) ❶

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے: ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ'' (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی بھی اسی کے لیے ہے اور تمام تعریفیں بھی اسی کے لیے ہیں، وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے) تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور دس لاکھ برائیاں مٹا دیتا ہے اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کرتا ہے۔''

---

❶ ترمذی، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا دخل السوق، رقم: ۳۴۲۸ قال البانی: صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھانا کھانے کے بعد اور نیا کپڑا پہننے کی دعا

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ اَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ هٰذَا الطَّعَامَ وَ رَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَ لَا قُوَّةٍ، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ: وَ مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا الثَّوْبَ وَ رَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَ مَا تَأَخَّرَ)) ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے کھانا کھایا پھر یہ دعا پڑھی ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ هٰذَا وَ رَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَ لَا قُوَّةٍ“ (تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور جس نے مجھے بغیر میری طاقت اور قوت کے یہ رزق دیا) تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور جس شخص نے نیا کپڑا پہن کر یہ دعا پڑھی ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا الثَّوْبَ وَ رَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَ لَا قُوَّةٍ“ (تمام تعریفیں اس اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور جس نے میری طاقت اور قوت کے بغیر مجھے (اس کپڑے کا رزق دیا) تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“

دعائے استغفار

عَنْ جَدِّيْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَنْ قَالَ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ، غَفَرَ اللّٰهُ

---

❶ ابوداود' كتاب اللباس' باب ما يقول اذا لبس ثوبا جديدا، رقم: ٤٠٢٣ قال الباني: حسن دون زيادة ((وما تاخر)) في الموضعين

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَهٗ وَ اِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ)) ❶

(بلال بن یسار بن زید فرماتے ہیں مجھے میرے والد نے) میرے دادا (زید) سے بیان کیا انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص یہ دعا پڑھے "اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ" (میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں، جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی زندہ اور قائم رہنے والا ہے، میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں) تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیتا ہے اگرچہ وہ میدانِ جنگ ہی سے کیوں نہ بھاگا ہو۔''

❀❀.........❀❀.........❀❀

❶ ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دعاء الضیف، رقم: ۳۵۷۷ قال الالبانی: صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل : (۱۰)

توبہ واستغفار کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ يُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَ اغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴾ [التحریم : ۸]

''اے ایمان والو! اللہ کی طرف خالص توبہ کرو' امید ہے کہ تمھارا رب تم سے تمھاری برائیاں دور کر دے اور تمھیں ان باغات میں داخل کرے جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں' اس دن اللہ تعالیٰ (اپنے) نبی کو اور جو لوگ اس کے ساتھ ایمان لائے رسوا نہیں کرے گا' ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں دوڑتا ہوگا' وہ کہیں گے ''اے ہمارے رب! ہمارے لیے ہمارا نور پورا کر دے اور ہماری مغفرت فرمادے' بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے: جس نے کسی جنگل بیابان میں اپنا اونٹ گم کر کے پھر پالیا ہو۔'' ❶

کتاب وسنت میں توبہ واستغفار کی طرف بڑی توجہ دلائی گئی ہے' توبہ و استغفار

---

❶ بخاری' کتاب الدعوات' باب التوبة، رقم: ۶۳۰۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والوں کے لیے اجر عظیم کا وعدہ کیا گیا ہے' اس لیے ان دونوں سے غفلت برتنا مناسب نہیں۔

توبہ کا مطلب ہے رجوع کرنا اور استغفار کا مطلب معافی چاہنا ہے۔ یاد رہے کہ جہاں صرف توبہ کا ذکر ہو وہاں اس میں استغفار کو بھی شامل سمجھا جاتا ہے اور جہاں صرف استغفار کا ذکر ہو وہاں توبہ کو اس میں شامل سمجھا جاتا ہے' البتہ جب یہ دونوں اکٹھے آجائیں تو وہاں استغفار سے مراد ماضی کے گناہوں سے تحفظ طلب کرنا ہوتا ہے اور توبہ سے مراد رجوع اور مستقبل کے گناہوں کے شر سے تحفظ طلب کرنا ہوتا ہے۔ ❶

توبہ کرنے والے کے لیے خوش خبری:

﴿ اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴾ [الفرقان: ٧٠]

''مگر جو شخص توبہ کر لے اور نیک کام کرے تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے۔''

حدیث (۱):

عَنْ اَنَسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يَا ابْنَ اٰدَمَ! اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَ رَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ مِنْكَ وَ لَا اُبَالِيْ، يَا ابْنَ اٰدَمَ! لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَآءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ وَ لَا اُبَالِيْ، يَا ابْنَ اٰدَمَ! اِنَّكَ لَوْ اَتَيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لَا تُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَاَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً)) ❷

---

❶ اسلامی عقائد اردو ترجمہ شرح عقیدہ طحاویہ، ص: ٤١٧

❷ ترمذی' کتاب الدعوات' باب فی فضل التوبۃ والاستغفار، رقم: ٣٥٤٠ وقال: ھذا حدیث حسن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اے آدم کے بیٹے! جب تک تو مجھے پکارتا رہے گا اور مجھ سے امید رکھے گا تو تو نے جو بھی (برا کام) کیا ہو گا میں تجھے معاف کر دوں گا' مجھے کوئی پروا نہیں' اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندی تک پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے معافی چاہے تو میں تجھے معاف کر دوں گا' مجھے (اس کی بھی) کوئی پروا نہیں' اے آدم کے بیٹے! اگر تو مجھے اس حال میں ملے کہ تیرے ساتھ گناہوں سے بھری زمین ہو تو میں بھی اتنی مغفرت کے ساتھ ملوں گا جس سے زمین بھر جائے بشرطیکہ تو نے شرک نہ کیا ہو۔''

حدیث (۲):

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: ((اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَخْطَاَ خَطِیْئَةً نُکِتَتْ فِیْ قَلْبِهٖ نُکْتَةٌ سَوْدَاءُ فَاِذَا هُوَ نَزَعَ وَ اسْتَغْفَرَ وَ تَابَ صُقِلَ قَلْبُهٗ وَ اِنْ عَادَ زِیْدَ فِیْهَا حَتّٰی تَعْلُوَ قَلْبَهٗ فَذٰلِكَ الرَّانُ الَّذِیْ ذَکَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی ﴿کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ﴾)) ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ ڈال دیا جاتا ہے اور جب گناہ سے باز آ جاتا ہے اور استغفار اور توبہ کرتا ہے تو اس کا دل صاف کر دیا جاتا ہے اور اگر وہ دوبارہ گناہ کرتا ہے تو وہ نکتہ بڑھ جاتا ہے حتیٰ کہ وہ پورے دل پر چھا جاتا ہے' یہی وہ ران (زنگ) ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے آیت ﴿کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ﴾ (ہرگز نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ ہے' اس بنا پر جو وہ عمل کماتے ہیں) میں تذکرہ کیا ہے۔''

---

❶ ترمذی' کتاب التفسیر' باب ومن سورة ﴿ویل للمطففین﴾، رقم: ٣٣٣٤ وقال: هذا حدیث حسن صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث (۳):

عَنْ أُمِّ عَصْمَةَ الْعَوْصِيَّةِ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعْمَلُ ذَنْبًا إِلَّا وَقَفَ الْمَلَكُ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ فَإِنِ اسْتَغْفَرَ مِنْ ذَنْبِهِ لَمْ يَكْتُبْهُ عَلَيْهِ وَلَمْ يُعَذِّبْهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) ❶

سیدہ ام عصمہ عوصیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان کوئی گناہ کرتا ہے تو فرشتہ تین گھڑیاں انتظار کرتا ہے' اگر وہ گناہ سے استغفار کرلے تو وہ اسے نہیں لکھتا اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے سزا بھی نہیں دے گا۔''

حدیث (۴):

عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّي ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿ وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ﴾)) ❷

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جب کوئی آدمی گناہ کرلیتا ہے پھر وہ اٹھ کر وضو کرکے نماز پڑھتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے (اس کا گناہ) معاف کردیتا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ''(اللہ کے نیک بندے وہ ہیں کہ) جب وہ کوئی کھلم کھلا گناہ کر بیٹھیں یا کوئی اور برا کام ان سے ہو جائے تو (فوراً) اللہ

---

❶ حاکم' کتاب التوبة: ٤/ ٢٦٢، ٧٦٧٥ وقال: هٰذا حديث صحيح الاسناد، وافقه الذهبي.

❷ ترمذی' کتاب الصلاة' باب ما جاء في الصلاة عند التوبة، رقم: ٤٠٦ قال البانی: حسن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے گناہوں کی توبہ و استغفار کرتے ہیں اور اللہ کے علاوہ ہے بھی کون جو ان کے گناہوں کو معاف کر دے اور وہ اپنے کیے ہوئے (گناہ) پر جان بوجھ کر ضد نہیں کرتے۔"❶

حدیث (۵):

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: ((اَلتَّوْبَةُ النَّصُوْحُ تُكَفِّرُ كُلَّ سَيِّئَةٍ وَهُوَ فِي الْقُرْآنِ ثُمَّ قَرَأَ ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ ﴾))❷

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ توبہ نصوح تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور یہ بات قرآن میں بھی ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: اے ایمان والو! اللہ کے حضور خالص توبہ کرو کچھ بعید نہیں کہ تمہارا رب تم سے تمہاری برائیاں دور کر دے......"

توبہ نصوح سے مراد ایسی سچی توبہ ہے جس سے اپنے نفس کی خیر خواہی مطلوب ہو۔ اس کی شرائط آپ ابتدا میں پڑھ چکے ہیں۔

حدیث (٦):

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا رُبَّمَا قَالَ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ: رَبِّ أَذْنَبْتُ ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ: أَصَبْتُ فَاغْفِرْلِيْ فَقَالَ رَبُّهُ: أَعَلِمَ عَبْدِيْ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ، ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا أَوْ أَذْنَبَ ذَنْبًا

---

❶ آل عمران: ١٣٥

❷ مستدرك حاكم: ٢/ ٤٩٦، رقم: ٣٨٣١ وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ: رَبِّ أَذْنَبْتُ أَوْ أَصَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ، غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ: أَصَابَ ذَنْبًا قَالَ: رَبِّ أَصَبْتُ أَوْ أَذْنَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ لِي فَقَالَ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثَلَاثًا فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ)) [1]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک ایک بندے نے بہت گناہ کیے اور کہا اے میرے رب: میں تیرا ہی گناہ گار بندہ ہوں تو مجھے معاف کردے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ضرور ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ کی وجہ سے سزا بھی دیتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو معاف کردیا۔ پھر بندہ (گناہ سے) رکا رہا جتنا (عرصہ) اللہ نے چاہا اور پھر اس نے گناہ کیا اور عرض کیا: اے میرے رب! میں نے دوبارہ گناہ کرلیا یہ بھی معاف فرمادے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ضرور ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور اس کے بدلے سزا بھی دیتا ہے میں نے اپنے بندے کو معاف کردیا پھر جب تک اللہ نے چاہا بندہ رکا رہا۔ اور پھر اس نے گناہ کیا اور اللہ کے حضور میں عرض کیا: اے میرے رب! میں پھر گناہ کر بیٹھا ہوں تو مجھے معاف کردے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ضرور ہے جو گناہ معاف کردیتا ہے ورنہ اس کی سزا بھی دیتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو معاف کردیا تین مرتبہ۔ پس اب وہ جو چاہے عمل کرے۔“

حدیث (۷):

عَنْ أَبِي طَوِيلٍ شَطَبَ الْمَمْدُودَ إِنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ

---

[1] بخاری، کتاب التوحید، رقم: ۷۵۰۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَجُلًا عَمَلَ الذُّنُوْبَ كُلَّهَا، فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهَا شَيْئًا وَهُوَ فِي ذٰلِكَ لَمْ يَتْرُكْ حَاجَةً وَلَا دَاجَةً إِلَّا أَتَاهَا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: ((فَهَلْ أَسْلَمْتَ؟)) قَالَ: أَمَا أَنَا فَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ: ((نَعَمْ تَفْعَلُ الْخَيْرَاتِ وَتَتْرُكُ السَّيِّآتِ فَيَجْعَلُهُنَّ اللّٰهُ لَكَ خَيْرَاتٍ كُلُّهُنَّ)) قَالَ: وَغَدْرَاتِي وَفَجَرَاتِي؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ فَمَا زَالَ يُكَبِّرُ حَتّٰى تَوَارٰى۔ ❶

سیدنا ابوطویل شطب الممدود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اس آدمی کے بارے میں آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں جو ہر قسم کے گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے کوئی گناہ نہیں چھوڑتا اور اس سلسلے میں اپنی ہر خواہش وحاجت پوری کرتا ہے؟ کیا ایسے شخص کی توبہ بھی قبول ہوسکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا تم اسلام قبول کر چکے ہو؟'' اس نے کہا: میں تو اس بات کی گواہی دیتا ہی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''نیکی کے کام کرو اور گناہ چھوڑ دو تو اللہ تعالیٰ ان گناہوں کو بھی تمہارے لیے نیکیوں میں بدل دے گا'' اس نے کہا: اور جو میں نے دغا بازیاں اور دیگر گناہ کیے ہیں (کیا وہ بھی؟) آپ نے فرمایا: ''ہاں (وہ سب بھی بخش دیے جائیں گے) اس نے اللہ اکبر کہا اور پھر یہی الفاظ کہتا ہوا چلا گیا حتی کہ نظروں سے اوجھل ہوگیا۔''

---

❶ المعجم الكبير للطبراني: ٤/ ١٨٤، رقم: ٧٠٨٥۔ قال الهيثمي في المجمع: ١٠/ ٢٠٢۔ رواه الطبراني والبزار بنحوه ورجال البزار رجال الصحيح غير محمد بن هارون۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل: (11)

تکلیف پر صبر کرنے کا بیان

﴿ وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴾ [البقرة: ١٥٥ تا ١٥٧]

”اور ہم کسی نہ کسی طرح تمھاری آزمائش ضرور کریں گے (مثلاً دشمن کے) ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال و جان اور پھلوں کی کمی سے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجیے۔ انھیں جب بھی کوئی مصیبت آتی ہے تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ بے شک ہم خود اللہ ہی کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے نوازشیں اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔“

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جس کسی کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔“ ❶

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی آزمائش ضرور کرتا ہے، کبھی ترقی اور بھلائی کے ذریعے کبھی تنزل اور برائی کے ذریعے، کبھی تھوڑا سا ڈرا کر، کبھی بھوک و پیاس میں مبتلا کر کے،

---

❶ بخاری، کتاب المرضی، باب ما جاء فی کفارة المرضی، رقم: ٥٦٤٥

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبھی مال کی کمی سے، کبھی جانوں کی کمی سے، مثلاً عزیز و اقارب اور دوست واحباب کی موت سے اور کبھی پھلوں اور پیداوار کے نقصان وغیرہ سے۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش آ جائے تو ایک مومن بندے کو چاہیے کہ صبر کرتے ہوئے "اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ" کا ورد جاری رکھے، اگر ان حالات میں یہ کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف کر دیں گے۔

مصائب گناہوں کا کفارہ ہیں:

حدیث (۱):

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مِنْ مُصِيْبَةٍ تُصِيْبُ الْمُسْلِمَ إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا)) [1]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جو نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں، بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو بھی مصیبت کسی مسلمان کو پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس مصیبت کے ذریعہ سے اس (بندے) کے گناہ مٹا دیتا ہے، یہاں تک کہ اس کانٹے کے (ذریعے سے) بھی جو اس (مسلمان) کو چبھتا ہے۔"

حدیث (۲):

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: ((مَا يُصِيْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَ لَا وَصَبٍ وَ لَا هَمٍّ وَ لَا حَزَنٍ وَ لَا أَذًى وَ لَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ)) [2]

---

[1] بخاری، کتاب المرضی، باب ما جاء فی کفارۃ المرض، رقم: ٥٦٤٠

[2] ایضاً، رقم: ٥٦٤١

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوہریرہ اور سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما (دونوں) بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کو جو بھی پریشانی' بیماری' فکر' غم اور تکلیف پہنچتی ہے یہاں تک کہ جو کانٹا بھی چبھتا ہے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس (بندے) کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔''

حدیث (۳):

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ لَیَبْتَلِیَ عَبْدَهُ بِالسَّقَمِ حَتّٰی یُکَفِّرَ ذٰلِكَ عَنْهُ کُلَّ ذَنْبِهٖ)) ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو بیماری میں مبتلا کرتا ہے یہاں تک کہ یہ بیماری اس بندے کے تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔''

حدیث (۴):

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِهٖ وَهُوَ یُوْعَكُ وَعْکًا شَدِیْدًا قُلْتُ: اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْکًا شَدِیْدًا قُلْتُ: اِنَّ ذَاكَ بِاَنَّ لَكَ اَجْرَیْنِ قَالَ: ((اَجَلْ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یُصِیْبُهٗ اَذًی اِلَّا حَاتَّ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَایَاهُ کَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ)) ❷

سیدنا عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں آپ ﷺ کے مرض کے زمانہ میں حاضر ہوا' آپ ﷺ کو سخت بخار تھا' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کو سخت بخار ہے۔ اور پھر میں نے یہ کہا: یہ بخار آپ (ﷺ) کو اس لیے اتنا تیز ہے کہ آپ کا ثواب بھی دگنا ہے۔ آپ ﷺ

---

❶ مستدرك حاكم' كتاب الجنائز: ١ / ٣٤٨' رقم: ١٢٨٦ وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ـ

❷ بخاری' كتاب المرضى' باب شدة المرض، رقم: ٥٦٤٧

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا: ''ہاں! جو مسلمان کسی بھی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ اس طرح جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔''

حدیث (۵):

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَیُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: ((اَلْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ، فَيُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلٰى حَسْبِ دِيْنِهٖ، فَاِنْ كَانَ دِيْنُهٗ صُلْبًا اَشْتَدَّ بَلَاءُهٗ وَاِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهٖ رِقَّةٌ اِبْتُلِيَ عَلٰى حَسْبِ دِيْنِهٖ، فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَتْرُكَهٗ يَمْشِيْ عَلَى الْاَرْضِ مَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ)) ❶

جناب مصعب بن سعد اپنے باپ (سعد) سے بیان کرتے ہیں انھوں نے رسول اللہ سے پوچھا: کن لوگوں کی آزمائش سب سے زیادہ سخت ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: انبیاء کی پھر درجہ بدرجہ (جتنا قرب الٰہی زیادہ اتنی آزمائش سخت) آدمی کی آزمائش اس کے دین کے مطابق ہوتی ہے اگر اس کا دین مضبوط ہو تو آزمائش سخت ہوگی اور اگر اس کا دین کمزور ہو تو آزمائش بھی دین کے مطابق (نرم) ہوگی۔ بندے پر آزمائشیں آتی رہتی ہیں (اور گناہ معاف ہوتے رہتے ہیں) حتیٰ کہ وہ زمین پر اس حال میں چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔''

حدیث (۶):

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ صُدِعَ رَاْسُهٗ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاحْتَسَبَ غُفِرَ لَهٗ مَا كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ ذَنْبٍ)) ❷

---

❶ ترمذی، کتاب الزهد، باب ما جاء فی الصبر علی البلاء، رقم: ۲۳۹۸ وقال: هذا حدیث حسن صحیح۔

❷ مجمع الزوائد: ۳/ ۲۰ وقال الهیثمی: اسناده حسن۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کی راہ میں جس شخص کے سر میں درد ہوا پھر اس نے ثواب کی نیت سے صبر کیا تو اس کے اس سے پہلے کے سارے گناہ بخش دیے جائیں گے۔"

حدیث (۷):

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((صُدَاعُ الْمُؤْمِنِ وَشَوْكَةٌ يُشَاكُهَا أَوْ شَيْءٌ يُؤْذِيهِ يَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دَرَجَةً وَيُكَفِّرُ عَنْهُ بِهَا ذُنُوبَهُ)) ❶

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مومن کے سر میں درد ہونا کانٹا چبھنا یا کسی اور چیز کا اذیت پہنچانا قیامت کے دن اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرے گا اور اس کے گناہ مٹا دے گا۔"

حدیث (۸):

وَعَنْ أُسَيْدِ بْنِ كُرْزٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((الْمَرِيضُ تَحَاتُّ خَطَايَاهُ كَمَا يَتَحَاتُّ وَرَقُ الْجَنَّةِ)) ❷

سیدنا اسید بن کرز رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: بیمار اپنی خطائیں یوں گراتا ہے جس طرح (خشک) درخت کے پتے گرتے ہیں۔"

حدیث (۹):

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَمَنْ يَعْمَلْ سُوْءًا يُّجْزَ بِهٖ﴾ [النساء:١٢٣] بَلَغَتْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَبْلَغًا شَدِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

---

❶ ابن ابی الدنیا، کتاب المرض والکفارات، رقم: ١٧٢

❷ مجمع الزوائد: ٣/ ١٩، رقم: ٣٧٩٤ وقال الهيثمي: رواه احمد والطبراني في الكبير، واسناده حسن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قَارِبُوا وَسَدِّدُوا فَفِي كُلِّ مَا يُصَابُ بِهِ الْمُسْلِمُ كَفَّارَةٌ حَتَّى النَّكْبَةِ يُنْكَبُهَا وَالشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا)) ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) ''جو کوئی برا عمل کرے گا تو اسے اس کی سزا دی جائے گی۔'' مسلمانوں کو اس سے سخت تشویش ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میانہ روی اور درست روی پر قائم رہو مسلمان پر جو بھی مصیبت آتی ہے وہ اس کے لیے کفارہ بن جاتی ہے حتیٰ کہ اس کو ٹھوکر لگے یا کانٹا چبھے۔''

حدیث (۱۰):

عَنِ الْأَسْوَدِ: قَالَ دَخَلَ شَبَابٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ بِمِنًى وَهُمْ يَضْحَكُونَ فَقَالَتْ: مَا يُضْحِكُكُمْ؟ قَالُوا: فُلَانٌ خَرَّ عَلَى طُنُبِ فُسْطَاطٍ فَكَادَتْ عُنُقُهُ أَوْ عَيْنُهُ أَنْ تَذْهَبَ، قَالَتْ: لَا تَضْحَكُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَمُحِيَتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ)) ❷

جناب اسود رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ قریش کے چند نوجوان سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے وہ (عائشہؓ) منیٰ میں تھیں، لوگ ہنس رہے تھے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیوں ہنستے ہو؟ انھوں نے کہا: فلاں شخص خیمہ کی طناب (رسی) پر گرا اس کی گردن یا آنکھ جاتے جاتے بچی ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مت ہنسو بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''کسی مسلمان کو اگر ایک کانٹا چبھے یا

---

❶ مسلم، کتاب البر والصلة، باب ثواب المومن فیما یصیبه من مرض او حزن ...... رقم: ٦٥٦٩

❷ مسلم، کتاب البر والصلة، باب ثواب المومن فیما یصیبه من مرض او حزن، رقم: ٦٥٦١

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے زیادہ (کوئی دکھ پہنچے) تو اس کے لیے ایک درجہ بڑھے گا اور ایک گناہ اس کا مٹا دیا جائے گا۔"

حدیث (۱۱):

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَا ضَرَبَ مِنْ مُؤْمِنٍ عِرْقٌ إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهِ خَطِيئَةً وَكَتَبَ لَهُ بِهِ حَسَنَةً وَرَفَعَ بِهِ دَرَجَةً)) ❶

سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "مومن کی کوئی رگ بھی تکلیف میں مبتلا نہیں ہوتی مگر اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی ایک خطا مٹا دیتا ہے، ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور (جنت میں) ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے۔"

حدیث (۱۲):

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ۔ أَوْ أُمِّ الْمُسَيَّبِ۔ فَقَالَ: ((مَالَكِ يَا أُمَّ السَّائِبِ۔ أَوْ يَا أُمَّ الْمُسَيَّبِ۔ تُزَفْزِفِينَ)) قَالَتْ: اَلْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيهَا، قَالَ: ((لَا تَسُبِّي الْحُمّٰى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ)) ❷

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ ام سائب یا ام مسیب کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے پوچھا: "اے ام سائب! یا اے ام مسیب! کیا بات ہے تم کانپ (کیوں) رہی ہو؟" انھوں نے کہا: بخار ہو گیا ہے، اللہ اس میں برکت

---

❶ مستدرك حاكم، كتاب الجنائز، ۱/ ۳٤۸، رقم: ۱۲۸٦، وقال هذا حديث صحيح الاسناد

❷ ایضاً، رقم: ٦٥٧٠

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ دے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بخار کو گالی مت دو کیوں کہ یہ انسان کے گناہوں کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کرتی ہے۔''

حدیث (۱۳):

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا اشْتَكَى الْمُؤْمِنُ أَخْلَصَهُ ذٰلِكَ كَمَا يُخْلِصُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ)) ❶

سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مومن بندہ جب بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے یوں پاک کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو صاف کر دیتی ہے۔''

حدیث (۱۴):

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا تَلَا هٰذِهِ الْآيَةِ ﴿ مَنْ يَعْمَلْ سُوْءًا يُجْزَ بِهِ ﴾ فَقَالَ: إِنَّا لَنُجْزٰى بِكُلِّ مَا عَمِلْنَا هَلَكْنَا إِذًا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((نَعَمْ يُجْزٰى بِهِ فِي الدُّنْيَا مِنْ مُصِيْبَةٍ فِيْ جَسَدِهٖ مِمَّا يُؤْذِيْهِ)) ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے یہ آیت تلاوت کی ﴿ مَنْ يَعْمَلْ سُوْءًا يُجْزَ بِهِ ﴾ جو کوئی برا عمل کرے گا وہ اس کی سزا پائے گا۔'' تو اس شخص نے کہا: (اگر) بے شک ہمیں ہر (برے) کام کی سزا ملی تو ہم ہلاک ہو جائیں گے۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''ہاں ان اعمال کا بدلہ دنیا میں بندے کو جسم میں ایسی مرض پیدا کر کے دیا جاتا ہے جو اسے اذیت میں مبتلا رکھتی ہے۔''

---

❶ ابن حبان' کتاب الجنائز' رقم: ۲۹۲۵' قال البانی: صحیح۔

❷ ابن حبان' کتاب الجنائز' رقم: ۲۹۱۲ قال البانی: صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث (١٥):

عَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ قَالَتْ: عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَرِيْضَةٌ فَقَالَ: ((اَبْشِرِيْ يَا اُمَّ الْعَلَاءِ فَاِنَّ مَرَضَ الْمُسْلِمِ يُذْهِبُ اللّٰهُ بِهِ خَطَايَا كَمَا تُذْهِبُ النَّارُ خَبَثَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ)) ❶

سیدہ ام علاء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں بیمار تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے پس آپ نے فرمایا: ''اے ام علاء خوش ہو جا۔ بلاشبہ مسلمان کی بیماری کے سبب اللہ تعالیٰ اس کی خطائیں مٹا دیتا ہے جیسے آگ سونے چاندی کی میل کچیل مٹا دیتی ہے۔''

حدیث (١٦):

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرَاَيْتَ هٰذِهِ الْاَمْرَاضَ الَّتِيْ تُصِيْبُنَا مَالَنَا بِهَا، قَالَ: ((كَفَّارَاتٌ، قَالَ: اَبِيْ وَاِنْ قَلَّتْ؟ قَالَ: ((وَاِنْ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا)) قَالَ فَدَعَا اَبِيْ عَلٰى نَفْسِهٖ اَنْ لَا يُفَارِقَهُ الْوَعْكُ حَتّٰى يَمُوْتَ فِيْ اَنْ لَا يَشْغَلَهُ عَنْ حَجٍّ وَلَا عُمْرَةٍ وَلَا جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ فِيْ جَمَاعَةٍ فَمَا مَسَّهُ اِنْسَانٌ اِلَّا وَجَدَ حَرَّهُ حَتّٰى مَاتَ)) ❷

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ سے عرض کی کہ آپ کیا فرماتے ہیں ان بیماریوں کے متعلق جو ہمیں لاحق ہوتی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''یہ (گناہوں کے) کفارے ہیں اس نے کہا: اے اللہ کے رسول!

---

❶ ابوداود' کتاب الجنائز' باب عیادۃ النساء' رقم: ٣٠٩٢ قال البانی: صحیح

❷ احمد' ٣/ ٢٣' رقم: ١١٢٠١، مستدرک حاکم: ٤/ ٣٠٨ وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگرچہ بہت تھوڑی سی بیماری بھی ہو؟ آپ نے فرمایا: ''اگرچہ کانٹا ہو یا اس سے بھی چھوٹی تکلیف ہو۔'' اس پر انھوں نے اپنے لیے یہ دعا کی کہ وفات تک ان سے بخار جدا نہ ہو اور انہیں حج، عمرہ، جہاد فی سبیل اللہ اور باجماعت فرض نماز سے نہ روکے۔ (راوی بیان کرتا ہے کہ) اس کے بعد ساری زندگی کوئی آدمی جب بھی ان کے جسم کو چھوتا تو بخار کی حرارت محسوس کرتا یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل: (۱۲۶)

برائی کے بعد نیکی کرنے کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ﴾ [هود: ١١٤]

''اور نماز قائم کرو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کی گھڑیوں میں' بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کرتی ہیں' یہ ایک نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لیے۔''

نیکی سے برائیاں دور ہونے کی تین صورتیں ہیں:-

① ..... جو شخص نیکیاں کثرت سے کرے گا اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

② ..... نیکیاں کرنے کی وجہ سے برائی کرنے کی عادت چھوٹ جائے گی

③ ..... جس معاشرے میں نیکی کے کام بکثرت ہو رہے ہوں وہاں سے برائیاں خود بخود رخصت ہونے لگتی ہیں۔

حدیث (۱):

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنَ امْرَاَةٍ قُبْلَةً فَاَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَاُنْزِلَتْ عَلَيْهِ ﴿ وَاَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ﴾ قَالَ الرَّجُلُ اِلَيَّ هٰذِهٖ؟ قَالَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ اُمَّتِيْ)) ❶

---

❶ بخاری' کتاب التفسیر' باب قوله: ﴿واقم الصلوٰة طرفی النهار ......﴾' رقم: ٤٦٨٧.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”بے شک ایک آدمی نے ایک عورت کو بوسہ دیا پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی:

(ترجمہ): ”اور نماز قائم کرو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کی گھڑیوں میں بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کرتی ہیں۔ یہ ایک نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لیے۔“

تو اس آدمی نے کہا: ”کیا یہ آیت میرے لیے (خاص) ہے؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت کے ہر شخص کے لیے جو اس پر عمل کرے۔“

حدیث (۲):

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: ((اِتَّقِ اللّٰهَ حَیْثُمَا کُنْتَ وَ اَتْبِعِ السَّیِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ)) ❶

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ”تم جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرتے رہو اور برائی کے بعد نیکی کرو وہ (نیکی) اس (برائی) کو مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔“

حدیث (۳):

عَنْ اَبِی الْیَسَرِ قَالَ: اَتَتْنِی امْرَاَةٌ تَبَاعُ تَمْرًا، فَقُلْتُ: اِنَّ فِی الْبَیْتِ تَمْرًا اَطْیَبَ مِنْهُ، فَدَخَلَتْ مَعِیَ فِی الْبَیْتِ فَاَهْوَیْتُ اِلَیْهَا فَقَبَّلْتُهَا فَاَتَیْتُ اَبَابَکْرٍ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: اسْتُرْ عَلٰی نَفْسِكَ وَ تُبْ وَ لَا تُخْبِرْ اَحَدًا فَلَمْ اَصْبِرْ فَاَتَیْتُ عُمَرَ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: اسْتُرْ عَلٰی نَفْسِكَ

---

❶ ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی معاشرة الناس، رقم: ۱۹۸۷ وقال: هذا حدیث حسن صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ تُبْ وَ لَا تُخْبِرْ اَحَدًا فَلَمْ اَصْبِرْ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: ((اَخَلَفْتَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فِيْ اَهْلِهِ بِمِثْلِ هٰذَا)) حَتّٰى تَمَنّٰى اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ أَسْلَمَ اِلَّا تِلْكَ السَّاعَةَ حَتّٰى ظَنَّ اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، قَالَ: وَ اَطْرَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ طَوِيْلًا حَتّٰى اَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ ﴿ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِلٰى قَوْلِهِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ﴾ قَالَ اَبُو الْيُسْرِ: فَاَتَيْتُهُ فَقَرَأَهَا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ اَصْحَابُهُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلِهٰذَا خَاصَّةً اَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً؟ قَالَ: بَلْ لِلنَّاسِ عَامَّةً)) [1]

سیدنا ابو الیسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''میرے پاس ایک عورت کھجوریں خریدنے کے لیے آئی' میں نے اسے کہا اس سے عمدہ کھجوریں گھر میں ہیں تو وہ میرے ساتھ گھر میں داخل ہوگئی' میں نے جھک کر اسے بوسہ دے دیا پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے یہ واقعہ بیان کیا تو انھوں نے فرمایا: اپنے آپ کی پردہ پوشی کرو توبہ کرو اور کسی کو اس کی خبر نہ دو۔ میں نے ان کے جواب پر صبر نہ کیا تو عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چلا گیا' ان سے بھی یہ واقعہ بیان کیا تو انھوں نے بھی یہی فرمایا: اپنے آپ کی پردہ پوشی کرو' توبہ کرو اور کسی کو اس کی خبر نہ دو۔

میں نے (ان کے جواب پر بھی) صبر نہ کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلا آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ واقعہ عرض کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تو نے ایک غازی کے پیچھے جو اللہ کے راستے میں نکلا ہے' اس کے اہل کے ساتھ ایسا کام کیا؟'' اس (ابو الیسر) نے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب سن کر) آرزو کی کہ کاش! وہ ابھی ابھی مسلمان ہوا ہوتا' اس نے خود کو جہنم والوں میں شمار کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیر تک سر جھکائے رکھا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورة ((هود))، رقم: ۳۱۱۵ وقال: هٰذا حديث حسن صحيح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر یہ آیت نازل ہوئی:

(ترجمہ): ''اور نماز قائم کر دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کی گھڑیوں میں، بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کرتی ہیں۔ یہ ایک نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لیے۔'' [ھود:۱۱۴]

ابوالیسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر اس آیت کی تلاوت فرمائی، صحابہ کرام عرض کرنے لگے: اے اللہ کے رسول! کیا یہ (آیت) اسی کے ساتھ خاص ہے یا تمام لوگوں کے لیے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمام لوگوں کے لیے ہے۔''

حدیث (۴):

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ مَثَلَ الَّذِيْ يَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ قَدْ خَنَقَتْهُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَانْفَكَّتْ حَلْقَةٌ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً أُخْرٰى فَانْفَكَّتْ حَلْقَةٌ أُخْرٰى حَتّٰى يَخْرُجَ إِلَى الْأَرْضِ)) [1]

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس آدمی کی مثال جو پہلے برائیوں میں مشغول تھا پھر نیک عمل کرنے لگا اس شخص کی طرح ہے جس کے بدن پر تنگ زرہ ہو جو اس کی گردن گھونٹ رہی ہو پھر اس نے ایک نیک عمل کیا تو اس زرہ کا ایک حلقہ کھل گیا پھر دوسرا نیک کام کیا تو دوسرا حلقہ بھی کھل گیا حتی کہ وہ تنگ زرہ کھل کر زمین پر آ گری۔''

---

[1] احمد: ٤/ ١٤٥، رقم: ١٧٤٤٠، طبراني في الكبير: ٧/ ١٤٠، رقم: ١٤٢٠٣
قال المنذري: رواه احمد والطبراني باسنادين رواة احدهما رواة الصحيح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل: (۱۲)

کفارات کا بیان

شریعت کی مخالفت میں کیے ہوئے کسی گناہ کی تلافی کے لیے جو کام کیا جائے اسے کفارہ کہتے ہیں۔

⊙......قسم کا کفارہ:

یاد رہے کہ قسمیں تین طرح کی ہوتی ہیں:

①......لغو : وہ قسم جو انسان بات بات میں عادتاً بغیر ارادہ و نیت کے کھاتا رہتا ہے۔ اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔ ❶

②......غموس : وہ جھوٹی قسم ہے جو انسان دھوکہ اور فریب دینے کے لیے کھائے یہ کبیرہ گناہ بلکہ اکبر الکبائر ہے۔ ❷ اس پر کفارہ بھی نہیں۔ ❸ نجات کی صورت یہی ہے کہ انسان سچی توبہ کرے۔

③......معقدۃ : وہ قسم ہے جو انسان اپنی بات میں تاکید اور پختگی کے لیے ارادہ اور نیت سے کھائے ایسی قسم اگر توڑ بیٹھے تو اس کا کفارہ یہ ہے:

⊙......دس مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

⊙......یا انھیں درمیانے درجے کے کپڑے وغیرہ بنا دے۔

⊙......یا ایک گردن (غلام یا لونڈی) آزاد کرے۔

---

❶ المائدة: ٨٩

❷ ترمذي، رقم: ٣٠٢٠

❸ مستدرك حاكم: ١/ ٢٩٦

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⊙...... جو کوئی ان میں سے کسی چیز کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ تین دن کے روزے رکھے۔ [1]

⊙......نذر کا کفارہ:

نذر پوری نہ کرنے کا کفارہ بھی وہی ہے جو قسم کا ہے۔ [2]

⊙......ظہار کا کفارہ:

ظہار کا مطلب ہے کہ خاوند اپنی بیوی کو کہے ﴿ أَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ أُمِّي ﴾ ''تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے۔'' ہمارے ہاں یوں کہا جاتا ہے تو میری ماں، تو میری بہن وغیرہ۔ اس کا کفارہ یہ ہے:

⊙......بیوی کے پاس آنے سے پہلے پہلے ایک گردن (غلام یا لونڈی) آزاد کرے۔

⊙......اگر اس کی طاقت نہ رکھے تو لگاتار دو ماہ کے روزے رکھے۔

⊙......اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔ یاد رہے یہ سارے کام بیوی کے پاس آنے سے پہلے پہلے ادا کرنا ہوں گے۔ [3]

⊙......حالت روزہ میں جماع کرنے کا کفارہ:

جو آدمی روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے ہم بستری کر بیٹھے تو اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا اس کا کفارہ یہ ہے:

⊙......ایک گردن آزاد کرے۔

⊙......اگر اس کی طاقت نہ ہو تو دو ماہ مسلسل روزے رکھے۔

⊙......اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ [4]

---

[1] المائدہ: ۸۹

[2] مسلم، رقم: ۴۲۵۳

[3] المجادلة: ۳،۴ [4] بخاری، رقم: ۱۹۳۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاد رہے کہ حالت روزہ میں جماع کرنے والا رمضان کے بعد روزے کی قضا بھی دے گا۔

روزے کی حالت میں لغو، فضول اور بے ہودہ کلام کا کفارہ صدقۃ الفطر ہے۔ ❶

⊙......قتل خطا کا کفارہ:

اگر کوئی شخص کسی دوسرے مسلمان کو غلطی سے قتل کر بیٹھے تو اس کا کفارہ یہ ہے:

⊙......ایک مومنہ گردن آزاد کرے۔

⊙......اگر گردن آزاد کرنے کی استطاعت نہ ہو تو وہ مسلسل دو ماہ کے روزے رکھے۔

⊙......اور مقتول کے ورثاء کو دیت ادا کرے۔

دیت کی مقدار سو اونٹ یا اس کے مساوی قیمت سونے، چاندی، یا کرنسی کی شکل میں بھی ہو سکتی ہے۔

اگر مقتول مسلمان کا تعلق قوم کفار سے ہے تو اس کا کفارہ صرف ایک مسلمان گردن آزاد کرنا ہے۔

اگر مقتول ذمی ہے تو اس کا کفارہ بھی وہی ہے جو مقتول مسلمان کا یعنی مسلمان گردن اور دیت۔ ❷

⊙......غلام کو ناجائز تھپڑ مارنے کا کفارہ:

جس کسی نے اپنے غلام کو ناجائز تھپڑ یا کوئی اور چیز دے ماری تو وہ کفارے میں اسے آزاد کرے گا۔ ❸

---

❶ ابن ماجه' رقم: ١٨٢٧

❷ النساء: ٩٢

❸ ابوداود، رقم: ٥١٦٨

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⊙...... حالت احرام میں شکار کرنے کا کفارہ:

حج یا عمرہ کرنے والا حالت احرام میں اگر شکار کرے تو اس کا کفارہ یہ ہے:

⊙...... شکار کیے گئے جانور کے برابر قربانی دینی چاہیے۔

⊙...... یا کم از کم چھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

⊙...... یا تین دن کے روزے رکھے۔ [1]

⊙...... مسجد میں تھوکنے کا کفارہ:

مسجد میں تھوکنے کا کفارہ یہ ہے کہ تھوک پر مٹی وغیرہ ڈال کر اسے چھپا دینا چاہیے۔ [2]

یاد رہے کہ اگر مسجد پختہ فرش والی ہو جیسا کہ آج کل ہمارے ہاں مساجد ہیں تو اس صورت میں رومال وغیرہ کے ساتھ ہی صاف کرنا بہتر ہے۔

❀❀..........❀❀..........❀❀

---

[1] المائدة: ۹۵؛ تحفة الصالحين، ص: ۳۹

[2] بخاری، رقم: ٤١٥

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل : (۱۴)

متفرق اعمال کا بیان

⊙......تقویٰ

آیت (۱):

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ۝ یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ﴾ [الاحزاب : ۷۰، ۷۱]

’’اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور سیدھی بات کیا کرو (اس طرح) اللہ تمھارے اعمال درست کر دے گا اور گناہ معاف کر دے گا اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔‘‘

آیت (۲):

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّ یُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴾ [انفال : ۲۹]

’’اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو وہ تمھارے لیے فرقان (حق کو باطل سے جدا کرنے والی چیز) بنا دے گا اور تم سے تمھاری برائیاں دور کر دے گا اور تمھیں بخش دے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔‘‘

آیت (۳):

﴿ وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یُكَفِّرْ عَنْهُ سَیِّاٰتِهٖ وَ یُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ﴾ [الطلاق : ۵]

’’جو شخص اللہ سے ڈرے تو وہ (اللہ) اس کی برائیاں دور کر دیتا ہے اور اسے اجر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عظیم دیتا ہے۔"

آیت (۴):

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَ يَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ [الحدید : ۲۸]

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ' اللہ تمھیں اپنی رحمت سے دوگنا اجر عطا کرے گا اور تمھیں ایسا نور بخشے گا جس کی روشنی میں تم چلو گے اور تمھیں معاف کر دے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔"

تقویٰ کا معنی ہے بچنا' متقی اس شخص کو کہتے ہیں جو دنیا اور آخرت میں اپنے آپ کو نقصان دینے والے گناہوں سے بچائے۔

مراتب تقویٰ

تقویٰ کا پہلا مرتبہ یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو ہر قسم کے مشرکانہ عقائد و اعمال سے بچائے کیونکہ ان کی سزا ابدی عذاب ہے۔

دوسرا مرتبہ یہ ہے کہ انسان اپنی ذات کو ہر قسم کے کبیرہ و صغیرہ گناہوں سے بچائے۔

تیسرا مرتبہ یہ ہے کہ انسان ہر وقت اللہ کی طرف رجوع کرے اور اللہ سے غافل کرنے والے ہر مشغلہ سے پرہیز کرے۔ ❶

⊙......اتباع رسول

﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ [آل عمران : ۳۱]

---

❶ التقرير الحاوی شرح تفسير البيضاوی، ص: ۱۹۲، تفهيم بيضاوی، ص: ۶۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''آپ (ﷺ) فرما دیجیے! کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو' اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔''

⊙......کتاب وسنت پر ایمان لانا

﴿ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ○ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ اَصْلَحَ بَالَهُمْ ﴾ [محمد : ١-٢]

''اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور جو کچھ محمد (ﷺ) پر نازل گیا ہے اس پر ایمان لائے جب کہ وہی ان کے پروردگار کی طرف سے حق ہے' تو اللہ تعالیٰ نے ان کی برائیاں دور کر دیں اور ان کا حال درست کر دیا۔''

﴿بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ﴾ سے مراد کتاب اللہ اور حدیث رسول ہے' کیوں کہ یہ دونوں منزل من اللہ ہیں' ان دونوں میں سے کسی ایک کے انکار پر کفر لازم آتا ہے۔ اس لیے ایمان کا تقاضا یہی ہے کہ کتاب وسنت دونوں پر ایمان لایا جائے' جو شخص ایسا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دے گا اور تمام حالات کو درست کر دے گا۔

⊙......صدقہ

﴿ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَ اِنْ تُخْفُوْهَا وَ تُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَ يُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴾

[البقرة : ٢٧١]

''اگر تم صدقات کو ظاہر کرو تو بھی اچھا ہے لیکن اگر خفیہ طور پر فقراء کو دو تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے' وہ تم سے تمہاری برائیاں مٹا دے گا اور اللہ تعالیٰ جو بھی تم عمل کرتے ہو ان سے باخبر ہے۔''

اس آیت سے معلوم ہوا کہ عام حالات میں خفیہ صدقہ کرنا ہی افضل ہے سوائے کسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسی صورت کے کہ علانیہ صدقہ دینے میں لوگوں کے لیے ترغیب کا پہلو ہو۔ اگر ریاکاری کا جذبہ شامل نہ ہو تو ایسے موقعوں پر پہل کرنے والے جو خاص فضیلت حاصل کر سکتے ہیں وہ احادیث سے واضح ہے تاہم اس قسم کی مخصوص صورتوں کے علاوہ دیگر مواقع پر خاموشی سے صدقہ وخیرات کرنا ہی بہتر ہے۔

حدیث (۱):

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيْبًا مِنْهُ، وَ نَحْنُ نَسِيْرُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَ يُبَاعِدُنِي عَنِ النَّارِ؟ قَالَ: ((لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ عَظِيْمٍ، وَ إِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلَى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ، تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَ تُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَ تُؤْتِي الزَّكَاةَ وَ تَصُوْمُ رَمَضَانَ وَ تَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَ الصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ)) قَالَ: ثُمَّ تَلَا: ﴿ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿يَعْمَلُوْنَ﴾ ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِرَأْسِ الْأَمْرِ كُلِّهِ وَ عَمُوْدِهِ وَ ذِرْوَةِ سَنَامِهِ؟)) قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ ((رَأْسُ الْأَمْرِ وَ عَمُوْدُهُ الصَّلَاةُ وَ ذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ)) ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهِ؟)) قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ، قَالَ: ((كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا)) فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، وَ إِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ؟ فَقَالَ: ((ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا مُعَاذُ! وَ هَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوْهِهِمْ، أَوْ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ، إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ)) [1]

---

[1] ابن ماجه، كتاب الفتن، باب كف اللسان في الفتنة، رقم: ٣٩٧٣۔ احمد: ٥/ ٢٣١ واللفظ له، قال الباني: صحيح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا کہ ایک دن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا جب کہ ہم چل رہے تھے، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کرے اور جہنم سے دور رکھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تو نے مجھ سے ایک بڑی بات کا سوال کیا ہے، البتہ یہ اس کے لیے آسان ہے جس پر اللہ تعالیٰ آسان کر دے، اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ ذرہ برابر بھی شرک نہ کرو، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو۔" پھر فرمایا: "کیا میں تجھے نیکی کے دروازوں کی خبر نہ دوں؟ روزہ (جہنم سے) ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو ایسے مٹا دیتا ہے، جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور آدمی کا رات کے درمیان میں (تہجد کی) نماز پڑھنا (اس سے بھی گناہ مٹ جاتے ہیں)۔" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت ﴿ تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ ...... ﴾ [سورة سجدة: ١٦، ١٧] کی تلاوت فرمائی: (ترجمہ) "ان کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں، وہ اپنے رب کو ڈر کر اور لالچ رکھتے ہوئے پکارتے ہیں اور جو ہم نے انھیں رزق دیا وہ اس سے خرچ کرتے ہیں، کسی نفس کو معلوم نہیں کہ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا پوشیدہ رکھا ہے، بدلا ہے جو وہ عمل کرتے ہیں۔"

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا میں تمھیں ان تمام امور کے سر اور ستون اور اس کے کوہان کی بلندی نہ بتاؤں؟" میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ضرور۔ فرمایا: "دین کا سر اور اس کا ستون نماز ہے اور اس کے کوہان کی بلندی جہاد ہے۔" پھر فرمایا: "کیا میں تمھیں ان تمام کے استحکام اور جڑ کی خبر نہ دوں۔" میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ضرور۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک پکڑی اور فرمایا: "اسے قابو میں رکھو۔" میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! جو کلام ہم کرتے ہیں کیا اس سے ہمارا مواخذہ ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے معاذ! تجھے تیری ماں گم پائے، لوگوں کو ان کی زبان کی کٹائی کی وجہ ہی سے منہ کے بل جہنم میں گرایا جائے گا۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⊙......اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر رحم کرنا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: ((بَیْنَمَا رَجُلٌ یَمْشِیْ بِطَرِیْقٍ اِشْتَدَّ عَلَیْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِیْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا كَلْبٌ یَلْهَثُ یَأْكُلُ الثَّرَی مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِیْ كَانَ بَلَغَ بِیْ، فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ اَمْسَكَهُ بِفِیْهِ فَسَقَی الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ، قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ اِنَّ لَنَا فِی الْبَهَائِمِ اَجْرًا؟ فَقَالَ: ((فِیْ كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ)) ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک شخص راستے میں چل رہا تھا' اسے سخت پیاس لگی' اسے ایک کنواں ملا' اس نے اس (کنویں) میں اتر کر پانی پیا' جب باہر نکلا تو وہاں ایک کتا دیکھا جو ہانپ رہا تھا اور پیاس کی وجہ سے کیچڑ چاٹ رہا تھا' اس شخص نے کہا کہ یہ کتا بھی اتنا ہی زیادہ پیاسا معلوم ہو رہا ہے جتنا کہ میں (پیاسا) تھا۔ چنانچہ وہ پھر کنویں میں اترا اور اپنے موزے میں پانی بھرا پھر اس موزے کو منہ سے پکڑ کر اوپر لایا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو پسند فرمایا اور اس کو معاف کر دیا۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہمیں جانوروں کے ساتھ نیکی کرنے میں بھی ثواب ملتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمھیں ہر ذی روح (جاندار) پر نیکی کرنے میں ثواب ملتا ہے۔“

⊙......راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کا ہٹانا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: ((بَیْنَمَا رَجُلٌ یَمْشِیْ بِطَرِیْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَی الطَّرِیْقِ فَاَخَذَهُ فَشَكَرَ

---

❶ بخاری، کتاب الادب، باب رحمة الناس والبهائم، رقم: ٦٠٠٩

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ)) ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک آدمی راستے پر چل رہا تھا' اس نے راستے پر ایک کانٹے دار شاخ دیکھی' اس نے اسے پکڑا (اور راستے سے ہٹا دیا) اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کی قدر فرمائی اور اسے معاف کر دیا۔“

⊙......اسلام کی حالت میں بالوں کا سفید ہونا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: ((لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشِيبُ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ إِلَّا كَانَتْ لَهُ نُورٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ وَ فِي لَفْظٍ۔ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً)) ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سفید بالوں کو نہ اکھیڑو' جو کوئی مسلمان اسلام کی حالت میں بوڑھا ہوا ہو تو وہ (بال) قیامت کے دن اس کے لیے نور ہوں گے۔“ ایک روایت میں ہے: ”اللہ اس کے (ہر بال کے بدلے) ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ معاف کرتا ہے۔“

⊙......کبیرہ گناہوں سے بچنا

﴿ إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا ﴾ [النساء: ۳۱]

”اگر تم بڑے بڑے گناہوں سے بچتے رہے جن سے تم منع کیے گئے ہو تو ہم تم سے تمھاری برائیاں مٹا دیں گے اور تمھیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔“

---

❶ بخاری' کتاب المظالم' باب من اخذ الغصن وما یؤذی الناس فی الطریق فرمی به، رقم: ۲٤٧٢

❷ ابوداود' کتاب الترجل' باب نتف الشیب، رقم: ٤٢٠٢ قال البانی: حسن صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⊙......ہجرت

﴿ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَ قٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ لَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴾

[آل عمران : ۱۹۵]

''اور وہ لوگ جنھوں نے ہجرت کی' اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں دکھ پہنچائے گئے اور جن لوگوں نے قتال کیا اور شہید ہو گئے' میں ضرور ان کی برائیاں ان سے دور کر دوں گا اور انھیں ضرور ایسے باغات میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ اللہ کے ہاں ان کا یہی بدلا ہے اور اللہ کے ہاں جو بدلا ہے وہ بہت ہی اچھا بدلا ہے۔''

اللہ کی راہ میں ہجرت کرنا بھی گناہوں کو مٹانے والے اعمال میں شامل ہے' اس کے متعلق سیدنا عمرو بن عاص کی روایت ابتدا میں بیان ہو چکی ہے۔

⊙......مسلمان بھائی سے ملاقات کے وقت مصافحہ کرنا

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَّفْتَرِقَا)) ❶

سیدنا براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو دو مسلمان آپس میں ملاقات کریں پھر مصافحہ کریں تو قبل اس کے کہ وہ جدا ہوں (اللہ تعالیٰ) ان دونوں کو معاف کر دیتا ہے۔''

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا لَقِيَ الْمُؤْمِنَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَاَخَذَ بِيَدِهٖ فَصَافَحَهٗ تَنَاثَرَتْ

---

❶ ابوداود' کتاب الادب' باب المصافحة، رقم: ٥٢١٢ قال البانی: صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَطَايَاهُمَا كَمَا يَتَنَاثَرُ وَرَقُ الشَّجَرِ)) ❶

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ مومن جب اپنے (دوسرے) مومن بھائی سے ملتا ہے پھر اس پر سلام کرتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرتا ہے تو ان دونوں کی خطائیں اس طرح جھڑ جاتی ہیں جیسے (خشک) درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔"

⊙......میت کے عیوب چھپانا

عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَكَتَمَ عَلَيْهِ غُفِرَ لَهُ اَرْبَعِيْنَ مَرَّةً)) ❷

سیدنا ابو رافع بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص کسی میت کو غسل دے (اور وہ اس میں کوئی عیب دیکھے) پھر وہ اس کی پردہ پوشی کرے تو اللہ تعالیٰ اسے چالیس مرتبہ معاف فرمائے گا۔"

⊙......نماز کے لیے اذان دینا

حدیث (۱):

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ: ((يُعْجِبُ رَبُّكَ مِنْ رَاعِيْ غَنَمٍ فِيْ رَأْسِ شَظِيَّةِ الْجَبَلِ يُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوةِ وَ يُصَلِّيْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا يُؤَذِّنُ وَ يُقِيْمُ الصَّلٰوةَ يَخَافُ مِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ وَ اَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ)) ❶

---

❶ الترغيب والترهيب: ٣/ ٤٢٣، رقم: ٤٠٠٨ وقال المنذری: رواه الطبرانی فی الاوسط ورواته لا اعلم فيهم مجروحا۔

❷ المستدرك حاكم: ١/ ٣٥٥، رقم: ١٣٠٧ وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم، ووافقه الذهبی

❸ نسائی، كتاب الاذان، باب الاذان لمن يصلی وحده، رقم: ٦٦٦ قال البانی: صحيح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تیرا رب تعجب کرتا ہے اس شخص سے جو پہاڑ کی چوٹی کے کنارے بکریاں چراتا ہے، وہ نماز کے لیے اذان دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میرے اس بندے کی طرف دیکھو جو صرف میرے ڈر کی وجہ سے اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے، میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔''

حدیث (۲):

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمُؤَذِّنُ یُغْفَرُ لَهٗ مَدٰی صَوْتِهٖ وَیَشْهَدُ لَهٗ کُلُّ رَطْبٍ وَیَابِسٍ وَشَاهِدُ الصَّلٰوةِ یُکْتَبُ لَهٗ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ صَلٰوةً وَیُکَفَّرُ عَنْهُ مَا بَیْنَهُمَا)) ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مؤذن کے لیے مغفرت کر دی جاتی ہے جہاں تک اس کی آواز پہنچے اور (قیامت کے دن) سب تر اور خشک چیزیں اس کے لیے گواہی دیں گی اور نماز میں حاضر ہونے والوں کو پچیس نمازوں کا ثواب ملتا ہے اور اس سے دو نمازوں کے درمیان کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

⊙...... مجالس ذکر

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی مَلٰٓئِكَةً سَیَّارَةً فُضُلًا یَبْتَغُوْنَ مَجَالِسَ الذِّکْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِیْهِ ذِکْرٌ قَعَدُوْا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِاَجْنِحَتِهِمْ حَتّٰی یَمْلَؤُوْا مَا بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا اِلَی السَّمَآءِ

---

❶ ابوداود، کتاب الصلاۃ، باب رفع الصوت بالاذان، رقم: ۵۱۵ قال البانی: صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: فَيَسْأَلُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ هُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ؟ فَيَقُولُوْنَ: جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَّكَ فِي الْأَرْضِ يُسَبِّحُوْنَكَ وَ يُكَبِّرُوْنَكَ وَ يُهَلِّلُوْنَكَ وَ يَحْمَدُوْنَكَ وَ يَسْأَلُوْنَكَ، قَالَ: وَ مَا ذَا يَسْأَلُوْنِيْ؟ قَالُوْا: يَسْأَلُوْنَكَ جَنَّتَكَ قَالَ: وَ هَلْ رَأَوْا جَنَّتِيْ؟ قَالُوْا: لَا أَيْ رَبِّ قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِيْ؟ قَالُوْا: وَ يَسْتَجِيْرُوْنَكَ قَالَ: وَ مِمَّا يَسْتَجِيْرُوْنَنِيْ؟ قَالُوْا: مِنْ نَّارِكَ يَارَبِّ! قَالَ: وَهَلْ رَأَوْ نَارِيْ؟ قَالُوْا: لَا. قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِيْ؟ قَالُوْا: وَ يَسْتَغْفِرُوْنَكَ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ وَ أَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوْا وَ أَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: رَبِّ! فِيْهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: وَ لَهُ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ)) [1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے گھومنے پھرنے والے وہ ذکر کی مجلسوں کو ڈھونڈتے ہیں پھر جب کسی ایسی مجلس کو پاتے ہیں جس میں ذکر ہو رہا ہو تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں۔ بعض (فرشتے) بعض کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں یہاں تک کہ زمین سے لے کر آسمان تک جگہ بھر جاتی ہے، پھر جب لوگ اس مجلس سے جدا ہو جاتے ہیں تو وہ فرشتے اوپر چڑھتے ہیں اور آسمان پر جاتے ہیں، اللہ عزوجل ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ جانتا ہے (کہ وہ کہاں سے آئے ہیں): ”تم کہاں سے آئے ہو؟“ وہ کہتے ہیں: ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو زمین پر ہیں، وہ تیری تسبیح بیان کرتے تھے، تیری کبریائی بیان کرتے تھے، لا الٰہ الا اللہ کہہ رہے تھے، تیری تعریفیں کر رہے تھے اور تجھ سے کچھ مانگ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگ رہے تھے؟ فرشتے کہتے ہیں: ”وہ تجھ سے جنت

---

[1] مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل مجالس الذکر، رقم: ٦٨٣٩.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مانگ رہے تھے۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''کیا انھوں نے میری جنت کو دیکھا ہے۔'' فرشتے عرض کرتے ہیں: ''نہیں۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟'' فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ پناہ بھی مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''کسی چیز سے پناہ مانگتے ہیں۔'' فرشتے عرض کرتے ہیں: تیری آگ سے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: ''کیا انھوں نے میری آگ کو دیکھا ہے؟'' فرشتے کہتے ہیں: نہیں۔ اللہ فرماتا ہے: ''اگر وہ میری آگ دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟'' فرشتے کہتے ہیں: وہ تجھ سے (اپنے گناہوں کی) معافی بھی طلب کرتے ہیں۔'' اللہ فرماتا ہے: ''میں نے ان سب کو معاف کر دیا اور جو وہ مانگتے تھے وہ دے دیا اور جس چیز سے پناہ مانگتے تھے اس سے پناہ دے دی۔'' فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ان لوگوں میں ایک فلاں بندہ بھی تھا جو بہت زیادہ گناہ گار ہے' وہ تو (وہاں سے کسی کام کے لیے) گزر رہا تھا کہ ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میں نے اسے بھی معاف کر دیا کیوں کہ وہ لوگ ایسے ہیں جن کا ساتھی بدنصیب نہیں ہوتا۔''

اس حدیث کی شرح میں مفسر قرآن حافظ صلاح الدین یوسف رقمطراز ہیں:

''مجالس ذکر اور حلقہ ہائے ذکر سے مراد کون سی مجلس اور حلقے ہیں؟ ظاہر بات یہ ہے کہ ان سے مراد وہ حلقہ ہائے ذکر تو نہیں ہو سکتے جو خود ساختہ ہیں اور جن میں اپنے گھڑے الفاظ یا طریقوں سے ذکر ہوتا ہے جیسے ''اللہ ہو'' یا ''حق ہو'' وغیرہ کا ورد جو کسی حدیث میں بیان نہیں ہوئے یا بتیاں بجھا کر گردنیں مار مار کر کسی مخصوص لفظ کی ضربیں لگانا وغیرہ۔ یہ طریقہ بھی نبی ﷺ یا صحابہ سے ثابت نہیں۔ اس سے مراد وہ حلقے اور مجلسیں ہیں جن میں سبحان اللّٰه' الحمد للّٰه' لا اله الا اللّٰه، واللّٰه اکبر کا ورد سادہ انداز میں کیا جاتا ہے۔ جیسے نماز کے فوراً بعد تسبیح وتحمید اور تکبیر کا حکم ہے' جمعہ والے دن مسجد میں بیٹھے لوگ اس طرح ذکر الٰہی و تلاوت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن وغیرہ میں مصروف ہوں یا وعظ اور درس وتذکیر کی مجلس ہو۔"❶

⊙...... جسے جرم کی سزا دنیا میں مل جائے

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا وَ هُوَ أَحَدُ النُّقَبَاءِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ۔ وَ حَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: ((بَايِعُونِي عَلٰى أَنْ لَّا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ وَ لَا تَسْرِقُوا وَ لَا تَزْنُوا وَ لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَ لَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَ أَرْجُلِكُمْ وَ لَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ وَ مَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَ مَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَ مَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَهُوَ إِلَى اللّٰهِ وَ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَ إِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ)) ❷

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے اور لیلہ عقبہ کے نقیبوں میں سے تھے بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت جب آپ کے گرد صحابہ کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی فرمایا: "مجھ سے بیعت کرو اس بات پر کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے، چوری نہ کرو گے، زنا نہ کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گے اور عمداً کسی پر کوئی ناحق بہتان نہ باندھو گے اور کسی بات میں بھی (خدا کی) نافرمانی نہ کرو گے۔ جو کوئی تم میں اس عہد کو پورا کرے گا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہے اور جو کوئی ان (بری باتوں) میں سے کسی کا ارتکاب کرے اور اسے دنیا میں (اسلامی قانون کے تحت) سزا دے دی گئی تو یہ سزا اس کے (گناہوں کے) لیے کفارہ ہو جائے گی اور جو کوئی ان میں سے کسی بات میں مبتلا ہو گیا اور اللہ نے اس کے (گناہ) کو چھپا لیا تو پھر اس کا (معاملہ) اللہ کے حوالے ہے، اگر اللہ

---

❶ رياض الصالحين: ٢/ ٢٦٣

❷ بخاری، کتاب الایمان، باب، رقم: ١٨

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہے معاف کرے اور اگر چاہے سزا دے دے۔'' (عبادہ کہتے ہیں) پھر ہم سب نے ان (سب باتوں) پر آپ ﷺ سے بیعت کر لی۔''

⊙...... خطا کاروں سے درگزر کرنا

أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ يُجْرَحُ فِيْ جَسَدِهِ جِرَاحَةً فَيَتَصَدَّقُ بِهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَ مَا تَصَدَّقَ)) ❶

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کو اس کے جسم میں کوئی زخم لگا پھر اس نے (زخمی کرنے والے کو) معافی دے دی تو اللہ تعالیٰ اس کے معاف کرنے کی مثل اس کے گناہ مٹا دے گا۔''

⊙...... جہاد فی سبیل اللہ

﴿تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ يُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ [الصف: ١١، ١٢]

''تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور جانوں سے جہاد کرو، یہی تمھارے لیے بہتر ہے اگر تم علم رکھو۔ وہ (اللہ تعالیٰ) تمھارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور تمھیں ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں اور پاکیزہ گھروں میں (داخل کرے گا) جو جنت عدن میں ہوں گے، یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔''

---

❶ احمد: ٥/ ٣١٦، رقم: ٢٣٠٧٧ قال الشيخ شعيب: صحيح بشواهده، وهذا اسناد رجاله ثقات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⊙.....زکوٰۃ

﴿ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَ اٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَ عَزَّرْتُمُوْهُمْ وَ اَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ لَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ﴾ [المائدة : ١٢]

”اگر تم نماز قائم رکھو گے اور زکوٰۃ دیتے رہو گے اور میرے رسولوں کو مانتے رہو گے اور ان کی مدد کرتے رہو گے اور اللہ کو بہتر قرض دیتے رہو گے تو یقیناً میں تمھاری برائیاں تم سے مٹا دوں گا اور تمھیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔“

⊙.....درود

عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ)) [1]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک (مرتبہ) درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس (مرتبہ) رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کے دس گناہ معاف کرے گا اور دس درجے بلند کرے گا۔“

❀❀..........❀❀..........❀❀

---

[1] نسائی، کتاب الافتتاح، باب الفضل فی الصلاة علی النبی ﷺ، رقم: ١٢٩٧ قال البانی: صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مؤلف کی دیگر تالیفات

- سیدنا ثعلبہ بن حاطب در عدالت انصاف (طبع)
- نیکیوں کو برباد کرنے والے اعمال (طبع)
- استقامت دین (طبع)
- عذاب قبر (طبع)
- حاضری نماز (طبع)
- تحفۃ السائلین (طبع)
- تفسیر سورۃ الحجرات (سوالاً جواباً) (طبع)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

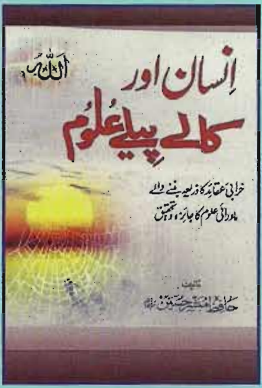

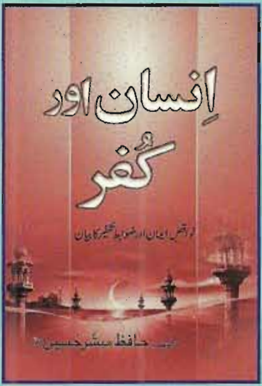

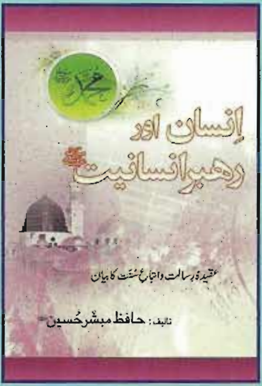

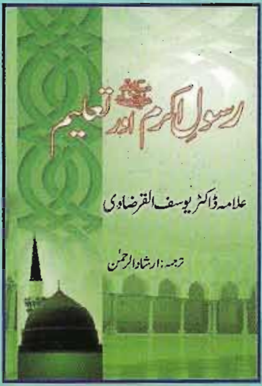

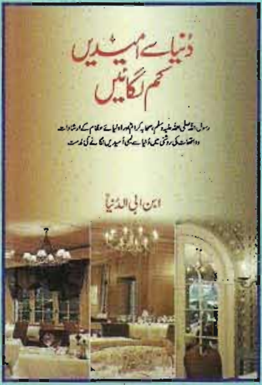

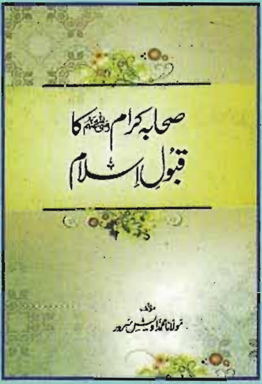

اریب
پبلیکیشنز

Rs.65/-

Areeb Publications

1542, Pataudi House, Darya Ganj, New Delhi-2

Email : info@adambooks.in, apd1542@gmail.com